tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً وَّاِنَّ [illegible] الْبَیَانِ لَسِحْرًا

مصداق ایں کلام برکت نظام ایں منظ[illegible] ن از شعر مولائے
روم رحمۃ اللہ عل[illegible]

بسِرِّ پنہاں [illegible] اندر

زیر و بم

فاش[illegible] [illegible]یم جہاں برہم زنم

[illegible] حکیم الامت زبدۃ العارفین حضرت مولانا
شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی دامت برکاتہم

مع ترجمہ منظوم

ترانۂ غم

[illegible] نتائج فکر وقاد جناب قاضی عبد الصمد صاحب کانپوری مدرس فارسی
گورنمنٹ ہائی اسکول سلمہم اللہ تعالے

بحسن انتظام احقر محمد عثمان غفرلہ المنان مدیر و ناشر رسالہ الہادی کو سالم الاتقیا

از کتب خانۂ اشرفیہ زیر جامع مسجد دہلی شائع گردید

tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

مثنوی زیر و بم (فارسی)

از:

حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانویؒ

اردو ترجمہ منظوم: ترانۂ غم

از: قاضی عبدالصمد کانپوری

بشکریہ: مشفق و محسن مفتی محمد امجد حسین صاحب

پیشکش: طوبیٰ ریسرچ لائبریری

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
toobaa-elibrary.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعتذار ازیں بندۂ خاکسار

بعد الحمد والتحیۃ لحقیقہما والصلوٰۃ والسلام علی لایقہما ہمی گوید
درد و نالہ نادان ہشدہ سالہ خاکپائے درویشاں وگرد راہ عشق
درزاویہ خمول افتادہ وسر بزانوئے گمنامی نہادہ الفقیر الی اللہ الغنی
اشرف علی غفر الغفار ذنوبہ وستر الستار عیوبہ کہ ایں للہا
برانگیختم از سوز نہانی وایں سوزہا بیروں افگندم از درد پنہانی
در دلم ریختند ریختم وبیختند بیختم نہ از قافیہ آگاہم نہ از ردیف
نہ از روے خبرے نہ از وزن بنائے نہ عروض دانم نہ تقطیع
نہ اعتراضے برمن رود نہ سوالے برمن شود کہ مدعی نیم اعتر
بتصور می کنم نہ مایہ دارم نہ بضاعتے نہ سودے نہ تجار
بے زر آید چہ ساز و از بے پر چہ پرواز پر و بال شکستہ ام
اعتراض و جواب رستہ ام - والسلام فقط محررہ سنہ ۱۲۹۸ھ

اشرف علی عفی عنہ

(مشورہ) ترجمہ زیروبم صفحہ ۴ ... سطر ۱۲ میں مصرعہ اس طرح ہے ع عشق سے عاشق تلے ہے بام
چونکہ بعض مقامات پر ایسا محاورہ مستعمل نہیں ایسے لوگ بجائے اس کے یوں کرلیں ع
عشق عاشق کو بڑھائے فوق عرش ۱۲ محشی

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
toobaa-library.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ

اے مرادِ عاشقان و طالباں — وے مرامِ جاں فدا سازندگاں
عاشقوں اور خواستگاروں کے مراد — جاں فدا اور جاں نثاروں کے مراد

[illegible] عشاق را مطلب توئی — طالباں را ملت و مذہب توئی
جملگی عشاق کا مطلب ہے تو — طالبوں کا دین اور مذہب ہے تو

[illegible] توئی عشاق را مطلوبِ اصلی — خویش را گشتہ بتو جویند وصل
تو ہی ہے عشاق کا مطلوب اصل — میٹ کر اپنے کو تیرا ڈھونڈھیں وصل

[illegible] نثارِ جاں کنند — خان و مانِ خویش را قرباں کنند
[illegible] دلبر کے جاں قرباں کریں — اور فدا اپنا وہ خان و ماں کریں

[illegible] از فرزند و زن — نے خبر از غیر و نے از خویشتن
[illegible] سے نہیں اصلا خبر — اپنوں غیروں سے نہیں ہیں باخبر

اے توئی مقصود و جملہ قاصداں — وے توئی معبود و جملہ عابداں
تو ہی ہے مقصود و سب ہیں قاصدین — تو ہی ہے معبود و سب ہیں عابدین

[illegible] پیشِ تو ہمہ سجدہ نما — ہم زمین و ہم جبال و ہم سما
سامنے تیرے ہیں سب سجدہ کناں — کیا پہاڑ اور کیا زمین و آسماں

کردہ موجود ہر معدوم را — دادہ مطلوب ہر محروم را
کر دیا موجود ہر معدوم کو — دیدیا مطلوب ہر محروم کو

[illegible] مثنوی ہذا از بحر رمل مسدس محذوف است کہ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن باشد و گاہے مقصور آید یعنی بجائے فاعلن [illegible] علات می شود ۱۲ محمد یعقوب عفی عنہ سلہ قال اللہ تعالیٰ۔ الم تران اللہ یسجد لہ من فی السموٰت ومن فی الارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدواب وکثیر من الناس ۱۲ منہ مدظلہ

tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
iqbaal-elibrary.blogspot.com

میرسانی تا بخود عشاق را
اپنے تک پہنچاتا ہے عُشاق کو

عابداں را لائقِ طاعت توئی
عابدوں کو لائقِ طاعت ہے تو

ہر کہ قدرِ شبر[1] آید سوئے تو
جو بڑھے بالشت بھر تیری طرف

یک ذراع آید کسے گر جانبت
تیری جانب گر چلے وہ اک ذراع

وانکہ آید مشی کردہ سوئے تو
آوے چل کر گر کوئی تیری طرف

ایں چہ احسان ست از تو ایخدا
کیا ہی ہے احسان تیرا اے خدا

دادۂ مارا ز منت عشقِ خویش
فضل سے ہے ہمکو عشق اپنا دیا

نام[2] آں ہادی محمدؐ احمدؐ ست
ہیں محمدؐ اور احمدؐ اُن کے نام

ہادی و مہدی و نور ست و کریم
مہدی و ہادی و نور ہیں اور کریم

گمرہاں و غاویاں را رہنما ست
بھولے بھٹکوں کے لئے ہیں رہنما

ہر کہ دستِ خویش در دستش نہاد
ہاتھ میں اُن کے دیا ہے جسنے ہاتھ

می نمائی نور خود مشتاق را
ہے دکھاتا راہ تو مشتاق کو

عاصیاں را واسع الرحمت توئی
عاصیوں کو واسع الرحمت ہے تو

یک ذراع آئی ز رحمت سوی او
ہاتھ بھر بڑھتا ہے تو اُس کی طرف

قدر باعے میروی از رحمتش
اپنی رحمت سے چلے تو ایک باع

سعی بنمائی ز رحمت سوئے او
دوڑ کر آتا ہے تو اُس کی طرف

بر چنیں الطاف تو گردم فدا
ایسے لطفوں پر ترے ہوئیں خدا

ہادی ایں رہ فرستادی بہ پیش
بھیجا ہے اس راہ کا اک رہنما

اکرم و طٰہٰ و یٰسین امجد ست
طٰہٰ۔ یٰسین۔ اکرم۔ امجد اُنکے نام

بُرد مارا سوئے محبوبِ قدیم
لے چلے ہمکو سوئے ربِّ قدیم

دستگیر بیکسانِ بینوا ست
دستگیرِ بیکسان و بے نوا

فوقَ ایدیہم[3] ید ربِّ العباد
ہاتھ پر اللہ کا ہے اُسکے ہاتھ

[1] وآں حدیث قدسی ایست من تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا و من تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا و من اتانی یمشی اتیتہ ہرولۃ الحدیث ۱۲ منہ
[2] یعنی ہر دست اوشاں دست برد، دگار ربند گانست اشارہ است بآیۂ کریمہ ید اللہ فوق ایدیہم ۱۲ منہ مدظلہ
[3] ...

toobaa-elibrary.blogspot.com

قد غفر ما تقدم من ذنبہ　　قد عفا ما اخر من زلتہ

بھول چوک اُن کی خدا نے بخشدی
خواہ اگلی خواہ پچھلی ہوں سبھی

باہمہ ایں وعدہائے صادقہ　　بارہا می کرد توبہ از گنہ

باوجود ان سچے وعدوں کے مدام
توبہ کرتے رہتے وہ خیر الانام

در خبر گفتہ علیٰ قلبی یُغان　　ایں چنیں قول و مراتب آنچناں

ہے یہ فرمان دل پہ آتا ہے حجاب
قول ہے یہ اور مراتب بے حساب

ذوق عشق ایں نیست گر ایں گو کہ چیست　　نیست عاشق گر نبی ایں گو کہ کیست

کیفِ عشق ہے یہ نہیں پس کیا ہے جی
گر نہیں عاشق کہو کیا ہیں نبی

عشقِ الٰہی احمد ست　　مخزنِ حُب خدائی احمد ست

عشق مولےٰ کے ہیں سرچشمہ نبی
حُبِّ مولےٰ کے خزانہ ہیں وہی

عشق فوارہ صفت جوشاں ازو　　عاشقاں تشنہ نمط نوشاں ازو

عشق فوارہ سا اُن سے جوش میں
اُن سے عاشق پیاسے ہیں نوش میں

ہر کہ زاں سرچشمہ جامے نوش کرد　　محو عقل و صبر و ہوش کرد

جسنے اُس چشمہ سے ایک پیالہ پیا
عقل و صبر و ہوش سب کو تج دیا

وانکہ ماندہ دور زاں عین الحیات　　ایں حیاتِ اوست بدتر از ممات

جو کہ اُس سرچشمہ سے محروم ہے
گو ہے زندہ گویا وہ معدوم ہے

قلب کس از عشق و حب خالی مباد　　آنکہ خالی ہست از وے نیست باد

عشق و حُب سے دل کو تو خالی نکر
اس سے جو خالی ہو اوس کو نیست کر

عشق نورے ہست ز انوارِ خدا　　عشق سرے ہست ز اسرارِ خدا

عشق ہے اک نور انوار سے
عشق ہے اک سرِ اسرار سے

۱؎ یعنی ہر آئینہ معاف کرد گناہ پیشیدا او و زلت ہم بود گناہ پسیں او و گناہ مجاز گفتہ ... [illegible]

۲؎ ... اشارہ است بحدیث انہ لیغان علیٰ قلبی و انی لاستغفر اللہ فی الیوم ... [illegible]

۳؎ ... اشارہ است بحدیث انہ لیغان علیٰ قلبی پس ایں از عشق بود کہ اگر چیزے ماسوا حجاب شدے استغفار فرمودے ... [illegible]

عشق رمزے از رموزے کُن بگو[1]
کنز مخفی کے اشارے عشق ہیں

عشق فانی ماسوی اللہ را کند
ماسوا کو عشق نے فانی کیا

عشق بربادیِ خان و ماں ہمہ
عشق سے بربادی خان و ماں کی ہے

عشق گرداند ازیں و آں غنی
عشق کردے اِس سے اور اُس سے غنی

عشق می سازد ز مال و جاں جدا
عشق جان و مال سے کردے جدا

عشق عاشق را برد بالائے عرش
عشق سے عاشق تلے ہے بام عرش

عشق عاشق را کند زار و نزار
عشق عاشق کو کرے زار و نزار

عشق طالب را کند با حق قریب
عشق عاشق کو کرے ربّ سے قریب

عشق تمیز و خرد را گم کند
عشق تمیز و خرد کو گم کرے

عشق چوں در قلبِ عاشق جا کند
عشق جب عاشق کے دل میں جا بسے

عشق گم سازد ہمہ جزوی حواس
عشق گم کرتا ہے سب جزئی حواس

اولیاء اللہ حقا عاشقون
سچے عاشق اولیاء اللہ ہیں

رمزِ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا وا کند
مَنْ علیہا فان اشارہ کر گیا

عشق سوز خانہ و دکاں ہمہ
عشق سے سوزش مکان و دکاں کی ہے

روح و قالب را بہ بخشد روشنی
روح اور قالب کو بخشے روشنی

عاشقاں را نیست مطلب جُز خدا
عاشقوں کا اصل مقصد ہے خدا

کم نماید از زمین قالین و فرش
کم زمیں سے ہے اُنھیں قالین و فرش

عشق عاشق را کند رُسوا و خوار
عشق عاشق کو کرے رسوا و خوار

عاشقاں را می رساند تا حبیب
عشق سے عاشق کو ملجائے حبیب

عقل و ہوش و صبر را برہم زند
عقل و ہوش و صبر کو برہم کرے

ہر چہ جُز یار است بیروں افگند
ماسوائے یار کو باہر کرے

میفزاید حسِّ کُلّی بے قیاس
حسِّ کلّی کو بڑھادے بے قیاس

[1] یعنی ایجاد و اشارہ بقول کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف الخ ۱۲ منہ

tarikhema.org

عشق آب ست و تیمم غیر او — آب چوں آمد تیمم خاست زو
عشق پانی اور تیمم ماورا — پانی جب آیا تیمم چلدیا
عشق مستغنی کند از دو جہاں — عشق عاشق را برد تا لامکاں
عشق سے عاشق ہوئے کون و مکاں — عشق عاشق کو دکھائے لامکان
عشق سازد زرد روئے عاشقاں — ہم کند ژولیدہ موئے عاشقاں
عشق کردے عاشقوں کے زرد گال — اور سدا عاشق کے رکھے بکھرے بال
عشق معشوق ست مر عشّاق را — من لہوبِ العشق ہم قالوا بلےٰ
عشق ہی معشوق ہے عشاق کا — عشق کی سوزش سے چیخ اُٹھے .بلیٰ
من لہوب العشق شوق الشائقین — من لہوب العشق ذوق الذائقین
عشق کی سوزش ہے شوق شائقین — عشق کی سوزش ہے ذوق ذائقین
من لہوب العشق سیر الواصلین — من لہوب العشق طیر الکاملین
عشق کی سوزش سے ہو پہنچیں واصلین — ۵ عشق کی سوزش سے جائیں کاملین
(دلیر) عشق صادق را و لے کردم بیاں — آنکہ باشد پاکباز (دلیر) آں را نشاں
عشق صادق کا کیا میں نے .بیاں — جو کہ ہے بس پاک لوگوں کا نشاں
وانچہ کاذب ہست آں فسق ست و ضیق — نسبتش فرمودہ اند اہلِ طریق
جو کہ کاذب ہے وہ فسق ہے اور ضیق — اوس کی نسبت کہہ گئے اہلِ طریق
ایں نہ عشق ست آنکہ در مردم بود — ایں فساد خوردنِ گندم .بود
یہ نہیں ہے عشق جو لوگوں میں ہے — یہ تباہی کھانوں اور غلوں میں ہے
چونکہ صادق ہست گر باشد مجاز — ہم حقیقت را کند دروازہ باز
ہووے گر صادق اگرچہ ہو مجاز — وہ حقیقت کا ہے بس اک سرّ و راز

سلہ اشارہ است بآیۂ کریمہ الست بربکم قالوا بلیٰ یعنی جواب اوشان در روز ازل بہ بلیٰ از سوزش عشق بود و ترجمہ مصاریع عربیہ ایں کہ از سوز شہائے عشق اوشان بلیٰ گفتند و از سوز شہائے عشق شوق شائقین است و از سوز شہائے عشق ذوق ذائقین ست از سوز شہائے عشق سیر اہلِ وصال ست و از سوز شہائے عشق طیر اہلِ کمال است سلامت مدظلہ

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

tarikhema.org

چون حقیقی گشت حاصل مرترا
جب حقیقی ہو گیا حاصل تجھے
پس چه گویم لذتِ او باور ترا
لطف اوس کا کیا کہوں مخلوق سے

گر نمایم لذتش را آشکار
اُس کی لذت گر کروں میں آشکار
این سماء و ارض گردد بیقرار
یہ زمین و آسمان ہوں بیقرار

گر کنم سرّ الٰہی آشکار
گر کروں سرِّ الٰہی آشکار
بر کشند اینان چو منصورم بدار
مجھکو بھی منصور سی ملجائے دار

گر کنم اظہار شوقِ عشق را
عشق کی حالت کروں گر میں بیاں
خوف دارم لرزد این ارض و سما
ڈر ہے تھرائیں زمین و آسماں

گر کنم ابراز ذوقِ عشق را
عشق کی لذت کو گر ظاہر کریں
ترس دارم کاین جبال افتند زیر
خوف ہے مجھکو پہاڑ گر پڑیں

گر کنم اعلان رمزِ عشق را
گر کروں اظہار رمزِ عشق کا
در ہمیں ساعت شود محشر بپا
ہو اسی ساعت ابھی محشر بپا

گر کنم رازِ نہانی را بیاں
جو کروں رازِ نہانی کا بیاں
سوختہ گردد ہمہ کام و زباں
تو بھسم ہو جائے سب منھ و زباں

زانکہ کردن فاش رازِ یار را
فاش کرنا یار کے اسرار کا
این خیانت در امانت برملا
ہے امانت میں خیانت برملا

ہر کہ ظاہر کرد رازِ یار را
جس نے ظاہر راز اوسکا کر دیا
گردنِ او از تنش گشتہ جدا
تن سے گردن ہو گئی اوسکے جدا

ہر کہ رازِ یار را کرد آشکار
راز اس کا جس نے افشا کر دیا
ماند محروم از مراد اے کامگار
اوس کو مقصد سے رہا حرماں سدا

زین سبب فرمود آں خیر الانام
اس سبب سے کہتے ہیں خیر البشر
اِسْتَعِیْنُوْا فِی الْحَوَائِجِ بِالْکِتْمَام [1]
تم چھپا کر حاجتیں ڈھونڈھو مگر

[1] ای یاری خواہید در شیاء ہا بہ پوشیدگی اشارہ است بہ حدیث استعینوا فی الحوائج بالکتمان ۔ منہ مدظلہ

tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
tooba-e-library.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

ہر کہ ظاہر کرد اسرارِ خفی
جسنے ظاہر کردیئے رازِ نہاں

مولوی شیخ محمّد تھانوی
تھانہ کے شیخ محمد مولوی

کلکِ نے چوں زیر و بم را فاش کرد
کلک نے نے زیر و بم جب فاش کی

ور کنم خاموشی و دم در کشم
صبر و خاموشی سے گر میں کام لوں

در کنی محبوس جائے نار را
گر کرے تو آگ کے موقع کو بند

گشتم چوں در میں ہر دو بلا
جب میں ان دونوں مصیبتوں میں آ پھنسا

خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں
ہے یہی بہتر کہ رازِ دلبراں

زیں سبب افسانۂ سازم بیاں
کرتا ہوں اس سے میں اک قصہ بیاں

گرچہ در ظاہر نماید داستاں
گو کہ ظاہر میں ہے یہ اک داستان

نزدِ غافل نیست الاّ قصہ
گو کہ غافل کی نظر میں قصہ ہے

گفت کفار ایں رسول اللہ نیست
بولے کافر یہ رسول اللہ نہیں

پارہ پارہ شد زبانِ آن شقی
اوس شقی کی ہو گئی ٹکڑے زباں

بیں چہ فرمودست اندر مثنوی
کہتے ہیں کیا۔ دیکھ اونکی مثنوی

غیرتِ عشقش زباں دو قاش کرد
عشق غیرت نے زباں بس قاش کی

مغز اندر استخوانہا سوزدم
ہڈیوں کے مغز کو بھی پھونک دوں

کنگرہ ہم سقف میسوزد ورا
چھت جلے اور کنگرہ۔ گو ہو بلند

کار بستم قولِ غوثِ روم را
قولِ غوثِ روم میں نے لے لیا

گفتہ آید در حدیثِ دیگراں
دوسرو نپر ڈھال کر کر تو بیاں

نیست افساں گنجِ اسرار است آں
قصہ مت کہہ راز کا گنجینہ جاں

لیک ہست انفع برائے راستاں
سچے لوگوں کو ہے نافع بیگماں

نزدِ عاقل ہست کامل حصہ
پر یہ عاقل کو ہی اعلیٰ حصّہ ہے

ہر چہ میخواند مقول اللہ نیست
جو یہ کہتے ہیں مقول اللہ نہیں

لے این حکایت اپنی حال رسک ہاد عار شاعرانہ بخویش نسبت کردہ ۱۲ منہ مدظلہ۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

ذکرِ ابراہیم و اسماعیل ہست
ذکر ابراہیم و اسمٰعیل ہے
ذکرِ موسےٰ ذکرِ فرعون آشکار
آیا فرعون اور موسےٰ کا ہی نام
ذکرِ مور و پشہ و ذکرِ مگس
چیونٹی مکھی اور مچھر کا ہے ذکر
این نہ فہمیدند از کوریِ خویش
وہ نہ اندھے پن سے یہ سمجھے مگر
حق بفرمود این چنینہا را ز بول[1]
حق نے فرمایا ہے ایسوں کو بُرا
اشرفا بودید کجا رفتید کجا
تھے تم اشرف کس جگہ پہو پچے کہاں
بادشاہے بود در ہندوستان
ہند میں اک شاہ با اقبال تھا
داشت جاہ و مال و افواج و حشم
رکھتا جاہ و مال اور فوج و حشم
یک پسر بودش حسین و بس جمیل
ایک لڑکا اوس کے تھا کیا ہی حسین
خلق نیکو از خصالِ انبیاست
نیک خلقی انبیا کا شیوہ ہے
بُرد سبقت بر تمامی انبیا
ہو گئے سالار جملہ انبیا

ذکرِ یوسف ذکرِ اسرائیل ہست
ذکر یوسف اور اسرائیل ہے
در کلام اللہ فسانہ را چہ کار
کیا کلام اللہ میں قصوں سے کام
جز با فسانہ نباشد ہیچ [illegible]
ہے فقط قصہ کہانی ہی سے فکر
کین پئے تفہیمِ ما آورد پیش
بس انھیں سمجھانا ہے مقصود تر
صُمٌّ بُکمٌ عُمیٌ ہُم لا یَعقِلُون
بہرے گونگے اندھے ہیں اور نا[illegible]
زود باز آ و بیا سُن قصہ را
جلد واپس ہو کرو قصہ بیان
ملک گیر و مقبل و کشورستان
فاتح و منصور و با اجلال تھا
بود خلقش عدل و انصاف و کرم
عادت اوس کی عدل و انصاف و کرم
صاحبِ اخلاق و عاداتِ [illegible]
خُلق و عادت میں کوئی ہمسر نہیں
عادتِ نیک الصفاتِ اولیا[illegible]
نیک خوئی اولیا کا شیوہ ہے
با خصالِ نیک احمد مجتبیٰ
نیک خلقی سے محمد مصطفےٰ

[1] یعنی خدائے عز و جل اوشاں را با الفاظ صم بکم عمی و نیز بلفظ لا یعقلون یاد نمودہ است در آیۂ کریمہ صم بکم عمی آمدہ کر گنگ کور ہستند پس ایشاں نمی فہمند ۱۲ منہ مدظلہ۔

tarikhema.org
tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
pdf.tarikhema.org
tooba-library.blogspot.com

tarikhema.org

شد بدو ممدوح رحمان و رحیم
ہے خدا سے اونکے حق میں خود مقول

گفت حق[1] انک علی خلق عظیم
آپ ہیں اعلےٰ صفت پراے رسول

گفت احمد مصطفےٰ اشافی زعی
جہل سے شافی محمد کہتے ہیں

احسنکم[2] الاخلاق ارضاکم الی
بھاتے مجھکو خو جو اچھی رکھتے ہیں

الغرض آں شاہزادہ خوشخصال
الغرض وہ شاہزادہ خوشخصال

زندگی کردے با طمینان بال
زندگی کرتا باطمینان حال

غم نہ گشتی گرد قلب خرمش
اوسکے خوشدل پاس تھا غم کا نہ نام

با ندیماں می نمودے عیش خوش
عیش خوش کرتا جلیسوں سے مدام

عیش دنیا نافدست و فانی ست
عیش دنیا نیست ہے فانی ہے وہ

آنچہ عند اللہ[3] باشد باقی ست
اور جو عند اللہ ہے باقی ہے وہ

رو بسوئے باقی و فانی گذار
چل طرف باقی کے اور فانی کو چھوڑ

چونکہ باقی ہست با فانی چہ کار
کیا ہے اوس باقی کو اس فانی سے جوڑ

زانکہ از باقی بہ فانی احمقی ست
باقی سے فانی کا میل ہے حمقی

این ز آثار و علامات شقی ست
جان آثار و علامات شقی

ترک کن دنیا سوی عقبی شتاب
چھوڑ دنیا عاقبت سے لے لگیتے ہیں

جیفۃ[4] دنیا و طالبہا کلاب
دنیا مردار اوسکے طالب کتے ہیں

از غم دشمن نہ خوفے از غنیم
فکر دشمن کی نہ تھا خوف غنیم

بود عیش و خورمی باوے ندیم
خرمی و عیش تھے اوسکے ندیم

[1] اشارہ است بآیت کریمہ وانک علی خلق عظیم۔ اے ہر آئینہ بر خو بتر خوے بزرگ ہستی ۱۲ منہ مدظلہ۔

[2] اے خوب ترین خوبہاے پسندیدہ ترین شماست نزد من اشارہ ست بحدیث ان من احبکم الی احسنکم اخلاقا ۱۲ منہ۔

[3] اشارہ ست بآیت کریمہ ماعندکم ینفد وما عند اللہ باق ۱۲ منہ مدظلہ۔

[4] دنیا مردارست وجویندہ آں سگ دنیا مبتدا مخبر بحذف الف و لام جہت ضرورت در اصل الدنیا جیفۃ است مولانا روم علیہ الرحمۃ گویدے گفت پیغمبر بہ تمیز کسان + مرء مخفی لدی طی اللسان + در اصل المرء است ۱۲ منہ مدظلہ۔

tooba-e-library.blogspot.com
pdf.tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

ہمچنیں بگذشت بروے مدتے
اک زمانہ اس طرح او سپر گیا
خواست تقدیر آنکہ بیند شدتے
خواہش تقدیر نے پلٹا لیا

قدر[1] غالب ہست بر جملہ امور
قدر سے مغلوب ہیں جملہ امور
ہست از قدر اینہمہ رنج و سرور
قدر ہی سے ہیں یہ سب رنج و سرور

کار ناید حیلہ ہا پیشِ قدر
حیلے چل سکتے نہیں پیشِ قدر
کہ اذا جاء القدر عمی البصر
جب قدر آجاوے ہو اندھی بصر

ہر کہ ایمانش نباشد بر قضا
جس کسی کو ہو نہ ایمانِ قضا
نار جا لیش ہست مردودِ خدا
جائے دوزخ میں رہے مردودِ خدا

حاج[2] آدم و موسیٰ عند رب
موسیٰ آدم تھے مباحث پیش رب
گفت موسیٰ یا ابوا الناس العجب
بولے موسیٰ اے ابوالناس عجب

آفریدہ حق ترا از دستِ خویش
حق نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا
ہم ملائک سجدہ کردند ت بیش
اور فرشتوں نے تمہیں سجدہ کیا

گشت جنت ماویٰ و مثوائی تو
رہنے کو جنت ملا تم کو مقام
قرب حق شد منزلِ تو جائی تو
قرب مولیٰ میں ہوا بہتر قیام

دانہ گندم چرا برخوردہ
گیہوں کا دانہ تھا کھایا کس لئے
جملہ را با خود فرود آوردہ
سب کو اپنے ساتھ لے کر آ گئے

mandegar.tarikhema.org

بیان تقدیر

tarikhema.ir

[1] در حدیث است کل شئ بالقدر حتی العجز والکیس ــــ ناوانی و دانائی ۱۲ منہ مدظلہ ــــ

[2] در حدیث است احتج آدم و موسیٰ عند ربہما فحج آدم موسیٰ قال موسیٰ انت آدم الذی خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ واسجد لک ملائکتہ واسکنک فی جنتہ ثم اہبطت الناس بخطیئتک الی الارض قال آدم انت موسیٰ الذی اصطفاک اللہ برسالتہ وبکلامہ واعطاک الالواح فیہا تبیان کل شئ وقربک نجیا فبکم وجدت اللہ کتب التوراۃ قبل ان اخلق قال موسیٰ باربعین عاما قال فہل وجدت فیہا وعصیٰ آدم ربہ فغویٰ قال نعم قال افتلومنی علی ان عملت عملا کتبہ اللہ علی ان اعملہ قبل ان یخلقنی اربعین سنۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحج آدم موسیٰ ۱۲ منہ ــــ

toobaa-elibrary.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

قال آدم انت موسےٰ الذی
بولے آدم تم ہو موسےٰ جنکو رب
ہیچ میدانی کہ ربِ ذوالمنن
کچھ خبر تم کو ہے وہ قادر قوی
کردہ است ارقام توراۃ عظیم
کر چکا تحریر توراۃ عظیم
قال ہل مَا لَحت فیہا یا فتےٰ
بولے آدم دیکھا اوس میں ای نبی
قال موسےٰ قد وجدت یا ابی
بولے موسےٰ پایا میں نے ای نبی
بس ہر انچہ خواست تقدیرِ خدا
جو کہ تھا حکمِ الٰہی وہ ہوا
ہم بدین ایماست در قولِ نبی
ہے اشارہ کرتا فرمانِ نبی
بس بتقدیرِ خدا سازد چہ کار
کچھ مرضی خدا کرتی ہے کیا
در پئے صیدے چو اسپِ خویش راند
گھوڑے کو اک صید کے پیچھے کیا
مثل ماہی از تموز او مے تپید
تلملاتا مچھلی سا گرمی سے تھا
جانب آں باغ راندہ اسپ را
گھوڑے کو اوس باغ کیجانب کیا

اصطفاک اللہ بتکلیماتہ
کرتا اپنی باتوں میں ہے منتخب
چند مدت پیش از ہستیِ من
کتنی مدت قبل ہستی سے مری
اربعین سنۃ ع قال الکلیم
بولے چالیس سال وہ حق کے کلیم
وعصٰی آدم ربہ فغوٰی
بھٹکے آدم حکم عدولی سے مری
قال زلت ما اراد اللہ لی
بولے آدم مرضی تھی اللہ کی
نیست شایانِ ملامت موسیا
اعتراض ہے نامناسب موسیا
فحج آدم حینئذ موسےٰ النجی
موسےٰ پر غالب ہوئے آدم صفی
از برائے صید روزے شد سوار
کھیلنے لڑکا شکار اک دن گیا
گشت از لشکر جدا تنہا بماند
اپنے لشکر سے بچھڑ تنہا ہوا
ناگہاں از دور باغے خوش بدید
دور سے اک باغ دیکھا خوشنما
یافت باغے دلکشا و جانفزا
باغ پایا دلکشا اور جانفزا

ع ے علی الاصل علی القولین لضرورۃ الشعر ۱۲ منہ

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
toobaa-elibrary.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

جا بجا در وے رواں انہار ہا

جا بجا اوس میں تھے چشمے بہ رہے

طوطیانِ خوش نواخنداں درو

طوطیانِ خوشنوا خنداں وہاں

گریہ و خندہ ست توام در جہاں

ہے جہاں میں رونا ہنسنا ایکسا تھ

ہست ملت از اضداد ترکیبِ جہاں

ہے ضدوں سے دیکھ ترکیب جہاں

نیستی و ہستی و نقص و کمال

نیستی ہستی۔ و نقصان اور کمال

ناتوانی و تواں رنج و سُرور

ناتوانی اور تواں رنج اور سرور

شکر و کفراں عدل و ظلم و علم و جہل

شکر و کفراں عدل ظلم اور علم و جہل

یار و بد خواہ و قریب و اجنبی

دوست اور دشمن قریب اور اجنبی

تا کجا با تو دہم تفصیل آں

میں کروں گا کب تلک اس کا بیاں

ہم درونش بد عماراتِ رفیع

اُسکے اندر تھیں عماراتِ رفیع

دیدہ در جائے نہادہ یک سریر

تخت اُسنے اک جگہ دیکھا بچھا

ہم درختانش پُر از اثمار ہا

اور درخت اوسکے پھلوں سے تھے لدے

بُلبلانِ خوش صدا گریاں درو

بلبلانِ خوشنوا نالاں وہاں

بعد گریہ خندہ و بالعکس [illegible]

رو کے ہنستا ہنسکے رونا ایکساتھ

گوش کن از من دو سہ امثال [illegible]

سُنلے دو تین اوسکے تو مجھ سے بیاں

الفت و کیں پائداری و زوال

مہر اور کیں۔ پائداری اور زوال

پستی و بالائی و نزدیک و دور

نیچا اونچا اور نزدیک اور دور

خُلق و بد اخلاقی و دشوار و سہل

خلق اور بد خلقی اور دشوار و سہل

دوستی و دشمنی نیکی [illegible]

دوستی اور دشمنی نیکی بدی

ہمچنیں داں جملہ ترکیبِ جہاں

جملہ ترکیبِ جہاں کو یوں ہی جاں

صحن ہم پیشش فراخ و بس [illegible]

صحن بھی تھا سامنے اوسکے وسیع

چادرش غیرت دہ بدرِ منیر

چاند نے چادر سے اُسکی منہ ڈھکا

tarikhema.ir
mandegartarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

هم بر و گلهائے نازک چیده بود
پھول کا بستر تھا اوپر اک لگا
چونکه شهزاده چنیں باغے بدید
جبکہ دیکھا ایسا باغ پر فضا
از فرس آمد فرود آں خوش سیر
گھوڑے سے اپنے وہ اترا مہ لقا
[illegible] جوع و عطش شد تسکیں پذیر
کھا چکا جب اور پانی پی چکا
[illegible]ست دنیا سر بسر خواب ای پسر
عالمِ فانی ہے بس اک خواب سا
خفتہ ہستند ایں همه اہلِ جہاں
یہ تمامی اہلِ دنیا سوتے ہیں
خفتہ ہستند ایں همه اہلِ جہاں
سوتے ہیں یہ سب کے سب اہلِ جہاں
خفتہ ہستند ایں همه اہلِ جہاں
ہیں تمامی اہل دنیا سو رہے
خفتہ ہستند ایں همه اہلِ جہاں
اہل دنیا سب کے سب ہیں سو رہے
صحبتِ خفتہ ترا خفتہ کند
ساتھ سوتے کا تجھے بھی دے سُلا

عطر ورد و خس بر و پاشیده بود
تھا گلاب و خس کا عطر اوپر پڑا
طائرِ صبر و قرار از دل پرید
دل سے صبر اور ضبط سب جاتا رہا
آب خورد از نهر و میوه از شجر
خوب میوہ کھایا اور پانی پیا
خفت و کرد آرام بالائے سریر
تخت پر آرام سے وہ سو رہا
خواں تو النوم اخو الموت[1] از خبر
سُن مقولہ۔ خواب بھائی موت کا
خفتگاں را سر بسر اموات داں
تو سمجھ سوتوں کو بالکل مُردے ہیں
بیخبر از خالقِ کون و مکاں
بھولے اپنا مالک کون و مکاں
تا نداری[2] کارِ خود با خفتگاں
تم نہ رکھو کچھ غرض ان سوتوں سے
تا نگیری صحبتے با خفتگاں
تم نہ رہنا ساتھ ہرگز سوتوں کے
قلبِ مجموعِ تو آشفتہ کند
تیری دلجمعی کو وہ کر دے بُرا

[1] النوم اخو الموت حدیث ست بلفظ معنیش آنکه خواب برادر مرگ ست اے چنانکه پس از مرگ از تمام عالم بیخبر میشود همچنیں غفلت بخواب نیز بدست آید ۱۲ منه مدظله۔ [2] تا بمعنی هرگز و زنهار سعدیؒ گوید ؎ زصاحب غرض تا سخن نشنوی + وگر کار بندی پشیماں شوی + اے هرگز و زنهار مشنو ۱۲ منه مدظله۔

tpobaat-library.blogspot.com pdf.tarikhema.org mandegar.tarikhema.org tarikhema.ir

tarikhema.org

کُن گریز از خفتگانِ ایں جہاں
اِس جہاں کے سوتوں سے پرہیز کر

گیر صُحبت نیک و بد را ترک کُن
اچھی صحبت رکھ بری کو چھوڑ دے

بود مالک باغ سلطاں دخترے
ایک ملکہ کے تھا قبضہ میں وہ باغ

آمدے بہر تفرّج گاہ گاہ
آتی تھی وہ سیر کرنے گاہ گاہ

بیں کہ جذبِ عشق چہ بود مستقیم
عشق کی کیسی کشش ہے مستقیم

مرد بیگانہ بیاغش خفتہ دید
سوتا دیکھا باغ میں اک اجنبی

چونکہ افتادش نظر بر حُسنِ آں
حسن پر اُسکے نظر جوں ہی پڑی

حُسنِ انساں را کند دیوانہ وار
حُسن انساں کو کرے دیوانہ وار

قدر یوسف بود از حسن وجمال
حسن و خوبی سے ہوئی یوسف کی قدر

گشت بر داؤد آدم شیفتہ
بو البشر کو میل داؤد ہو گیا

چونکہ دختر کرد بروے جاں فدا
لڑکی نے جب جان قربان اوسپہ کی

فیض یاب از صحبتِ صاحبدلاں
اہلِ دل کی صحبتوں سے لے ثمر

صحبت و تاثیر اورا درک کُن
اوس کی صحبت اور اثر کو دیکھ لے

روئے او تاباں چو قرص ...
ماہ تاباں میں ہے جسکے رخ ...

گاہ ہفتہ ہفتہ گاہے ماہ ماہ
ہفتہ ہفتہ آتی تھی یا ماہ ماہ

آمدہ او حسبِ دستورِ قدیم
آئی اپنے حسب معمولِ قدیم

از پئے تحقیق نزدیکش رسید
دیکھنے کو پاس اوس کے وہ گئی

گشت در حیرت غریق آئینہ ساں
آئینہ سی غرقِ حیرت ہو گئی

حُسن انساں را نماید بیقرار
آدمی کو حُسن کردے بیقرار

بدر فائق شد بحُسنش بر ہلال
حسن ہی سے چاند میں نامی ہے ...

آدمی از حُسن شد بفر لیف ...
حسن ہی سے آدمی شیدا بنا

خواست تا مفتونِ[1] خود سازد ورا
کرنا چاہا اپنا شیدا اوس کو بھی

[1] تا برائے ربط است چوں ے بفرمود تا داغ شاں برکشند ۲ امتہ مدظلہ

mandegartarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

tarikhema.org

پاے جنبانید وبیدارش نمود
جنبش پاے دیا اوس کو جگا
شاہزادہ چشم خود را برگشود
شاہزادہ کی ہوئی جب آنکھ وا

دید بر بالین ستادہ حور را
حور کو بالین پر دیکھا کھڑا
از ہزاراں جاں شدہ بروے فدا
ہوگیا سوجان سے اوسپر فدا

حیرتے در جانِ زارِ او فزود
اوس کی جانِ زار میں حیرت ہوئی
رفت عقل وصبر وہوش وغش[1] نمود
ہوش غائب غشی طاری ہوگئی

نے خبر ماندش ز دنیا نے ز دیں
دین ودنیا سے ہوا وہ بیخبر
نے زخود نے از چناں نے از چنیں
تھا نہ اپنا اوسکا اس کا کچھ اثر

آنچناں بیہوش از حسن وجمال
یوں ہوا بیہوش دیکھ حسن وجمال
گوئیا کردہ ز دنیا انتقال
کرگیا دنیا سے گویا انتقال

آن صنم بر سینہ یک دستش نہاد
اوسنے اک ہاتھ اسکا سینے پر رکھا
دیگرے بر دیدۂ مستش نہاد
دوسرا مست آنکھ پر اسکے دھرا

این اشارہ کرد و بیروں شد رواں
یہ اشارہ کر ہوئی باہر رواں
شاہزادہ مردۂ خالی ز جاں
شاہزادہ مردہ بے روح وروان

اوفتادہ چوں جنازہ بر سریر
تخت پر تھا اک جنازہ سا پڑا
جاے قوس وجاے ترکش جاے تیر
تیر وترکش اور کماں باہم جدا

آمدش ہوش و افاقہ چوں ورا
ہوش آیا اور افاقہ جب ہوا
دید خالی باغ را از دلربا
باغ دیکھا واں نہ تھا وہ دلربا

از دلارامش چو خالی دید باغ
باغ پایا تھا نہ جسمیں حور تن
در نگاہش بنمودے ہمچو راغ
اوسکی نظروں میں تھا گویا ایک بن

[1] غش بالفتح بمعنی بیہوشی اصلش غشی ست بیاے تحتانی کہ لفظ عربی باشد فارسیاں یارا حذف کردہ بالفظ کردن استعمال می نمایند خواجہ سلمان ساوجی گوید ؎ زاں شراب ناب غش دہ کہ اندر صومعہ + صوفی صافی ببوے جرعۂ غش میکند + ملا طغرا گوید ؎ برقصے کہ خوبان دلکش کنند + بصوتے کہ عشاق ازان غش کنند ۱۲ محمد یعقوب

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
tooba-library.blogspot.com

ہست بے معشوق ویراں شہرہا | بدتر از زہراب آبِ نہرہا
ہیں بلا معشوق سب ویران شہر | بدتر ہیں زہراب سے سب آب نہر

بوستاں بے یار باشد خارزار | ابرِ رحمت بار باشد زہر بار
بوستان بے یار کے ہے خارزار | ابر رحمت بار ہووے زہر بار

می نماید بادِ سحری چوں سموم | زندگی آزار دہ ہمچوں غموم
بادِ سحری ہوتی ہے بادِ سموم | زندگی تکلیف دے مثل غموم

زندگی بدتر نماید از ممات | صَارَ سُمًّا قَاتِلًا مَاءُ الْحَیَات[1]
ایسے جینے سے تو بہتر ہے ممات | زہر قاتل ہوتا ہے آبِ حیات

چوں نظر نامد انیسِ خویش و یار | می زدی او نعرہا مستانہ وار
جب نظر آیا نہ اپنا دلربا | نعرے مدہوشی سے تھا وہ مارتا

ہائے و ہو می کرد از درد و الم | میدرید ے جیب و میگفت [illegible]
ہائے و ہو کرتا تھا با درد و الم | چاک کرتا جیب وہ پڑھتا سوزِ غم

تو کجائی اے انیسِ قلبِ من | تو کجائی یارِ من نازک بدن
اے مرے مطلوبِ دل ہے تو کہاں | اے مرے مرغوبِ دل ہے تو کہاں

تو کجائی اے شہِ رشکِ قمر | تو کجائی اے مہِ نیکو سیر
اے مرے رشکِ قمر ہے تو کہاں | ماہ رخ نیکو سیر ہے تو کہاں

تو کجائی سرگروہِ دلبراں | تو کجائی غیرتِ نازک تناں
سرگروہِ دلبراں تو ہے کہاں | غیرتِ نازک تناں تو ہے کہاں

تو کجائی اے بقامت ہمچو سرو | تو کجائی اے بچالش چوں تذرو
قد میں گویا سرو تھی ہے تو کہاں | کبک کی سی چال بھی ہے تو کہاں

تو کجائی اے بتِ طناز من | تو کجائی اے صنم پُر نازِ من
اے بتِ طناز سچ کہہ ہے کہاں | اے سراپا ناز سچ کہہ ہے کہاں

[1] آبِ حیات زہر قاتل شد اے در مفارقت معشوق ۱۲ منہ مدظلہ

tarikhema.org

تو کجائی اے لبت آبِ حیات
لب ترے آبِ حیات ہیں تو کہاں

زین نمط می گفت و می نالید زار
اس طرح کہتا تھا رو کر زار زار

مضطرب چوں گشت و بیصبر و قرار
جب ہوا بیتاب وہ اور بیقرار

نے خبر از تن نہ ہوشِ جاں بماند
تھی خبر تن کی نہ جاں کا ہوش تھا

بیخبر کہ می رود اسپش کجا
بیخبر تھا گھوڑا جاتا ہے کدھر

حال عشاق این چنیں ست اے پسر
تھا جو عشاق کا یہ ہی ہے حال

جستجو مے کرد اورا فوجِ او
ڈھونڈھتی پھرتی تھی فوج اوسکا اثر

تا اثرش خاکِ صحرا بیختند
ڈھونڈھنے میں خاکِ صحرا چھاندی

اتفاقاً گشت او شاں را گذار
اتفاقاً ہوگیا اون کا گذر

ذلت و خواری شعارِ عاشقاں
ذلت و خواری محبوں کا شعار (رفیق)

شاہزادہ را چو فوجِ او بدید
فوج شہ نے دیکھی صورت بچہ کی

تو کجائی اے حسیناں از تو مات
ماہرو تجھ سے ہیں مات ہے تو کہاں

ہر دو چشمانش ہمی بود اشکبار
دونوں آنکھیں اوسکی تھیں بس اشکبار

لاجرم برخاست شد مرکب سوار
اٹھ ہوا مجبور گھوڑے پر سوار

رخشِ خود را جانبِ صحرا براند
گھوڑے کا منہ جانبِ صحرا کیا

نے بیاد آورد فوجِ خویش را
فوج کو بھی بھولا تھا اپنی مگر

می شود از ہر دو عالم بیخبر
ہوتے ہیں دونوں جہاں سے بیخبر

بے خبر از بحرِ عشق و موجِ او
بحرِ عشق و موج سے تھی بیخبر

جائے اشک اندر غمش خوں ریختند
آنسو کی جا خون روئے غم میں بھی

جا بجائے کاں نیمجاں میگشت خوار
خوار و بسمل پھر رہا تھا وہ جدھر

نالہ و زاری دثارِ عاشقاں
نالہ و زاری محبوں کا دثار (رفیق)

جانِ رفتہ باز در قالب رسید
روحِ رفتہ جسم میں پھر آگئی

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
tooba-elibrary.blogspot.com

نزدِ او رفتند و کردندش سلام
پاس اوسکے جا کیا اوسکو سلام

زانکه او از حالِ کس آگه نبود
گو کسی کے حال سے واقف نہ تھا

گفت لشکر چیست احوالِ شما
بولی فوج ہے آپ کا کیسا مزاج

گفت لشکر این معمّا حل نما
بولے حضرت یہ معمّا حل کریں

حل کنِ ہر عقدۂ مشکل خداست
عقدۂ مشکل کا وہ ہے حل نما

دستگیرِ عاجزِ بیکس خداست
عاجز بیکس کا ہے حامی خدا

الغرض با ہمچنیں حالِ تباہ
قصہ کوتہ یوں ہی با حالِ تباہ

چوں پدر دید ایں چنیں حالِ پسر
باپ یوں بیٹے کی حالت دیکھکر

ایں چہ حال ست آنکه می بینم ترا
دیکھتا ہوں کیسی حالت میں تجھے

ایں چہ اشک و ایں چہ زردیِ رُخ ست
چہرہ پیلا اشک کا چلنا ہے کیوں

آہ وا ویلا چہ شد جانا ترا
ہائے اے بچہ ہوا ہے کیا تجھے

لیک چیزے او نگفته از کلام
پر نہ اونسے کچھ کیا اونسے کلام

ہائے ہوئے در فراقش می نمود
ہجر میں اوسکے وہ نعرہ مارتا

گفت چہ پرسید حالِ زارِ ما
بولا ہو کیا پوچھتے میرا مزاج

گفت حلّالش نماندہ جز خدا
بولا بس اسکو تو مولا حل کریں

سہل سازِ مقصدِ معضل خداست
سخت مطلب سہل کر دیوے خدا

ناتواناں را معاون بس خداست
ناتوانوں کو ہے بس کافی خدا

آمدہ تا خانۂ خود پورِ شاہ
آیا اپنے گھر پہ وہ فرزندِ شاہ

گفت اے فرزندِ من لختِ جگر
بولا اے فرزند اے لختِ جگر

خامشی پژمردگی ہستت چرا
خامشی پژمردگی ہے کس لیے

ایں چہ آہِ سرد و سوزیدن مُخ ست
ٹھنڈی سانس اور مغز کا جلنا ہے کیوں

دہ خبر از حالِ خود با بامرا
اپنی حالت سے تو واقف کر مجھے

tpobaa-library.blogspot.com

تو کجائی اے لبت آب حیات
لب ترے آب حیات ہیں تو کہاں
تو کجائی اے حسیناں از تو مات
ماہرو تجھ سے ہیں مات ہی تو کہاں

زین نمط می گفت و می نالید زار
اس طرح کہتا تھا رو کر زار زار
ہر دو چشمانش ہمی بود اشکبار
دونوں آنکھیں اوسکی تھیں ہیں اشکبار

مضطرب چوں گشت و بے صبر و قرار
جب ہوا بیتاب وہ اور بیقرار
لاجرم برخاست شد مرکب سوار
اُٹھ ہوا مجبور گھوڑے پر سوار

بے خبر از تن نہ ہوش جاں بماند
تھی خبر تن کی نہ جاں کا ہوش تھا
رخش خود را جانب صحرا براند
گھوڑے کا منہ جانب صحرا کیا

بے خبر کہ می رود اسپش کجا
بیخبر تھا گھوڑا جاتا ہے کدھر
نے بیاد آورد فوج خویش را
فوج کو بھی بھولا تھا اپنی مگر

حال عشاق ایں چنیں ست اے پسر
حال جو عشاق کا یہ ہی ہے حال
می شوند از ہر دو عالم بیخبر
ہوتے ہیں دونوں جہاں سے بیخبر

جستجو می کرد اورا فوج او
ڈھونڈھتی پھرتی تھی فوج اوسکا اثر
بے خبر از بحر عشق و موج او
بحر عشق و موج سے تھی بیخبر

جستجویش خاک صحرا بیختند
ڈھونڈھنے میں خاک صحرا چھاندی
جائے اشک اندر غمش خوں ریختند
آنسو کی جا خون روئے غم میں بھی

ناگہاں گشت اوشاں را گذار
اتفاقاً ہو گیا اون کا گذر
جا بجا کاں بیچارہ میگشت خوار
خوار و بیسمل پھر رہا تھا وہ جدھر

ذلت و خواری شعار عاشقاں
ذلت و خواری محبوں کا شعار
نالہ و زاری دثار عاشقاں
نالہ و زاری محبوں کا دثار (رفیقی)

شاہزادہ را چو فوج او بدید
فوج شہ نے دیکھی صورت جب پسر کی
جان رفتہ باز در قالب رسید
روح رفتہ جسم میں پھر آ گئی

toobaa-elibrary.blogspot.com

tarikhema.org

ہست اگر حور آرم از باغ ارم[۱]
حور ہو گر لاؤں جنت سے ابھی
حور اگر ہست آرم از چرخ بریں
آسماں سے لاؤں گر ہو آفتاب
گفت علمم نیست از نام و مقام
بولا کیا معلوم کیا نام اور مقام
بلکہ سیرش ہم نہ دیدم رفت ہوش
اک نظر دیکھے سے ہم بیہوش ہوئے
عاشقاں دیدار نتوانند دید
عاشقوں کو دید ناممکن ہے یار
در لقائے یارِ خود باشند محو
صورتِ دلبر پہ مفتوں ہوتے ہیں
للجبل لما تجلٰی ربہ[۲]
طور پر رب نے کیا جلوہ جو نہیں
ہائے وجودِ خود چو نمائید گم
ہاں جو اپنے کو فنا کر دو گے تم
لیک بعد از ہوش دستم یافتم
ہاتھ پایا۔ ہوش جب مجھ کو ہوا

گر پری ہست از پرستان آورم
اور پرستاں سے لے آؤں ہو پری
ہم بر آرم ہست اگر زیر زمین
گر زمیں کے نیچے ہو لاؤں شتاب
نے فتادہ درمیانِ ...
مجھ سے تو بالکل نہ تھا وہ ہمکلام
شد معطل دست و پا و چشم و گوش
آنکھ کان اور ہاتھ پاؤں سست تھے
شاں نماند طاقتِ گفت ...
بات چیت اوپر ہے گویا سخت بار
سکر غالب میشود بر ہوش ...
ہوتی مدہوشی ہے مجنوں سا ہوتے ہیں
خرّ موسیٰ صاعقًا بر روئے او
گر پڑے بیہوش ہو موسیٰ وہیں
مثلِ شمسِ کم ترون[۳]
رب سورج کی طرح دیکھو گے تم
یک بہ چشم دیگرے بر سینہ ام
آنکھ پر اک ایک سینہ پر پڑا

۱ ارم مثل عتبہ نام شہر عاد دید رعاد ست و در کشف نوشتہ کہ ارم بہشت شداد است و اینجا مجاز از بہشت ... استعمال یافتہ ...
۲ وقتیکہ جلوہ نمود رب او بر کوہ افتاد موسیٰ علیہ السلام بیہوش شدہ اشارہ است بہ آیت کریمہ فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا و خر موسیٰ صعقا ۱۲ منہ ۳ جواب سوال مقدر را گر چو لکہ مشتاق را تاب دیدار خداوندی نیست پس چگونہ بروز قیامت بلقائے الٰہی مشرف خواہند شد تقریر جواب اینکہ پس از فنائے این وجود ناسوتی کہ مانع اوست خواہند دید و فقدان این وجود از مرگ حاصل میشود و ترجمہ مصرعہ ثانی این کہ پس خواہید دید پروردگار خود را و این مضمون حدیث صحیح ست رواہ الترمذی و فی روایۃ لہ کبر رکم ۱۲ منہ

mandegartarikhema.org tarikhema.ir pdf.tarikhema.org
tooba-e-library.blogspot.com

tarikhema.org

غیر آنچہ ذکر کردم با شما
کہہ چکا میں جس قدر اسکے ماسوا
چوں نہ شد معلوم نامِ دلربا ش
جب نہ دلبر کا ہوا معلوم نام
گشت حیراں شاہ در تدبیر کار
اس عمل میں شاہ بس حیراں ہوا
گر بُدے معلوم نام و جائے او
ہوتا گر معلوم نام اور اوسکا گھر
جستجو ہا کردمے یار ورا
ڈھونڈھکر لاتا میں اوسکے یار کو
چوں نشانے نیست از نام و مقام
جبکہ معلوم ہی نہ ہو نام و مقام
چوں نہ از رایش ایں گرہ را بر گشود
جب نہ اوسکی رائے سے یہ حل ہوا
تا کہ با ایشاں نماید مشورہ
تا کہ اون سے کے ساتھ کرے مشورہ
شاوروا فی امرکم فی کلِ حال
اپنے تم ہر کام میں شورے کرو
کرد شورے با ملائک ذوالکرم
حق نے شورے تھا فرشتوں سے کیا

ہیچ علمے نیست از حالش مرا
حال کا اوسکے نہیں ہے کچھ پتا
نے شدہ ظاہر مقام و نام جاش
اور نہ معلوم ہو سکا گھر اور مقام
چہ کنم تا باشدش مقصد برآر
کیا کروں تدبیر ہوں عہدہ برآ
کردمے تدبیر بر طرز نکو
کرتا میں تدبیر عمدہ با اثر
کردمے موجود دلدار ورا
کرتا حاضر اوسکے میں دلدار کو
پس چگونہ سازم او را انصرام
تو کروں میں اوسکا کیسے انتظام
جمع میران و وزیراں را نمود
جمع میروں اور وزیروں کو کیا
بو کہ بکشاید عقیلے ایں گرہ
کوئی عاقل کھولے شاید یہ گرہ
ربّنا شاورہم فی الامر قال
شاورہم فی الامر قرآں میں پڑھو
کہ خلیفہ بر زمیں پیدا کنم
ہوں زمیں پر اک خلیفہ بھیجتا

لہ بو بالضم بمعنی امید وطمع و بالکسر و شاید ۱۲ منہ عفی عنہ ۲؎ مشورہ کنید بہر حال در کار خود پروردگار ما فرمود و شاورہم فی الامر یعنی مشورہ کن اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم با مردمان در کارہا ۱۲ منہ عفی عنہ ۳؎ چوں خدائے عزوجل خواست کہ آدم علیہ السلام را پیدا فرماید با ملائکہ مشورت گرفت و فرمود انی جاعل فی الارض خلیفۃ یعنی من گردانندہ ام نائبے در زمین ۱۲ منہ

mandegar.tarikhema.org tarikhema.ir pdf.tarikhema.org toobaa-elibrary.blogspot.com

tarikhema.org

ربِّ مارا حاجتِ شوریٰ نبود
مشورہ سے اوس کا کچھ مطلب نہ تھا
خالقوا انتم باخلاقِ الالٰہ
کرلو تم مولے کی عادت اختیار
مشورت آساں نماید کارہا
مشورہ آساں کرے ہر کام کو
مشورت گلہا نماید خارہا
مشورہ کانٹوں کو گلدستہ کرے
عقدۂ لاحل برایشاں کرد پیش
شہ نے اونسے عقدۂ لاحل کہا
ہم ز نا معلومیِ آں جائے و نام
نام اور مسکن کی لاعلمی کہی
زاں اشارہ نیز شاں آگاہ کرد
اوس اشارہ سے اونھیں آگہ کیا
چوں شنیدند ایں چنیں حالِ پسر
جب اُنھوں نے یوں سنا حالِ پسر
ہر یکے در فکر کردہ سر نگوں
سر جھکایا سوچ میں ہر ایک نے
غور و فکرت ہر یکے کردہ بسے
غور و فکر ہر ایک نے از بس کیا
چونکہ عاجز گشت ہر فردِ بشر
جب کہ ہر فردِ بشر عاجز ہوا

از برائے بندگاں سنت نمود
محض بندوں کے لئے سنت کیا
مشورت را ترک منمائید گاہ
مشورہ کو چھوڑنا مت زینہار
سہل سازد مشورت دشوار را
مشورہ آساں کرے دشوار کو
مشورت سازد سبک بارِ ہا
مشورہ ہر بوجھ کو ہلکا کرے
کرد تقریر از غمِ فرزندِ خویش
اپنے بچہ کا وہ سارا ماجرا
داد آگاہی شہِ عالی مقام
شہ نے ظاہر اپنی کی بے آگہی
گشت زیشاں طالبِ درمانِ درد
درد کا درماں طلب اون سے ہوا
ہمگناں را از غمش خوں شد جگر
سب کا غم سے ہوگیا پرخوں جگر
کانتظامِ کار او باشد چگوں
کام اُس کا کس طرح کیونکر بنے
لیک ایں عقدہ نہ شد حل از کسے
یہ نہ عقدہ پر کسی سے حل ہوا
لاجرم برداشتند از جیب سر
تب گریباں سے اُنھوں نے سر اُٹھا

ل اے خوگیر یدبہ خوہائے خدا تقوا اشارہ است بہ حدیث تخلقوا باخلاق اللہ ۱۲ منہ مجدہ

tarikhema.ir
mandegaretarikhema.org
tarikhema.org
pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

جملہ گفتندش بدون نام و جاے — دلبرِ اورا کجا جوئیم ما
سب نے اُس سے یوں کہا بے نام جاے — اس کے دلبر کو کہاں ڈھونڈھینگے ہاے

ہم ز وضعِ دست ہا بر صدر و عین — ہیچ پردہ می نہ بکشاید ز بین
ہاتھوں کے رکھنے سے صدر و چشم پر — کوئی بھی پردہ نہیں کھلتا مگر

چوں جوابِ صاف شہ زیشاں شنید — جز بہ صبر و خامشی چارہ ندید
شہ نے ان سے جب جواب ایسا سنا — کچھ نہ سمجھا صبر و خاموشی سوا

صبر تریاق از پئے سم حرج — اِصْبِرُوْا فَالصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجْ
زہر مشکل کے لئے امرت ہے صبر — ٹھہرو۔ ہر ایک قفل کی حکمت ہے صبر

از صبوری عقدہا حل می شود — از صبوری سہل معضل می شود
صبر سے کل عقدے کھل جاتے ہیں یار — صبر سے مشکل کو لگ جاتے ہیں پار

از صبوری میشود راضی خدا — از صبوری کارِ تو باشد بجا
صبر ہی سے ہوتا ہے راضی خدا — صبر ہی سے کام تیرا ہو بجا

از صبوری کارِ تو آساں شود — صبر جملہ درد را درماں شود
کام تیرا صبر سے آسان ہو — صبر ہی کل درد کا درمان ہو

حالِ آں عاشق بیاں کن اشرفا — چہ بر و می بگذرد رنج و بلا
حالِ عاشق کا کہو اشرف ذرا — کیا گذرتا اُس پہ ہے رنج اور بلا

گریہ و زاری او از من مپرس — پستی و خواری او از من مپرس
مجھ سے اُس کی گریہ و زاری نہ پوچھ — مجھ سے اُس کی پستی و خواری نہ پوچھ

نے غرض از خواب نے از خورد و نوش — نے خبر از دین و دنیا رفتہ ہوش
سونے کھانے پینے سے مطلب نہیں — دین و دنیا سے اُسے مطلب نہیں

نے خبر بودش ز گفت و نے شنید — روز و شب در ہجر یارش می تپید
کہنے سُننے کی خبر ہوتی نہ تھی — ہجر میں تھی یار کے بس بیکلی

ؔ صبر کلید زیراکہ صبر کلید کشادگی ست لفظ حدیث الصبر مفتاح الفرج ۱۲ منہ مدظلہ

هجر درد و رنج افزوں میکند | هجر عاشق را جگر خوں میکند
هجر درد و رنج کو افزوں کرے | هجر عاشق کے جگر کو خوں کرے
هجر خواب و خورد را سازد حرام | هجر سازد فارغ از گفت و کلام
هجر کھانے سونے کو کردے حرام | هجر کردے فارغ از گفت و کلام
هجر اشکِ عاشقاں جاری کند | هجر از هوش و خرد عاری کند
هجر اشک عاشق کے بس جاری کرے | هجر فهم و عقل سے خالی کرے
هجر سازد از دو عالم بیخبر | هجر پاره پاره می سازد جگر
هجر کردے دو جہاں سے بیخبر | هجر ٹکڑے ٹکڑے کردیوے جگر
هجر دشمن را مبادا هم نصیب | کس مبادا دور از یار و حبیب
هجر دشمن کو نہ ہو یارو نصیب | یار سے بچھڑے نہ کوئی بھی حبیب
جمله میگفتند با آں سوخته | کن چراغِ خرمی افروخته
سب کے سب کہتے تھے کہ اے سوختہ | کر چراغ خرمی افروختہ
دور کن از قلبِ خود رنج و الم | دور افگن از دلِ خود بارِ غم
دل سے تو رنج و الم کو دور کر | دل سے اپنے بارِ غم کو دور کر
شاد بنشین و بکن با ما کلام | باش خرم خواب و نوش و خور طعام
شاد بیٹھ اور ہنس کے کر ہم سے کلام | چین سے سو اور پی اور کھا طعام
جز بایں مصرع نہ دادے شاں جواب | تو کجائی زِ رشکِ ماه و آفتاب
اُن کو اِس مصرع ہی سے دینا جواب | تو کہاں ہے رشکِ ماہ و آفتاب
چونکہ حالِ شاہزادہ شد تبہ | وز کسے بکشاد ایں لاحل گره
جب کہ اس لڑکے کا حال ابتر ہوا | اور کسی سے یہ نہ عقدہ کھل سکا
در غضب شد شہ دلش آمد بدرد | در ہمہ اقلیم خود تشہیر کرد
شہ ہوا ناخوش اور اُس کا دل دکھا | سلطنت بھر میں ڈھنڈھورا کر دیا

له کشادن اینجا لازم مستعمل مرزا صائب — ز آه تا نشود نرم دل کواکب را + که دود آه ز چشم شرار بکشاید — منه مدظله

(باقی آئندہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

که کسے نپزد پئے خوردن طعام
که کسی کے یاں نہ کھانا پک سکے
تا جوابِ عقدہ ام نارد تمام
جب تلک عقدہ مراحل کر نہ دے

مردمانِ خویش را فرمود نیز
اپنے لوگوں کو بھی یہ فرمان دیا
جستجو دارید با ہوش و تمیز
دیکھو بھالو خوب با فہم و ذکا

ہر کہ دود از خانہ اش باشد بلند
جس کسی کے گھر سے اونچا ہو دھواں
پشت او نیلی کنید از زیر بند[1]
بیٹھ تسمہ سے کرو نیلی وہاں

یا جوابِ عقدۂ ما را دہد
یا ہمارے عقدہ کا دیوے جواب
یا بدرہ پشت خود خستہ کند
بیٹھ یا دُرہ سے کر لیوے خراب

حاکمش مشہور شد در خاص و عام
حکم شہ مشہور ہوا در خاص و عام
ترک شد در خانہ ہا پختنِ طعام
اور گھروں میں بند ہوئی پختِ طعام

مردماں از جوع کردند انتقال
بھوک سے لوگوں میں آیا انتقال
ملکِ شہ آورد رو سوئے زوال
اور شاہی ملک میں آیا زوال

چوں شد حالِ زارِ مردماں
حال جب لوگوں کا یوں مبتلا ہوا
روئے آوردند با شاہِ شہاں
شاہِ شاہاں کی طرف رخ تب کیا

کاے خدائے راحم و رحمانِ ما
راحم و رحماں ہمارے اے خدا
اے توئی اسلام ما ایمانِ ما
ہے نہیں اسلام و ایماں تجھ سوا

ہم تو ما را باسطی و قابضی
تو ہمارا باسط و قابض بھی ہے
قادری و رافعی و خافضی
قادر و رافع بھی اور خافض بھی ہے

کردۂ موجود ما را از عدم
تو نے ہمکو نفی سے مثبت کیا
بذل کردی بیعدد بر ما کرم
بیشمار ہمپر کرم بھی کر دیا

اے کفیلِ کارِ ما حاجاتِ ما
اے ہماری حاجتوں کے کارہ ساز
اے مجیبِ خواہش و دعواتِ ما
اے ہماری دعوتوں کے چارہ ساز

[1] تسمہ کہ زیر اسپ بہ بندند اینجا مراد از مطلق تسمہ ۱۲ منہ عفا

tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

tarikhema.org

اے تو ئی غفارِ ستارِ ما
ہے تو ہی غفار اور ستار بھی

مبتلا گشتیم در بندِ عظیم
قید ہم کو ہو گئی قیدِ عظیم

شاہِ صورت کرد بر مایاں ستم
ظاہری شہ نے کیا ہمپر ستم

او معلق کردہ رحمِ خویش را
اس نے رحم اپنا معلق کر دیا

ہست بے تعلیق رحمت اے خدا
تیری رحمت میں تو تعلیق ہے نہیں

یا جوابِ او بما القا شود
یا جواب اس کا ہمیں دے تو بتا

چوں ز حد بگذشت خلقاں را خروش
جب کہ گذرا حد سے لوگوں کا خروش

کن تضرع پیش آں شاہِ شہاں
گڑگڑا شاہِ شہاں کے روبرو

یدفع اللہ البلایا بالدعا[1]
ہے دعا سے ٹالتا رب ہر بلا

شسع[2] نعل و ملح ہم زو کن طلب
جوتی کا تسمہ نمک بھی اس سے مانگ

اے تو ئی بینائے حالِ زارِ ما
ہے تو ہی بینائے حالِ زار بھی

رحم بر ما کن تو اے ربِّ رحیم
رحم کر ہمپر تو اے ربِّ رحیم

اے حقیقی شاہ کن بر ما کرم
اے حقیقی شاہ کر ہمپر کرم

یا جوابِ خویش یا بیدن [illegible]
ہم سے پالے ہر جواب اپنا شہا

رستگاری دہ تو ما را زیں [illegible]
اس بلا سے مخلصی دے تو کہیں

یا فرست آنکس کہ او وے [illegible]
یا تو بھیج اس کو کہ جس سے ہووے وا

آمدہ دریائے بخشائش بجوش
کھایا تب دریائے بخشائش نے جوش

تا کہ باشی از بلا ہا در [illegible]
ہر بلا سے تا رہے محفوظ تو

لا یرد القدر الا بالدعا
اور دعا ہی سے ہے بس ٹلتی قضا

ورنہ آید آں کریم اندر غضب
ورنہ دیوے وہ سخی غصہ کی بانگ

---

[1] یعنی دور کند خدا بلاہا را بسبب دعا و تقدیر رد نمیشود مگر بدعا ارشاد است۔ بحدیث لا یرد القضاء الا الدعاء ۱۲۔

[2] شسع نعل دواں آں اشارہ است بحدیث لیسأل احدکم ربہ حاجتہ کلہا حتی الملح و حتی یسألہ شسع نعلہ اذا انقطع و مصرع ثانی ہم مضمون حدیث شریف است ۱۲ منہ۔

pdf.tarikhema.org
tooba-e-library.blogspot.com
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

الدعا مخ العبادہ گوش کن
ہے دعا مغز عبادت گوش کر

ربکم فادعوا باخلاص یجب
سن لے اب دل سے کرو تم گر دعا

چوں دعائے خلق گشتہ مستجاب
جب ہوئی مقبول خلقت کی دعا

زندہ گشتہ خلق و عاشق کامگار
خلق و عاشق ہیں دعا سے کامگار

دیر شد اشرف چناں تدبیر ساز
دیر ہوئی اشرف کرو وہ انتظام

بود مردے مولدش بود ایں دیار روزگار
اک جواں اُس دیس کا باشندہ تھا

پیر در عقل و جواں در عمر و سال
عقل میں بوڑھا۔ جواں در سن و سال

لیک از خانہ نشینی داشت عار
پر اُسے خانہ نشینی سے تھی عار

السفر مفتاح ابواب النجاح
سخت دروازوں کی مفتح ہے سفر

بے سفر مرد است چوں بے دست و پا
بے سفر کے مرد ہے بے دست و پا

ایں قساوت دور ساز و ہوش کن
یہ قساوت دور کر اور ہوش کر

قال فی القرآن ادعوا استجب
ہے قرآں میں مانوں مانگو جو دعا

کام سلطاں زادہ راشد فتحیاب
شاہزادہ کا بھی مطلب حل ہوا

یک کرشمہ شد بر آمد ہر دو کار
اک کرشمہ سے ہیں نکلے دونوں کار

کاں ملک زادہ شود مسرور باز
وہ ملک زادہ ہو پھر با عیش و کام

عاقل و دانا شجاع نامدار
دانا اور ہشیار و نامی سورما

مادرے میداشت او دیرینہ زال
ماں بھی رکھتا تھا وہ اک دیرینہ زال

باسفر بود انس او را بے شمار
اُنس اُس کو تھا سفر سے بیشمار

السفر مصباح اسباب الفلاح
نیکی کے راہوں کی مصبح ہے سفر

گفت فامشوا فی مناکبہا خدا
ہے چلو سڑکوں میں فرمان خدا

سلہ اے دعا مغز پرستش است و ایں حدیث ست بلفظہ ۱۲ منہ۔

سلہ یعنی بخوانید پروردگار خود با خلاص او خواہد پذیرفت و گفت در قرآن مجید ادعونی استجب لکم اے دعا کنید من خواہم پذیرفت ۱۲ منہ

سلہ سفر کلید ست برائے درہائے کامیابی و سفر چراغ است برائے اسباب فلاح ۱۲ منہ سلہ پارۂ آیت قرآن است یعنی بروید در جانبہائے زمین

tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
tooba-library.blogspot.com

گن حضر را ترک و گیر اندر سفر
ترک کر گھر کو سفر کر اختیار

وانچہ فرمود السفر مثل سقر
یوں جو فرمایا سفر مثل سقر

در وطن اورا ندید ندے اثر
دیس میں اس کا نشاں پاتے نہ تھے

اتفاقاً شوق دیدِ مادرش
اتفاقاً ماں کی زیارت کا خیال

از سپہ سالار رخصت خواستہ
چھٹی افسر سے بھی اپنے مانگ لی

الغرض با محنت و رنج و محن
قصہ کوتہ کلفتیں سہتا ہوا

بود در ماندہ گرسنہ از سفر
بھوک شدت سے سفر سے تھا تھکا

چوں ز حکم شاہ او مجبور بود
وہ تو حکم شاہ سے مجبور تھی

بر چنیں بیچارگی مادر گریست
ایسی ناچاری پہ ماں نے رو دیا

مادرش گفتا ز اول تا اخیر
ماں نے لے اول سے تا آخر کہا

تا بیابی مطلب خود در سفر
تا کہ ہووے تو سفر میں کامگار

معنیش آئندہ گویم اے پسر
اس کا مطلب پھر کہوں گا اے پسر

بُد میانِ لشکرِ شاہ ...
بھرتی تھا وہ فوج میں اک شاہ کی

جانشین و بخت شد اندر ...
اُس کے دل میں بیٹھا یہ حد اور کمال

بہر قصدِ خانۂ خود خاستہ
اپنے گھر آنے کی تیاری بھی کی

زاں مقام آمد سپاہی در ...
دیس میں واں سے سپاہی آگیا

گفت با مادر بیز ناں زود تر
بولا ماں سے جلدی سے روٹی پکا

واں پسر را جوع و عطشی ... بود
بھوک پیاس اس بچہ کی حد سے بڑھی

گفت فرزندش کہ ایں گریہ ز چیست
بچہ بولا رونے کا باعث بتا

ہم ز حکم شاہ کرد او را خبر
حکم شہ سے بھی اُسے آگاہ کیا

سلہ گرس بالضم بمعنے جوع پس بریں تقدیر گرسنہ ترجمہ جائع باشد و کلمہ نہ دریں ترکیب برائے نسبت باشد مثل تشنہ کہ بمعنی عطش و عطشان باشد و گرسنہ بفتح دوم نیز آمدہ است چنانکہ دریں بیت استعمال یافتہ و ایں نوع از لطف است محمد سعید اشرف کہ از فصحائے ایران است گوید ؎ رسید دلبر من مست و گرم رقاصی ✽ کشید تیغ ز خونم گرسنہ وعاصی ۱۲ منہ

tarikhema.org

گفت بے خوف وخطر نانے پزند
بولا بے خوف وخطر روٹی پکائیں

چوں دلش بر جوع فرزندش بسوخت
بھوک پر بچہ کی جب دل جل گیا

چونکہ دود از خانۂ او شد بدر
اُس کے گھر سے جب دھواں باہر ہوا

بر درش آواز داد ندآ بچناں
اُس کے در پر ایسا للکارہ میاں

کس نگوید کذب گفتی اشرفا
یوں نہ کہے جھوٹ اشرف نے کہا

اے قریب الموت از خانہ برآ
موت پر تیار گھر سے باہر آ

آں سپاہی گفت از من چیست کار
وہ سپاہی بولا مجھ سے واسطہ

آگاہی ترا از حکم شاہ
حکم شہ سے تجھ کو آگاہی نہیں

ہر کہ دود از خانہ اش باشد بلند
جس کے گھر سے ہو دھواں اونچا کہیں

یا جواب عقدہ ما را دہد
یا ہمارے عقدہ کا دیوے جواب

دیدہ خواہد شد کہ ما را چہ کنند
دیکھا جائے گا کہ ہمکو کیا بتائیں

مادرش ناچار شد آتش فروخت
ماں نے مجبور ہو کر چولھا جلا[1]

مردمان شاہ را گشتہ خبر
شاہی لوگوں کو پتہ بھی لگ گیا

کہ از و لرزد زمین و آسماں
جس سے تھرائیں زمین و آسماں

کاندریں فن ایں چنیں باشد روا[2]
کیونکہ اس فن میں تو ہے ایسا روا

زود افتد بر سرت رنج و بلا
تیرے سر پر جلد نازل ہو بلا

آں ہمہ گفتند اے غفلت شعار
سب کے سب بولے کہ اے بیواسطہ

کو بفرمودہ است با فوج و سپاہ
فوج کو یہ بات بتلائی نہیں

پشت از نیلی کنید از زیر بند
پیٹھ نیلی تسمہ سے کر دو وہیں

یا بدرہ پشت خود خستہ کنند
پیٹھ یا دُرّہ سے کرے وہ خراب

[1] یعنی در فنون افسانہ سنجی وشعرگوئی اینچنیں مبالغہ روا باشد بلکہ اکثر کلام مشتمل بر مبالغہ در کتاب وسنت نیز وارد شدہ کقولہ تعالےٰ حتّٰی یلج الجمل فی سم الخیاط وقولہ تعالیٰ یکاد زیتہا یضیٔ ولو لم تمسسہ نار وکقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ما کان من فزع وان وجدناہ لبحرا قال فی فرس ابی طلحۃ وکان یقال لہ مندوب رواہ الترمذی ۱۲ منہ

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
tooba-e-library.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

پس جوابے عقدہ ما را بدہ
پس ہمارے عقدہ کا اب دے جواب

گفت[۱] خواہم داد عقدہ را جواب
بولا اُس عقدہ کا میں دونگا جواب

نزدِ سلطاں آمدہ گفتند حال
شہ کے پاس آکر کہا کل ماجرا

گفت[۲] بے تاخیر نزدِ او روید
بولا تم فی الفور اُس کے پاس جاؤ

باز واپس گشتہ نزدش آمدند
آئے اُس کے پاس پھر وہ لوٹ کر

گفت لبیک امر شہ را لشکری
بولا حاضر حکم شہ کو لشکری

تا[۳] توانی حکمِ سلطاں را برار
جب تلک ہو حکم شہ کو کر ادا

ذاک[۴] امر المصطفیٰ فی کلِ حال
ہے یہ ہر حالت میں حکمِ مصطفیٰ

گفت[۵] پیغمبر شود گر بر شما
تم پہ گر ہو آمر و فرماں روا

پس بدل آرید فرمانش بجا
دل سے لاؤ حکم اُس کا تم بجا

یا جگر بندت بہ پیشِ زاغ نہ
یا کہ سولی پر تو چڑھ جا بس شتاب

آں ہمہ گشتند واپس با شتاب
سب کے سب واپس گئے باصد شتاب

از خوشی پرید شہ بے پروبال
شہ خوشی سے بے پروبال اُڑا

زود او را نزدِ ما حاضر کنید
جلد اُس کو پاس ہمارے لیکر آؤ

حکمِ شہ در گوشِ او اندا[ختند]
حکمِ شاہی کو کہا سن کان دھر

ہمرہِ شاں شد برائے [خدمتی]
چلدیا ساتھ اُن کے دینے [خبر]

تا کہ آفت را نیفتد با تو کار
تا نہ ہو آفت میں تو بھی مبتلا

قد عصانی من عصی [الامیر] قال
شہ کا باغی مجھ سے باغی ہوگا

عبدِ حبشی حاکم و فرماں روا
عبد حبشی ہے یہ قول مجتبیٰ

از شما باشد بدیں راضی خدا
اس میں ہوگا تم سے راضی بس خدا

[۱] یعنی ایں فرمودۂ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم است در حالی گفت ہر کہ نافرمانی کرد بادشاہ را نافرمانی من کرد
اشارہ است بحدیث من یعص الامیر فقد عصانی ۱۲ منہ

[۵] در حدیث است اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ ۱۲ منہ

pdf.tarikhema.org
tpobaa-library.blogspot.com
tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org

tarikhema.org

ہم اُولی الامر اطیعوا گفت حق
شہ کا مانو حکم۔ حق نے ہے کہا

بود آنجا منتظر شاہِ زمن
اس طرف تھا منتظر شاہ زمن

آں سپاہی چوں بدر گاہش رسید
اس کی درگہ میں سپاہی جو گیا

جست از جائے وکشیدش در کنار
واں سے اٹھکر گود میں اسکو لیا

مرحبا قد جئت خیر المقدم
واہ کیا خوب آئے اچھا آئیے

مرحبا اے حل کنِ اشکالِ ما
خوش رہو تم اے مرے مشکلکشا

مرحبا اے فاتحِ اغلاقِ ما
واہ میری مشکلوں کے حل نما

مرحبا اے باعثِ شادیٔ ما
اے مری شادی کے باعث مرحبا

مرحبا اے دیدنت مشکلکشا
واہ تیری دید ہے مشکلکشا

مرحبا اے مشکلِ ما را کلید
مرحبا اے میری مشکل کی کلید

در راہ دین

زیں بری بر دیگراں گوئی سبق
راہ دیں میں اس سے تو بڑھ جائیگا

کاید آں حلّال اشکال و محن
آوے حل فرمائے مشکل اور محن

در نگاہش آمد چوں ماہ عید
اس کی آنکھوں میں وہ تھا چاند عید کا

بود جاری بر زباں مستانہ وار
یہ زباں پر بیخودی میں جاری تھا

مرحبا اکرمت خیر المکرم
واہ کیا خاطر کریں بتلائیے

مرحبا اے موضحِ اعضالِ ما
واہ میری دقتوں کے حل نما

۳۱ مرحبا اے مُبرِدِ احراقِ ما
اے مری سوزش کے دافع مرحبا

مرحبا اے شکل آبادیٔ ما
میری آبادی کی صورت واہ وا

مرحبا اے روئے تو صد عید ما
تیرا رخ ہے عید ہماری مرحبا

مرحبا اے رحمتِ ربِّ مجید
شاد باش اے رحمتِ ربِّ مجید

لے اے، طاعت کنید اہل حکومت را اشارہ است بآیت کریمہ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ۱۲ منہ

لے ہر آئینہ آمدی بہتر آمد مرحبا گرامی کردہ شدن ۱۲ منہ مدظلہ۔

لے بالفتح جمع حرق بالتحریک بمعنی آتش مراد آتش غم یا آتش عشق شہزادہ و نسبت آں بخود مجازاً ۱۲ منہ مدظلہ۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

مرحبا اہلاً و سہلاً مرحبا
آیئے اپنوں میں آیئے آیئے
جائے عالی داد اورا نزد خویش
اوس کو اپنے پاس اونچی جگہ دی
آں سپاہی گفت اے شاہِ زمن
وہ سپاہی بولا اے شاہ زماں
باد روز افزوں شہا اقبال تو
آپ کا اقبال دن دونا رہے
دوستانت با خوشی و خرمی
دوست تیرے خوش رہیں اور شادکام
دُور باد از تو و فرزند تو
تجھ سے اور شہزادہ سے دوری رہے ۳۴
تا شنیدم حال صاحبزادہ را
حال شہزادہ کا ہے جب سے سنا
ما ہمہ درگاہ شہ را بندہ ایم
بارگاہِ شہ کے ہیں ہم سب غلام
گر نہ کار آئیم در وقتے چناں
گرہ ایسے وقت میں ہم کام آئیں
ہست واجب بر غلاماں بندگی
ہے غلاموں پر تو لازم بندگی
ہر غلامے کو نیارد بندگی
بندگی بندہ نہ جو کوئی کرے

حقیقتِ بندگی

مرحبا او تیت عقلاً مرحبا
واہ اچھی فہم لائے لایئے
جملۂ اعیان دولت ہم بہ پیش
سامنے ارکان دولت تھے سبھی
دُور باشی از بلا ہا و ز …
آپ رنج اور غم سے بس پا دیں اماں
شوکتِ تو ملک تو اجلال …
شان و عظمت ملک سب بڑھتا رہے
دشمناں پیوستہ در زیر …
پائمال اعدا رہیں تیرے مدام
جملہ اندوہ و الم از فضل …
جملہ رنج و غم خدا کے فضل سے
گو کیا جاں نیست در قالب مرا
گویا میرا جسم بے جاں ہے شہا
پیشِ حکم شاہ سر افگندگی
حکم شہ پر نیچی گردن ہے مدام
پس چساں گویم خود را بندگاں
پھر غلام اپنے کو ہم کیسے جتائیں
ورنہ دعوے بندگی شرمندگی
ورنہ ہے بے بندگی شرمندگی
مُردنِ او بہترست از زندگی
جینے سے تو اُس کا مرنا خوب ہے

لہ مرحبا آمدی اہل را وقطع کردی زمین ہموار را مرحبا دارہ شدہ عقل ۱۲ منہ مدظلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بندہ میگوئی تو خود را اے زبوں
اپنے کو اے پست کہتا ہی غلام
بندہ گفتن سہل و گشتن مشکلست
بندہ کہلو۔ ہونا مشکل ہی کہیں
گر گزاری زیں جوارح صد نماز
جو پڑھو ان اعضا سے تم سو نماز
[illegible] جا شافعِ یوم النشور
ہے یہ قولِ شافعِ روزِ جزا
[illegible] اسپ قصہ زود تا ز
جلد چل قصہ کا مرکب ہے کھڑا
چیست رنج و کلفتِ فرزند تو
کلفت و غم تیرے بچہ کا ہے کیا
[illegible] گفت آں غرماں روا
لشکری سے جملہ اُس شہ نے کہا
عنان عقدہ نمود او را خبیر
اُس کو اُس عقدہ سے بھی آگہ کیا
آں سپاہی گفت با میرانِ شاہ
شاہی رکنوں سے سپاہی نے کہا
حق شما را در خرد کردہ بزرگ
حق نے تم کو عقل میں برتر کیا
من کیم پیش چنیں دانشوراں
ایسے دانشمندوں میں کیا چیز ہوں

می ندانی بندگی باشد چگول
بے خبر ہے۔ ہی غلامی کس کا نام
بندگی نے از زباں بل زدلست
بندگی دل سے زباں سے ہے نہیں
نیست سودے تا نگردی با نیاز
ہے یہ لاحاصل نہ ہو جب تک نیاز
گفت لا صلوٰۃ[1] الا بالحضور
بے حضورِ دل نماز ہے نفع کیا
کاں سپاہی گفت با سلطاں چہ باز
پھر سپاہی نے کہا سلطان سے کیا
چیست مشکل چیست عقدہ ہیچ گو
کیا ہے دقت پیچ کیا ہے کچھ بتا
جملہ حال از ابتدا تا انتہا
ابتدا سے انتہا تک ماجرا
کاں ہمہ را در بلا کردہ اسیر
جسنے اُن سب کو دیا غم میں پھنسا
گفتنم پیش شما ہست از گناہ
بولنا تم سب کے آگے ہے خطا
ہم بعلم و فضل بنمودہ سترگ
نیز علم و فضل میں رتبہ دیا
کہ بگویم ہیچ قولے از زباں
کہ زباں سے بات کچھ کہہ بھی سکیں

[1] نیست نماز مگر با حضور دل لفظ حدیث این ست۔ لا صلوٰۃ الا بحضور القلب ۱۲ منہ۔

tbobaat-e-library.blogspot.com

پند گیر اے ناظر این مثنوی
اے نصیحت مثنوی کو دیکھکر

کبر الاکبر[1] بفرمودہ نبی
کر بڑوں کا وقر ہے قول نبی

ہر کہ تعظیم بزرگاں میکند
جو کہ کرتا ہے بڑوں کی عظمتیں

ہر کہ وقر شاں نہ کردہ اے پسر
جس نے ان کا وقر چھوڑا اے پسر

ہست رای وفکر تاں جملہ صواب
عقل وفکر ہے آپ لوگوں کی صواب

جملہ گفتند شش کہ اے آئینہ دل
سب کے سب بولے کہ اے آئینہ دل

عقل ما گشتہ دریں عرصہ زبوں
عقل ہماری اس میں تو کند ہو گئی

پس کجا ماندیم دانا و بزرگ
تو بڑے۔ اور عاقل ہم کیسے رہے

الغرض ما را تو شرمندہ مکن
الغرض تو ہم کو شرمندہ نہ کر

گفت اگرچہ گفتنم زیبا نبود
بولا گو کہنا مجھے زیبا نہ تھا

کہ بزرگاں را بہ پیش خود نہی
کہ بڑے لوگوں کی تو تعظیم کر

با بزرگاں پیشہ ات کن عاجزی
تو بڑوں کے سامنے کر عاجزی

رتبۂ او پیش حق عالی شود
بالیقین کے اُس کے رتبے بڑھتے ہیں

لیس[2] منا نیست یاد او مگر
ہے نہیں ہمسے۔ وہ بھولا ہے مگر

پس بفرمائید عقدہ را جواب
آپ ہی بتلائیں عقدہ کا جواب

میکنی ما را چرا خوار و خجل
کرتا کیوں ہے ہم کو تو خوار اور خجل

فکر ورای وما فتادہ سرنگوں
سوجھ بوجھ ہم سب کی ہے اوندھی پڑی

آدمی از عقل خود باشد بزرگ
آدمی تو عقل ہی سے ہیں بڑے

حل نشد از ما تو آں را حل بکن
ہم ہیں قاصر تو ہی حل عقدہ کر

امر کم فوق[3] الادب عاجز شود
حکم ادب پر راج — نے سر خم کیا

---

[1] گرامی کن بزرگاں را این حدیث ست ۱۲ منہ [2] تمام حدیث این ست۔ من لم یوقر کبیرنا ولم یرحم صغیرنا ولم یجل عالمینا لیس منا۔ یعنی ہر کہ توقیر نکرد بزرگان ما را و نہ رحم آورد بر خوردان ما را و نہ تعظیم نمود عالماں را پس نیست ز ما یعنی چنیں کارہا از مسلمانان نہ آید ۲ منہ

[3] مثل مشہور است الامر فوق الادب یعنی حکم و فرمان بالا ے ادب است ۱۲ منہ

tarikhema.org

این خطا از امر تاں گشته صواب
حکم والا سے خطا یہ ہے صواب
پس بناچاری همی گویم جواب
پس مجبوری میں دیتا ہوں جواب

آنکه بر چشمش نهاده بود دست
ہاتھ اُس کی آنکھ پر رکھا جو تھا
نام خود گفتا که نینا ونتی ست
نام نیناونتی اُس نے ہے کہا

زانکه در هندی است نام چشم نین
نین ہندی میں ہے بس نام آنکھ کا
این اشاره بود از دستش بعین
یہ اشارہ ہاتھ سے آنکھوں پہ تھا

وانکه بر سینه نهاده بود دست
اور رکھا ہاتھ سینہ پر جو تھا
از وطن گفتا که شهر چهاته است
شہر چھاتہ دیس ہے بتلا دیا

زانکه گوید هند چهاتی سینه را
چونکہ ہے چھاتی مرادف سینہ کا
آن صنم نام، مقامش کرد وا
اُسنے نام اور دیس ہے بتلا دیا

گر کسے گوید که شهرے چهاته نیست
گر کہے کوئی کہ چھاتہ ہے نہیں
نیز نینا ونتی نام ملکه نیست
نیز نیناونتی ملکہ ہے نہیں

این جوابش آنکه این دورِ سپهر
یہ جواب ہے بس کہ دورِ چرخ سے
گم نموده بے عدد سلطان و شهر
شہر اور شہ بے نشاں کتنے ہوئے

صد هزاران نامداران گم شدند
بے پتہ لاکھوں ہی نامی ہو گئے
زانقلاب و دورِ این چرخِ بلند
انقلاب اور اس فلک کے دور سے

جب تعجب گر چهاته باشد همچنین
کیا عجب ایسا ہی ہووے چھاتہ بھی
نیز نینا ونتی دختِ مه جبیں
اور نیناونتی نام ملکہ بھی

گم شده باشد نشان و نام شاں
گم ہوا ہو نام اور اُن کا نشاں
هم شده باشد فنا تاریخ آں
مٹ گئی ہو اُس کی تاریخ اے میاں

ان ما فی دار دنیا ذو فنا
جو ہے دنیا میں سو ہے اُس کو فنا
ان ما فی دار عقبےٰ ذو البقاء
جو ہے عقبیٰ میں سو ہے اُس کو بقا

لہ ہر آئینہ ہر چہ در دار دنیاست فانی است و ہمانا ہر چہ در آخرت است باقی و است ... چنانچہ دریں زمانہ ہم پرگنہ ایست مسمی بہ چھاتا

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

چشم عبرت برگشا و در نگر

کھول آنکھ عبرت کی اور تو غور کر

گاہ شام و گاہ لیل و گہ سحر

گاہ شام اور گاہ رات اور گہ سحر

تندرستی گاہ و گہ بیماری ست

ہے کبھی صحت کبھی بیماری ہے

آں یکے اندر بلا گشتہ اسیر

ایک وہ تو ہے مصیبت میں اسیر

آں یکے در خرمی خورسند و شاد

اک بجاتا چین کی بنسی ہے یار

آں یکے مشغول طاعاتِ خدا

ایک طاعت میں خدا کی ہے لگا

شد زبانِ معترض بند اشرفا

معترض کی بند ہے اشرف زباں

چونکہ حل کرد آں سپاہی عقدہ را

لشکری نے جب وہ عقدہ حل کیا

شاہ داد انعام او را بیشمار

شاہ نے بخشش دی اُس کو بیشمار

گفت اے حلاّل حل کردی گرہ

بولا عقدہ حل کیا مشکلکشا

ہمچنانکہ حل نمودی عقدہ را

جیسے تو نے عقدہ کو ہے حل کیا

بیشود عالم چگوں زیر و زبر

کیسے دنیا ہوتی ہے زیر اور زبر

در وطن گاہے اقامت گہ سفر

دیس میں رہنا کبھی اور گہ سفر

جائے عدل و جائے دل آزاری است

عدل اک جا اک جا دل آزاری ہے

واں دگر پوشیدہ سنجاب و حریر

دوسرا پہنے ہے سنجاب اور حریر

واں دگر دادہ بغم عمرش [illegible]

اک نے اپنی عمر غم میں کی ہے یار

واں دگر مشعوف با حرص و ہوا

دوسرا حرص و ہوا میں مبتلا

زود باز آ و بیان کن قصہ را

جلد لوٹو اور کرو قصہ بیاں

گفت ہر یک مرحبا [illegible]

بولا ہر اک شاد باش اور واہ وا

کرد بر فرقش جواہر [illegible]

اُس کے سر پر سے کئی موتی نثار

آفریں بادا ترا اے مردِ [illegible]

تجھ کو ہے شاباش اے مردِ خدا

ہمچنیں تدبیر وصلِ او نما

ویسے ہی تدبیر ملنے کی بتا

tarikhema.org

گر شود لشکر کشی نافع دراں
فوج اُس میں بھیجنا گر ہو مفید

گر شود قاصد فرستادن مفید
ایلچی کا بھیجنا نافع ہو گر

یا ببر ہمراہ خود شہزادہ را
یا تو اپنے ساتھ لڑکا لیتا جا

یا نشد تدبیر دیگر غیر ازیں
یا کہ ہو تدبیر اور اس کے سوا

چارہ کن دیر و تاخیرے مکن
کر علاج اور ڈھیل ڈھال ہرگز نکر

آں سپاہی گفت اے با عز و شاں
عالی جاہا اُس سپاہی نے کہا

والدِ آں دخترِ نازک بدن
اے حضور اُس نازنیں لڑکی کا باپ

نیز از قاصد نباشد ہیچ کار
ایلچی سے بھی نہ ہوگا کوئی کام

کہ بجز عاقل نجوید وصل کس
کہ خرد ور ہی سے وہ شادی کرے

ہر کہ پیغامِ وصالش میدہد
جو ہے دیتا اُس کی شادی کا پیام

ہمچنیں حالے باشد بدرگاہِ خدا
ایسے ہی درگاہِ حق میں ہوویگا

پس بگو کردہ شود تا ہمچناں
تو بتا ہم بھیجدیں فوج مزید

پس فرستم مرد دانا و حمید
تو میں بھیجوں مرد عاقل خوش سیر

تا باں دختر رسائی کن ورا
حتیٰ اُس لڑکی کے واں پہنچا ذرا

پس بگو کردہ شود تا ہمچنیں
تا کہ کی جاوے وہی سو وہ بتا

تا کہ باشد دُور ایں رنجِ کہن
تا مصیبت دور ہو یہ اے پسر

نیست از لشکر کشی سودے عیاں
ہے چڑھائی سے بتاؤ نفع کیا

ہست سلطانِ عظیم و صف شکن
ہے بہادر اور شاہنشاہ آپ

زانکہ کردہ شرطِ آں زیبا نگار
کیونکہ اسنے یہ کیا ہے التزام

ورنہ تنہا بگذراند عمر و بس
عمر بھر ورنہ کنواری ہی رہے

بیندش ہم امتحانش میکند
دیکھکر ہے جانچتی اُس کو مدام

امتحانِ نیک و بد روزِ جزا
نیک و بد کا امتحاں روزِ جزا

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
toobaa-elibrary.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

ہر کرا آنامہ فتد در دستِ راست [1]
جس کے سیدھے ہاتھ میں نامہ پڑے
وانکہ در دستِ چپش نامہ فتد
جس کے اُلٹے ہاتھ میں خط آپڑے
ہمچنین [2] باشد گذر بر پُل صراط
ہو گذرنا پُل پہ جو ہے پل صراط
کافران و فاسقان و فاجران
بدچلن۔ بدکار اور منکر جو ہیں
ہمچنین [4] میزان باشد امتحاں
اک ترازو سے بھی ہوگا امتحان
فی نعیم [5] من ثقل میزانہٗ
پلہ بھاری والا جنت میں بسے
پس نخواہد شد ز قاصد اکتفا
ایلچی سے کام چلنے کا نہیں
ور رود شہزادہ خود در شہر او
جائے شہزادہ اُس کے واں اگر
ویں نگینِ خاتمِ سلطانِ ما
مہر شاہی کے نگینہ نے ابھی

او بعیش و خورمی ہا دائماست
وہ ہمیشہ عیش و عشرت میں رہے
شد ہلاک و راست در دوزخ رسد
ہو تباہ اور سیدھا دوزخ میں گرے
عابر [3] بالخیر یخلد فی النشاط
خیر سے گذرا کرے دائم نشاط
سرنگوں افتند در دوزخ ا...
مُنہ کے بل دوزخ میں سب جا گریں
از پئے اعمال نیکان و بد...
نیک و بد کے کام کا اس کو تو جان
فی جحیم من کثر عصیانہ
ہوں گنہ زائد تو دوزخ میں پڑے
تا نہ او خود بیند ایں شہزادہ را
ہاں وہ خود اس لڑکے کو دیکھے وہیں
کرد خواہد قدر عقلش ...
اک نظر ڈالے گی اس کی عقل پر
کہ نمودہ جان خود بروے ...
جنے اُس پر جاں نثار اپنی ہے کی

[1] کما قال اللہ تعالیٰ۔ فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فیقول ہاؤم اقرؤا کتابیہ الخ واما من اوتی کتابہ بشمالہ فیقول یالیتنی لم اوت کتابیہ
[2] کما قال اللہ تعالیٰ وان منکم الا واردہا ۱۲ منہ مدظلہ۔
[3] گذرندہ بخیریت خواہد ماند ہمیشہ بہ شادمانی ۱۲ منہ۔
[4] کما قال اللہ تعالے ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ فلا تظلم نفس شیئاً ۱۲ منہ۔ [5] در جنت است ہر کہ ترازوئے او گراں شد در دوزخ ست آنکہ نافرمانی او بسیار شد کما قال اللہ تعالیٰ فاما من ثقلت موازینہ الخ ۱۲ منہ مدظلہ۔

tarikhema.ir
mandegar tarikhema.org
tooba-e-library.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

ہم ندیدہ گرم و سردِ ایں جہاں
بے خبر دنیا کے گرم و سرد سے

نیست پختہ ہست طفل و خام کار
ہے نہیں پکا۔ ہے بچہ۔ بے خبر

ترسم اندر امتحاں خامی کند
ڈرتا ہوں میں جانچ میں پورا نہ ہو

گفت شہ ہرگہ شوی ہمراہ او
شاہ بولا جب تو اُس کے ساتھ ہو

گفت زامرت نیست انکاری مرا
بولا تیرے حکم سے انکار کیا

لیک معذورم ازیں خدمت شہا
پر میں اس خدمت سے معذور ہوں شہا

رخصت من ختم شد اے شہریار
ختم رخصت ہوگئی میری جناب

گفت سلطاں دور افگن ایں خیال
بولا سلطاں دور کر دے یہ خیال

نصف مُلکِ خود بتو بخشش کنم
تجھ کو آدھی سلطنت بخشوں ابھی

گفت للہ المنن طامع نیم
بولا شکر اللہ کا میں طامع نہیں

لیک وعدہ زود واپس آمدن
پر ہے وعدہ جلد واپس ہونے کا

نے چشیدہ تلخ و شیرینِ زماں
کچھ نہ چکھے تلخ و شیریں وقت کے

نیست عاقل ہست بل غفلت شعار
سیدھا ہے۔ بھولا ہے شہزادہ مگر

وز مرادِ خویش ناکامی کند
اپنے مطلب میں کہیں بگڑا نہ ہو

گر د خواہی نظم بر طرز نکو
تو کرے تدبیر وہ ہو خوب جو

حکم تو از جان و دل آرم بجا
جان و دل سے حکم لاؤں میں بجا

نوکری خود دگر جا کرد وا
نوکری اپنی یہاں کی اور جا

باشد آنجا انتظارِ بیشمار
انتظار ہوگا وہاں پر بے حساب

گر میسر شد ز تدبیرت وصال
ہو اگر تدبیر سے تیری وصال

پس غنی باشی ز دینار و درم
سُو درم دینار سے ہو تو غنی

از دل و جاں شاہ را خدمت کنم
جاں سے خدمت آپکی کردوں کہیں

کردہ ام آنجا من اے شاہِ زمن
کرلیا میں نے وہاں شاہنشہا

tpobaatelibrary.blogspot.com

ایفاء وعدہ

خلف وعدہ در شریعت ناروا ست
خلف وعدہ شرع میں ہے ناروا
خلف[1] وعدہ از علامات نفاق
خلف وعدہ ہے منافق کا نشان
گفت سلطان نیست خلف وعدہ ایں
بولا شہ ہے خلف وعدہ سے بعید
خلف[2] وعدہ معنی آنست اے فتا
خلف وعدہ سے ہے مطلب صاحبا
ورنہ گر مانع قوی آید بہ پیش
ورنہ شرعی مانع پیش آئے اگر
لم یف للعذر لا اثم علیہ
عدم ایفا عذر سے ۔ جرم ہے نہیں
گفت مانع چیست از ایفا مرا
بولا ایفا سے مجھے مانع ہے کیا
گفت مانع چیست از حکم قوی
بولا میرے حکم سے مانع بڑا
زانکہ ناید غیر تو از ہیچ کس
تجھ سوا جتنے ہیں سب ہیں اس میں پست
الغرض[3] ہر چند کردہ عذرہا
الغرض بہتیرے عذر اس نے کئے

کردن ایفاء وعدہ را حکم خدا ست
وعدہ پورا کرنا ہے حکم خدا
یخلف المیعاد اصحاب الشقاق
خلف وعدہ تو مخالف ہی سے جان
کہ وعید شرع باشد
ہے شریعت کی نہیں اس میں وعید
کہ نباشد نیتش زاول
ہو شروع ہی سے نہ نیت ہیں وفا
زاں وفا کردن نتاند وعد
اس سے عذر اور وعدہ کو پورا نک
لیس ذنب عائدا اصلا
کچھ گنہ عائد نہیں مطلق کہیں
کہ شوم معذور نزدیک خدا
جو میں ہوں معذور نزدیک خدا
حیلہا بگذاری و ہم
کیا ہے ۔ حیلے چھوڑ اور تو
نظم و نسق کار تو دانی و
جانتا تو ہی ہے اس کا بندوبست
یک نشد مسموع آں فرما
کچھ نہ آیا دھیان میں اس شاہ کے

[1] در حدیث است اربع من کن فیہ فھو منافق خالص وان صلی وصام وزعم انہ مسلم وان کانت فیہ خصلۃ منھن ففیہ شعبۃ من النفاق حتی یدعہا من اذا حدث کذب واذا وعد خلف واذا ائتمن خان واذا خاصم فجر وفی روایۃ واذا عاہد غدر و معنی مصرعہ تالی خلاف وعدہ میکنند صاحبان مخالفت [2] وعدہ وفا نکرد بجہت عذرے گناہ نیست برو ہرگز گناہ برو عائد نیست ۱۲ منہ مدظلہ ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

tarikhema.org

چوں ندیدہ چارہ جز امتثال — منقطع کردہ جواب و ہم سوال
جب نہ دیکھا ان لینے کے سوا — کوئی چارہ۔ گفتگو کو بس کیا

گفت بہتر میروم ہمراہ او — میکنم تدبیر بر طرز نکو
بولا اچھا جاؤں گا میں ہمرکاب — کرتا ہوں میں انتظام لاجواب

پس مہیا کرد سلطاں زاد راہ — کرد ہمرہ لشکر و فوج و سپاہ
تب مہیا شہ نے زادِ رہ کیا — فوج و لشکر اوس کے ہمرہ کر دیا

آں سپاہی مرد گفت اے بادشاہ — احتیاجے نیست با فوج و سپاہ
وہ سپاہی آدمی کہنے لگا — عالی جاہا فوج و لشکر ہو گا کیا

بندہ و شہزادہ تنہا می روند — زود واپس گشتہ در خدمت رسند
فدوی اور شہزادہ تنہا جائینگے — لوٹ کر خدمت میں جلد آجائیں گے

ز آنکہ در خلوت بباید کار راست — در کثرت آں درستیہا کجاست
جیسا خلوت میں ہو کام اچھا میاں — خوبیاں وہ پیارے جلوت میں کہاں

لو بگفت پیغمبر سلامت وحدت ست — صد ہزار آفات اندر کثرت ست
ہے سلامت وحدت میں قولِ بشیر — اور کثرت میں ہیں آفاتِ کثیر

سرو آزاد ست و تنہا از ثمر — می شود محفوظ ز آفاتِ حجر
سرو ہے بے پھل اور آزاد ہے مدام — ڈھیلے پتھر کی نہیں آفت سے کام

تو تنہا قلب خود را صاف کن — کوش و مثل آئینہ شفاف کن
تو اکیلا اپنے دل کو صاف کر — خُب جا مثل آئینہ شفاف کر

تا کہ عکسِ نورِ حق در وے فتد — ینکشف للقلب اسرار الصمد
جھلکے اُس میں تا کہ نورِ ایزدی — دل میں آویں رازہائے سرمدی

بر دلِ تو او فتادہ صد حجاب — ورنہ نورش اظہر ست از آفتاب
تیرے دل پر ہیں پڑے صدہا حجاب — ورنہ کم اُس نور سے ہے آفتاب

لے لفظ حدیث این ست السلامۃ فی الواحدۃ ۱۲ منہ سکے ہویدا خواہد گشت بر اُں کے دل رازہائے خدا ۱۲ منہ منطا

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
tooba-library.blogspot.com

tarikhema.org

گر نہ بیند شپرک خورشید را

شپرہ دیکھے نہ گر خورشید کو

بلکہ در چشمش قصورے ظاہر ست

بلکہ اُس کی آنکھ میں خود ہے کمی

ہمچنیں چشم تو کورست اے مرید

یوں ہی نابینا ہے تو کہتا ہوں میں

اشرفا باز آ کہ قصہ گفتنی ست

لو تو اے اشرف کہ قصہ کہنا ہے

الغرض شہزادہ و مرد عقیل

الغرض شہزادہ اور مرد عقیل

سوئے شہر آں صنم راہی شدند

اُس صنم کے شہر کو راہی ہوئے

ہم بیابانہا ترا در پیش ہست

ہیں بیاباں تیرے آگے بھی کثیر

ہیچ دانی کز پئے رہ چیست زاد

کچھ خبر ہے توشہ کیا ہے راہ کا

اتق اللہ فیحبک المتین

ڈر خدا سے تجھ کو چاہیگا خدا

راہ دور ست و مہیا نیست ہیچ

دور ہے رہ اور نہ کچھ ساماں کئے

پس نمی باشد ازیں نفی ضیا

روشنی کی نفی اس سے تو نہ ہو

نور ز تاریکی بری و طاہر ست

اور تاریکی سے سورج ہے بری

ورنہ اقرب نحن من حبل الورید

ورنہ شہ رگ سے بھی ہم نزدیک ہیں

اندرون شہر چھاتہ رفتنیست

شہر چھاتہ میں بھی تو اب جانا ہے

زاد رہ بگرفتہ ہم قدر قلیل

زادرہ بھی لیکے کچھ قدر قلیل

گاہہا اندر بیابانہا زدند

اور بیابانوں کو طے کرنے لگے

ہیچ زادے ہم مہیا ہمرہ ست

توشہ کچھ ہے ساتھ بھی رکھتا فقیر

گفت رب ما کہ تقویٰ خیر زاد

تقویٰ بہتر توشہ ہے حق نے کہا

انہ قال یحب المتقین

متقی کا پیار جو دا جس نے کہا

پس چگونہ بگذری ازین پیچ

کیسے جائے گا رہ پر پیچ سے

لہ اشارہ است بآیت کریمہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنی ما نزدیک تریم باو از رگ گردن ۱۲ منہ تلہ پرہیزگاری توشہ نیک ست

اشارہ است بآیت کریمہ تزودوا فان خیر الزاد التقویٰ ۱۲ منہ سلہ یعنی بترس از خدا محبوب خواہد داشت ترا ہر آئینہ او گفتہ

است یحب المتقین اے او دوست می دارد پرہیزگاراں را ۱۲ منہ مدظلہ

tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
pdf.tarikhema.org
toobaa-library.blogspot.com

هست در پیشت منازلہا سخت — کن مہیا زادرہ اے نیک بخت
گھاٹیاں ہیں سامنے تیرے بھی سخت — زادرہ تیار کر اے نیک بخت

زادراہے رابکن با خود رفیق — تا کہ درماندہ نباشی در طریق
زادرہ کو اپنا تو ساتھی بنا — تا نہ ہو رہ میں پریشان اے فتا

گر پئے یک روز می سازی سفر — زادرہ دو چند بنہی پیشتر
گر تو اک دن کا بھی کرتا ہے سفر — دو گنا ہے توشہ رکھنا بیشتر

بس عجب کہ میروی دور و دراز — نصف توشہ نیست ہم اے پاکباز
ہے اچنبھا جارہا دور و دراز — توشہ آدھا بھی نہیں اے پاکباز

زیں فزوں تر زیں چہ باشد احمقی — کہ سفر دور ست و دستِ تو تہی
اس سے بڑھکر اور نادانی ہو کیا — ہاتھ خالی اور سفر ہے دور کا

بود مردے در عزیزانِ شہے — بے خبر از کارِ دنیا می بُدے
مرد اک تھا ایک سلطاں کا عزیز — دنیوی کاموں سے تھا وہ بے تمیز

کارِ دنیا چیست باطل سر بسر — خاک افگن بر سرِ ایں سیم و زر
کام دنیا کا ہے باطل سر بسر — خاک ڈال اس مال و زر پر اے پسر

از خدا غافل کند ایں سیم و زر — ترک کن دنیا و ما فیہا پسر
کرتا غافل ہے خدا سے مال و زر — دنیا و مافیہا کو تو بس ترک کر

لعنۃ اللہ[1] علی ما یبعد — قلب عبد اللہ عمّن یعبد
لعنت اللہ کی ہے اُس پر جو کرے — دور ۔ دل کو بندے کے معبود سے

الغرض آں مردِ دیں را مردماں — می نمودندے شمار از احمقاں
الغرض اُس مردِ دیں کو آدمی — سب سمجھتے پاگل اور احمق سڑی

شاہ ہم پنداشتے او را چنیں — کانَ[2] عاقل عندَ ربّ العالمین
شہ بھی اُس کو یوں ہی کرتا تھا شمار — پر وہ تھا نزدیک رب کے ہوشیار

۱ لعنت خدا بر آں چیز کہ دور گرداند دل بندہ را کہ پرستیدہ میشود ۱۲ منہ   ۲ حالانکہ او خردمند بود نزد خدائے تعالیٰ ۱۲ منہ

tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
tpobaa-e-library.blogspot.com

tarikhema.org

اے بسا عاقل بہ نزدیکِ خدا
وا ہیں بہت - نزدیک رب کے ہوشیار

عقل دنیا را ہمی گویند عقل
دنیوی دانش کو کہتے ہیں وہ عقل

عقل گفتن عقلِ جزوی را خطا
عقل کہنا فہم جزوی کو خطا

عقلِ کُلّی را بگفتہ مصطفےٰ
عقلِ کُلّی ہی کو حضرت نے کہا

عقلِ کُلّی از صفاتِ انبیا
عقلِ کُلّی انبیا کی شان سے

عقل جزوی گر شدے کافی درس
عقل جزوی ہوتی گر کافی اخی

لیک حالِ مردمان معکوس شد
حال لوگوں کا ہے پر پلٹا ہوا

گر کسے باشد منافق پُر دغا
جو منافق اور ہو اہل دغا

بے خبر باشد کسے گر زیں جہاں
بے خبر ہو اس جہاں سے کوئی گر

خلق گوید عاقلاں را عاقلاں
خلق غافل کو ہے کہتی با ذکا

جاہلاں را می شمارد عالماں
جاہلوں کو اہل علم ہے جانتی

مردماں دانند بس احمق ورا
جن کا نادانوں میں کرتے ہیں شمار

بر خلافِ مقتضائے عقل و نقل
جو سراسر ہے خلافِ عقل و نقل

عقلِ کُلّی عقلِ دین ست اے فتا
فہم دینی عقلِ کُلّی ہے فتا

عقل[1] اول ما خلق ربّ العلا
حق نے پہلے عقل کو پیدا کیا

عقلِ کُلّی میرساند تا خدا
عقلِ کُلّی دے ملا حق سے تجھے

پس ولی گشتے رئیس الملحدیں
تو رئیس الملحدیں ہوتا ولی

عقل ورائے شاں ہمہ منکوس [illegible]
سست ان سب کی ہوئی فہم و ذکا

مردماں دانند بس عاقل ورا
جانتے اس کو ہیں با فہم و ذکا

پس شمارندش ز جملہ احمقاں
اس کو احمق جانتے ہیں بیخبر

عاقلاں را می شمارد ابلہاں
عاقلوں کو ہے سمجھتی وہ بڑا

گمرہاں را می شمارد ہادیاں
گمرہوں کو ہادی وہ ہے مانتی

[1] در حدیث است اول ما خلق اللہ العقل سے پیشتر [illegible] ہر چہ کہ آفرید خداوندگار خرد است [illegible] منہ مدظلہ

tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

عالمان و ہادیاں گشتند گم
عالم اور ہادی ہوئے یا رو فنا
فوت گشتند آں ہمہ مردانِ پاک
وہ مقدس لوگ سب ہی چل دیئے
اے کجا رفتند آں مردانِ راہ
ہائے وہ صوفی کدھر کو چل دیئے
اے کجا رفتند پاکانِ خدا
ہائے پاکانِ خدا کس جا گئے
اے کجا رفتند سلطانانِ دیں
ہائے سلطانانِ دیں کس جا گئے
اے کجا رفتند دیں را حاملاں
ہائے جو حامل تھے دیں کو کیا ہوئے
اے کجا رفت آں ز بوئے وگل غنی
ہے کہاں جو بوئے وگل سے تھے غنی
بود امِ ہند و عرب را پیشوا
تھے عرب اور ہند کے وہ پیشوا
کو می نمودے یک نگاہ
جس کے اوپر ڈالدیتے اک نگاہ
دستگیرِ مستفیدانِ طریق
سالکانِ رہ کے تھے وہ دستگیر

اتخذتم[1] جاہلین را سکم
گم ہوں کو رہنما تم نے کیا
اے کجا رفتند اندر زیرِ خاک
ہائے وہ زیرِ زمیں کیا چل بسے
اے کجا رفتند مقبولانِ شاہ
ہائے پیارے حق کے کس جانب گئے
اے کجا رفتند شاہانِ ہدیٰ
ہائے شاہانِ ہدیٰ کس جا گئے
اے کجا رفتند آں اہل الیقیں
ہائے وہ اہلِ یقیں کس جا گئے
اے کجا رفتند جمعِ کاملاں
ہائے کامل لوگ سب کس جا گئے
یعنی مولانا شہ عبد الغنی
ہیں وہ مولانا شہ عبد الغنی[2] وفات ۱۲۹۵ھ
نیز روم و شام را بُد رہنما
نیز روم و شام کے تھے رہنما
می شدے واصل بدرگاہِ الٰہ
اس کو حاصل ہوتا بس قربِ الٰہ
طالباں را در حقیقت بُد رفیق
طالبوں کے تھے طریقت میں وہ پیر

[1] گرفتید شما گمراہ را رہنمائے خود ۱۲ منہ۔

[2] مولانا شاہ عبد الغنی صاحب علیہ الرحمۃ اصلش از دہلی است پیش از ارادہ ہجرت بسوئے مدینہ منورہ شتافت و بتہ پنجم محرم ۱۲۹۵ھ این مسیحی سرا گذاشت ۱۲ منہ مظلہ۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
tpobaa-library.blogspot.com

tarikhema.org

بود کامل ہم بعلم ظاہری
علم ظاہر میں تھے اچھے مولوی

اے کجا رفت آں تقی و آں نقی[1]
اف کہاں ہیں وہ تقی اور وہ نقی

بود دریائے بعلم ظاہری
علم ظاہر میں وہ دریائے عظیم

صورتش چوں خضر و سیرت چوں ملک
تھے ملک سیرت میں صورت خضر سی

در کلامش آں چناں تاثیر بود
گفتگو میں اُن کے یہ تاثیر تھی

قطب کامل بود و مقبولِ خدا
قطب کامل اور مقبولِ خدا

ہست او را یک خلیفہ اے ہمام
اک خلیفہ بھی تھے اُن کے اے ہمام

پرتوِ مرشد درو جلوہ گر ست
اُن میں مرشد کا ہے پرتو جلوہ گر

یا الٰہی دار او را بالدوام
یا الٰہی رکھ انھیں تو بالدوام

اے کجا رفت آں بعلم دیں امیر
اف کدھر ہیں علم دیں کے وہ امیر

بود شیخے در احادیث نبی
تھے احادیث نبی میں شیخ بھی

مولوی شیخ محمد تھانوی
مولوی شیخ محمد تھانوی

بحر مواجے بعلم باطنی
علم باطن میں تھے اک بحر عظیم

ہمتِ او بود عالی از فلک
آسماں سے اُن کی ہمت تھی بڑھی

مردماں را ہوش و صبر از دست بود
ہوتی لوگوں میں تھی پیدا بیکلی

یا الٰہی پوشش در رحمت خدا
یا الٰہی ان کو رحمت میں چھپا

قاضی اسماعیل منگلوریست نام
قاضی اسمٰعیل منگلوری ہے نام

رتبۂ او از فلک بالاتر است
مرتبہ اُن کا فلک سے بالاتر

بر سرِ طلاب و جملہ خاص و عام
خاص و عام اور طالبوں پر بھی مدام

مولوی احمد علی بے نظیر
مولوی احمد علی بے نظیر

[1] شاگرد رشید جناب مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی وطن آپ کی تھا جڑانا تاریخ وفات ۱۲۹۶ھ مادہ تاریخ اختر نا ہم ۱۲ منہ سہ

toobaa-elibrary.blogspot.com
pdf.tarikhema.org
mandegartarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

در سہارنپور بود اورا وطن
تھا سہارنپور میں اُن کا وطن

منبعِ فیض و عطا بود آں جناب
چشمۂ فیض و عطا تھے وہ جناب

بود عابد متقی و پارسا[1]
تھے وہ عابد متقی اور پارسا

صد ہزاراں اند شاگردانِ او
لاکھوں ہی شاگرد اُن کے ہوگئے

اے کجا رفت آں مدار ابتدا
اُف کدھر ہیں وہ مدار ابتدا

آیتے بودہ ز آیاتِ خدا
اک نشانی تھے ز آیاتِ خدا

بود اخلاص نیکو بے سہیم
تھے خوش اخلاقی میں بیشک بیبدل

منبعِ علمِ لدنی بود آں
چشمہ علم لدنی تھے میاں

حامیِ اسلام و دینِ احمدی
حامی اسلام اور دیں نبی

مرشدِ موصل برائے طالباں
مرشد موصل تھے بہرِ طالباں

بُد محدث ہم فقیہ اندر زمن
تھے محدث اور فقیہ اہلِ زمن

بود جاری فیضِ او چوں آفتاب
فیض اُن کا جاری مثل آفتاب

معدنِ جود و سخا کانِ عطا
کھان تھے بخشش کی اور کانِ سخا

با مروت بود و با خلقِ نکو
با مروت اور خوش اخلاق تھے

وفات ۱۲۹۷ھ

آں محمد قاسمِ مولائے ما
وہ محمد قاسم آقائے ما

منبعِ جود و سخا کانِ عطا
چشمۂ جود و سخا کانِ عطا

۲۷ سابقِ[2] الاقران با لخلق العظیم
ہم زماں سے وہ گئے آگے نکل

وقت تقریرش بُدے گوہر فشاں
وقت تقریر ہوتے تھے وہ درفشاں

رد کنِ جملہ ہنود و پادری
ہارے اُن سے کتنے ہندو پادری

ہادیِ کامل برائے گمرہاں
ہادی کامل تھے بہر گمرہاں

[1] وطن حضرت قصبہ نانوتہ است بفتح ہر دو نون در ضلع سہارنپور قیام بہ دیوبند می بود مزار شریف ہم دراں ست مادہ تاریخ وفات مرد فخرِ علما ہاسے ہاسے ۱۲۹۷ھ ۱۲ منہ مدظلہ ۔

[2] سبقت بردہ بود بر ہمعصران خود در خلق بزرگ ۱۲ منہ مدظلہ ۔

pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

داشت صرفِ علمِ دیں ہمت بلند

عزم عالی علم دیں میں صرف تھا

مہتمم جملہ مدرس بے نظیر

مہتمم اور سب مدرس بے نظیر

آنکہ سازد مدرسہ را اہتمام

ہیں جو کرتے مدرسہ کا اہتمام

عقل کامل دارد و رائے صواب

عقل کامل رکھتے ہیں رائے صواب

خُلق چوں خُلقِ عظیمِ انبیا

خُلق تھا جیسا کہ خُلقِ انبیا

رہنمائے غاویان و گمرہاں

بھولے بھٹکوں کے لئے ہیں رہنما

ہم شریکِ مشورہ اے نورِ عین

ہیں شریک مشورہ اے نورِ عین

عامل کامل ولی مردِ خدا

اچھے عامل اور ولی مردِ خدا

ہم جلالی ہم جمالی شانِ او

تھی جمالی اور جلالی ان کی شان

نقش و تعویذش مثال نقش قدر

نقش و تعویذ ان کا گویا نقش قدر

مدرسہ گردہ بنا در دیوبند[1]

دیوبند میں مدرسہ بنوا دیا

فیضِ شاں لامع چو خورشید منیر

فیض روشن مثل خورشید منیر

ہست مولانا رفیع الدین ہمام

ہیں وہ مولانا رفیع الدیں ہمام

عقل اول ہست شاگرد جناب

یعنی عقل اول فلاسفہ

عقل اول ہی ہے شاگرد جناب

طالبِ راہِ خدا را پیشوا

طالب راہِ خدا کے پیشوا

ہادیِ راہِ خدائے مستعان

رہنما و ہادئے راہِ خدا

ہست حضرت حاجیِ عابد حسین

یعنی حضرت حاجی عابد حسین

پائے او بر پائے فخرالانبیا

پیرو سنت کے فدائے مصطفےٰ

کانِ حلم و مخزنِ خلق

حلم و خوش خُلقی کے مخزن اور کان

فیضِ او بر خاص و عامی مثل بدر

فیض اُن کا عام مثل مہر و بدر

[1] دیوبند قصبہ ایست در ضلع سہارنپور آنجا مدرسہ ایست بزرگ تعمیر مدرسہ قابل دید است جناب مولانا استاذنا مولوی محمد یعقوب صاحب تاریخ تعمیر داشتہ عمارات یافتہ اند ۱۲ منہ ۔ وقت نظم کتاب ہذا بقید حیات بودند ۱۲ منہ ۔ بالفتح و التحریک اندازہ و حکم خدا ۱۲ منہ ۔ عامی در اصل بتشدید میم است منسوب بہ عامہ فارسیاں حرف مشدد را اکثر مخفف سازند ۱۲ منہ ۔

tarikhema.org
mandegaritarikhema.org
tarikhema.ir
tooba-e-library.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

ششش مدرس هست اندر مدرسه — هر یکے استاد کامل آمده
چھ مدرس مدرسہ میں ہیں جناب — ہے ہر اک استاد کامل لاجواب

مولوی یعقوب[1] صاحب اولیں — عالمِ جملہ فنِ دنیا و دیں
مولوی یعقوب صاحب ہیں بڑے — دین و دنیا کے فنوں ہیں جانتے

هم بعلم باطنی دارد کمال — هست مقبولِ خدائے ذو الجلال
علم باطن میں رکھتے ہیں کمال — ہیں وہ مقبول خدائے ذو الجلال

مرشدِ کامل و ولی بے بدل — عابد و زاہد نقی و بے خلل
شیخ کامل اور ولی بے نظیر — عابد اور زاہد مصفا بے نکیر

هست بحرِ کامل و استادِ کل — اوست جز اکمل استاد اجل
ہیں سمندر اور سب کے استاد — ہیں بڑے طباع مولا کی ہے داد

دومیں آں سالک شرع نبی — مولوی رشید[2] احمد دہلوی
دوسرے وہ سالک شرع نبی — سید احمد مولوی ہیں دہلوے

صفتِ ذہنِ او اگر سازم رقم — ختم نبود بشکند صدہا قلم
ذہن کی اُن کے صفت گر ہو رقم — ختم تو ہووے نہ ٹوٹیں قلم

عالمِ معقول و علم فلسفه — هم ریاضی[3] و علوم مشکله
ختم تھی معقول و علم فلسفہ — اور ریاضی اور علوم مشکلہ

پارسا و متقی، کم گو، حلیم — هم سخی و هم جواد و هم کریم
پارسا اور متقی کم گو حلیم — تھے سخی اور تھے جواد اور تھے کریم

[1] وقت نظم ایں کتاب دریں دار فانی تشریف می داشتند ۱۲ منه۔

[2] وقت تصنیف ایں کتاب زندہ بودند ۱۲ منه مدظلہ۔

[3] اگرچہ ریاضی ہم از اقسام علوم فلسفہ است لیکن وجہ تخصیص اینکہ جناب مولانا بالخصوص در فنون ریاضیہ ید طولی می داشتند بہ کمال مہارت ایں فنون مشہور و معروف ۱۲ محمد یعقوب۔

tarikhema.org mandegar.tarikhema.org tarikhema.ir pdf.tarikhema.org tobaa-elibrary.blogspot.com

سومیں آں متقی نامور
تیسرے وہ نامور ہیں متقی
در حدیث و فقہ و تفسیر و اصول
فقہ اور تفسیر حدیث اور نیز اصول
یلمعی و لوذعی دریائے علم
قابل اور ہشیار اور دریائے علم
بر زبانش ہست مضمونِ کتاب
ہے زبان پر اُن کی مضمون کتاب
چارمیں آں صاحب ذہن و ذکا
چوتھے صاحب، صاحب ذہن و ذکا
ذہن کامل دارد و فکرِ سلیم
رکھتے کامل ذہن ہیں فکر سلیم
عالمِ معقول و منقول ست آں
عالم معقول اور منقول ہیں وہ
فہم ثاقب دارد و عقلِ رسا
رکھتے روشن فہم ہیں عقل رسا
پنجمیں استاد درسِ فارسی
پانچویں استاد درس فارسی
آں ششم از بہر قرآن مجید
اور چھٹے قرآں پڑھانیکو ہیں یار
ہست یک منشی امیناں را امام
ایک منشی ہیں امینوں کے امام

مولوی محمود صاحب خوش سیر
خوش سیر محمود صاحب مولوی
شہرتے کامل بدارد در فحول
ان میں ہیں مشہور خوب ان کو نہ بھول
منبع خلق و تواضع کانِ حلم
چشمہ خلق و تواضع کان حلم
ہست تقریرش چو بارندہ سحاب
ان کی تقریر ہے کہ بارندہ سحاب
شیخ محمود حسن مولائے ما
شیخ محمود حسن سردار ما
فطرتِ عالی و طبعِ مستقیم
عالی فطرت اور طبع مستقیم
نزدِ اہلِ فضل مقبول ست آں
فاضلوں کے پاس بھی مقبول ہیں وہ
متقی و صالح ست و پارسا
متقی ہیں۔ نیک ہیں اور پارسا
مولوی منفعت صاحب تقی
منفعت صاحب تقی ہیں مولوی
یعنی حافظ نامدار خاں سعید
ہیں پٹھان اور نیک حافظ نامدار
مردِ دیں منشی سراج الحق بنام
دیندار۔ ان کا سراج الحق ہے نام

لہ ہنگام تصنیف ایں کتاب زندہ بودند ۱۲ منہ مدظلہ۔ لہ ہر دو وقت تصنیف کتاب زندہ بودند ۱۲ منہ مدظلہ۔

یا خدا ایں مدرسہ قائم بدار
باقی رکھ اس مدرسہ کو کردگار
فیض عام مدرسہ تا دائم ست
مدرسہ کا عام فیض ہے جبتک
چونکہ مولانا ازیں دار الفنا
جب سے مولانا نے یہ دار الفنا
مدرسہ راشد مربی سرپرست
مدرسہ کے ہیں مربی اک جناب
یعنی مولانا رشید احمد ولی
ہیں وہ مولانا رشید احمد جناب
متقی و حافظ خیر الکلام
متقی اور حافظ خیر الکلام
ہم محدث ہم فقیہ و ہم وجیہ
ہیں محدث اور فقیہ اور ہیں وجیہ
ہم خلیفہ خاص آں کامل ولی
ہے خلیفہ خاص اُن کامل کا نام
آنکہ فیضش ہست مثلِ آفتاب
فیض ہے جسکا کہ مثل آفتاب

فیضِ او جاری شود لیل و نہار
جاری اوس کا فیض ہو لیل و نہار
واں ز مولانا محمد قاسم ست
قائم رہی ہے جان اس کی تب تلک
کرد رحلت سوئے آں دار البقا
چھوڑا عازم ہو سوئے دار البقا
آنکہ نورِ فیضِ او ہمچوں خور ست
نور فیض ہے جن کا گویا آفتاب
آنکہ ہند ست از فیوضش ممتلی
فیض جن کا ہند میں ہے بیحساب
مرشدِ کامل ولی دیں را امام
ہیں کامل ولی ۔ دین کے امام
صوفیِ صافی مفسر ہم نبیہ
ہیں مفسر اور صوفی اور نبیہ
حاجیِ امدادِ[1] اللہ تھانوی
تھانوی امداد اللہ حاجی عام
گر نہ بینی ہست بر قلبت حجاب
گر نہ دیکھے ہے ترے دل پر حجاب

[1] حضرت حاجی صاحب قدس سرہ اصلشاں از قصبہ تھانہ بھون ست به ایام غدر بعزم ہجرت بمکہ معظمہ رفتند و از فیوض خویش ہمہ عالمیان را از ناف زمین با قطار عالم سیراب می نمودند تا اینکہ بہمی سال در سیزدہم ماہ جمادی الثانی ۱۳۱۷ھ وقت اذان صبح قبل طبع مثنوی ہذا واصل بحق شدند ۔ رضی اللہ عنہ و قدس سرہ مزار شریف در جنت المعلیٰ است بہ جنب جناب مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قریب نماز ظہر مدفون شدند انا للہ و انا الیہ راجعون ۱۲ منہ

tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
toobaa-elibrary.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

سرگروہِ اولیاءِ کاملیں
اولیاءِ کاملیں کے سرغنہ
چوں ہوس کردم کہ مدحِ او کنم
جب ہوس کی میں نے اُن کی مدح کی
آنکہ چوں در مدحش اندیشد خیال
وہ ہیں۔ اُن کی مدح گر سوچے خیال
کے میسّر گردد ایں سرِّ شگرف
ہے نہیں ممکن کہ یہ رازِ غریب
ہیچ بہ زاں نیست کیں امرِ خطیر
اس سے بہتر کیا ہو یہ امرِ خطیر
تا کنم از فضل و احسان و کرم
تاکہ احسان اور کرم اور فضل سے
مدحِ خورشید از نگوید ہوشمند
گر نہ عاقل مدح سورج کی کرے
ور بمدحِ مشک نہ کشاید نفس
گر نہ کوئی مشک کی مدحت کرے
چوں بمدحِ کس ندارد افتقار
مدح کا ان کو نہیں ہے افتقار
باد دائم با خدائے مستعاں
اسے خدائے مستعاں دائم رہے
دُور رفتی اشرفا واپس بشو
تم گئے ہو دور اشرف واپس ہو

اعظم الاقطاب کہف العارفین
ہیں بڑے قطب عارفوں کے ہیں پنہ
قولِ جامی کرد جانرا روشنم
قولِ جامی نے دی دل کو روشنی
ناطقہ حیراں بماند نطق لال
ناطقہ حیران رہے گویا بے لال
جلوہ دادن در لباسِ صوت و حرف
جامہ پہنے لفظ کا ہے یہ عجیب
وا گذارم ہم بآں صافی ضمیر
چھوڑوں خود اُنہیں جو ہیں روشن ضمیر
مدحِ خود ہم در عرب ہم در عجم
وصف عجم میں اور عرب میں خود کرے
فیضِ نورِ او بود مدحش پسند
مدح اُس کی فیض ہے اُسکے نور سے
مشک را اوصاف بوئے مشک بس
مشک کے اوصاف ہیں اس کی بو ہی سے
بر دعا را اولی نمایم اختصار
ہے دعا پر کرنا بہتر اختصار
سایہ افگن بر روس طالباں
سایہ افگن سر پہ وہ طلاب کے
قصۂ آں مردِ دانا باز گو
قصہ عاقل مرد کا پھر تم کہو

tarikhema.org
tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

tarikhema.org

شاہ روزے خواند اورا نزد خویش
ایک دن اُس کو بلایا شاہ نے

بر طریق ہزل بنشاندش بہ پیش
خوش مزاجی سے بٹھایا سامنے

یک عصا در دست بنہادہ ورا
ہاتھ میں ایک لاٹھی دیکر یوں کہا

گفت ملّاجی بدار ید ایں عصا
ملا صاحب پاس رکھئے یہ عصا

گر بہ بینید احمقے از خویش تر
اپنے سے ناداں زیادہ دیکھو گر

کز شما باشد بغفلت بیشتر
جو کہ غفلت میں ہو تم سے بیشتر

ایں عصا در دست او بنہید زود
دیدو فوراً ہاتھ میں اُس کے عصا

گفت بہتر ہمچنیں خواہم نمود
بہتر ایسا ہی کروں گا میں۔ کہا

از قضا آمد اجل آں شاہ را
اتفاقاً وقت آیا شاہ کا

ناگہاں

شد قریب الموت اقرب بالفنا
شاہ مرنیکے قریب اب ہوگیا

انہم الموت لا یستاخرون
موت جب آتی ہے پھر ٹلتی نہیں

ساعۃ حیناً و لا یستقدمون
اک گھڑی بھی آگے وہ چلتی نہیں

گفت حق با مصطفائے رہنمون
حق نے فرمایا رسول پاک سے

انک میت و انہم میتون
موت ہے تم کو اور اُن کے بھی لئے

نزد سلطاں اقربایش آمدند
شہ کے رشتہ دار اکٹھے ہوگئے

نالہ و زاری و گریہ ساختند
پیٹنے اور رونے چلّانے لگے

نالہ و زاری ہمہ بے سود ہست
ہے یہ سب بیکار رونا پیٹنا

بر ہدف چوں تیر حکم او نشست
جب نشانہ پر لگا تیر قضا

لہ اشارہ است بآیۃ اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ و لا یستقدمون ای چوں اوشاں را مرگ آید یک ساعۃ ہم نہ تاخیر نمایند نہ تقدیم چہ زمانہ متحرک و زمانیات ساکن اند پس زمانیات تقدیم و تاخیر نمی توانند کرد فائدہ در زمان ظرف متحرک و مظروف ساکن باشد و در مکان بعکس آں کذا قال استاذی مولانا محمد یعقوب صاحب مدظلہ ۱۲ منہ

ے ہر آئینہ ہر آئینہ تو میرندہ و اوشاں ہم خواہند مرد اشارہ است بآیۃ کریمہ۔ انک میت و انہم میتون ۱۲ منہ۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

آں سراپا عقل کو راہ رماں
سر سے پا تک عقل جس کو آدمی

نیز آمد گفت حالِ تست چوں
وہ بھی آیا بولا کیسا ہے مزاج

گفت تا کے ہست عزم آمدن
بولا کب تک قصد ہے آپکا جی

گفت آنجا دائما باشی مقیم
بولا واں دائم رہو گے تم مقیم

گفت خیمہ ہم فرستادی بہ پیش
بولا خیمہ بھیج بھی پہلے دیا

گفت آنجا ساختی جائے قیام
بولا واں تیار کی رہنے کی جا ۵۱

گفت سامانِ خورش کردی رواں
بولا بھیجا کھانے کا ساماں واں

گفت اینک ایں عصا گیر و بداں
بولا اب لو یہ عصا اور جان لو

کہ برائے پنج روزِ ایں جہاں
اس جہاں کے پانچ دن کے تو لئے

وز برائے چند روزِ ایں جہاں
اس جہاں کے چند دن کے واسطے

نقد عمر خود دریں جا باختی
نقد اپنی عمر کی یاں ہار دی

میگرفتندے حساب از ابلہاں
تھے سمجھتے بالکل احمق اور سڑی

گفت از دنیا شوم رخصت کنوں
بولا دنیا سے ہوں ہوتا رخصت آج

گفت گاہے نیستم واپس شدن
بولا میں واپس نہیں ہونگا کبھی

گفت ہاں دائم بمانم اے سلیم
بولا ہاں دائم رہوں گا اے سلیم

گفت نے من می روم تنہا بخود
بولا نہ تنہا ہی ہوں خود جا رہا

گفت نے جا ساختیم و نے مقام
بولا بنوائی نہیں بسنے کی جا

گفت نے چیزے فرستادم نہ نان
بولا روٹی جنس کچھ بھیجی نہ واں

احمقے تر نیست از تو در جہاں
تم سے بڑھکر دنیا میں احمق نہ ہو

ساختی صد قصر و ایوان و مکاں
سیکڑوں کوٹھی محل بنوا لئے

داشتی ہم مطبخ و باورچیاں
مطبخ ہے باورچی بھی ہیں رکھ لئے

گو چہ سامان بہر عقبیٰ ساختی
بولو کیا واں کے لئے تیاری کی

لے لفظ ہاں کہ کلمۂ ایجاب ست در زبان ہند شعرائے فارسی ہم بہ استعمال آوردہ اند سے چو گفتم مرا بی گشتی ای صنم ؛ بلے گفت ہاں گفت آرے نعم محمد یعقوب۔

tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
toobaa-elibrary.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

احمقی بالاتر ازیں امر چیست
بیوقوفی اس سے بڑھکر ہوگی کیا
ایں سخن پایاں ندارد اشرفا
حد نہیں اس بات کی اشرف میاں
جز برفتن ہر دو را کارے نبود
تھا نہ کوئی کام چلنے کے سوا
بود کارِ شاں سفر شام و سحر
رات دن چلنے سے اُن کو کام تھا
شہر مقصود آمدہ نزدیک شاں
آگیا پاس اُن کے اب وہ شہر بھی
عاشقاں را بادِ یارِ یار خود
عاشقوں کو دیس سے محبوب کے
انس باشد عبادِ نیک را
اچھے بندوں کو اِسی سے مہ لقا
تعلق بالمساجد قلبہٗ[1]
جس کا دل مسجد سے ہو بس لگ گیا
با مدینہ عاشقانِ آنجناب
جاں فدایانِ نبی کو بھی بڑی
در مدینہ دہ وفاتم یا خدا
میں مدینہ میں مروں میرے خدا

احمقے اندر جہاں فوق از تو کیست
تجھ سے بڑھکر کون احمق ہوئیگا
منتظر ہستند مردم قصہ را
لوگ قصہ سننے کے شائق ہیں یہاں
پس ہمی رفتند ہر دو زود زود
دونوں کو۔ جاتے تھے دونوں تیز پا
تا کہ طے کردند منزلہائے دور
لمبی چوڑی منزلوں کو طے کیا
شاہزادہ را معطر گشت جاں
شاہزادہ کی معطر جاں ہوئی
اُنس می باشد بروں از حد و عد
ہوتی ہے الفت بہت جی جان سے
با مساجد اُنس وافرائے سفٹے
مسجدوں سے اُنس ہوتا ہے بڑا
فی ظلال العرش یظلل ربہ
اس کو سایہ عرش کا دیوے خدا
اُلفتے دارند بیحد و حساب
ہے مدینہ سے محبت بس دلی
حشر من کن با محمد مصطفےٰ
مصطفےٰ کے ساتھ مجھکو تو اُٹھا

[1] ہر کہ دلش بہ مسجدہا آویختہ است پروردگار او را در سایہ ہائے عرش خواہد گرفت اشارہ است بحدیث سبعہ یظلہم اللہ تعالیٰ ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل الخ ۱۲ منہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com
pdf.tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

متصل با شہر بودہ یک چمن
متصل اُس شہر کے تھا اک چمن

شد پسند خاطر و منظور شاں[1]
دل کو بھایا اُن کی آنکھوں میں کھپا

باغباں میگشت در وے شاد و خوش
مالی اُس میں شاد و خوش تھا پھر رہا

باغباں زن را سپاہی گفت ہاں
اِس سپاہی نے یہ مالن سے کہا

گفت زن من مرسلہ بندی کنم
بولی مالن ہار ہم ہیں گوندھتے

گر شود تا خیر در بُردن مرا
دیر لیجانے میں ہو مجھ کو اگر

گفت نانے پز تو اے فرخ شگول
بولا۔ بندی نیک تو روٹی پکا

پس بدستش داد آں زن مرسلہ
ہار تب مالن نے اس کو دیدیا

تا دریں کار امتحانِ تو کنم
پہلے میں اس کام میں پرکھوں تجھے

او کہ در جملہ فنون اُستاد بود
چونکہ وہ ہر کام میں اُستاد تھا

صنعتش دیدہ شد اطمینان تام
ہو گئی تسکین دیکھا اُس کا کام

قمری و بلبل در وش نعرہ زن
بلبل اور قمری تھیں اُسمیں نعرہ زن

پس فروکش ہر دو گشتند اندر آں
دونوں نے اُسمیں بسیرا کر لیا

می نمودی مرسلہ[1] بندی ز
ہار مالن گوندھتی تھی پھول کا

از برائے ما بپز دو چار
تو ہمارے واسطے کھانا پکا

بہر بیناوتیِ فرخ س
پیاری ملکہ بیناوتی کے لئے

پس بباید بر سرم ر
آوے تکلیف اور مصیبت میرے سر

مرسلہ بندی ہمی سازم قبول
ہار میں بدلے ترے ہوں گوندھتا

گفت دو سہ بند پیشم
اور کہا دو چار پھندے تو لگا

گر پسند افتاد من نا
ہاں پکادوں روٹی گر اچھا بنے

نیک تر زاں مرسلہ بندی
ہار اسنے اُس سے گوندھا خوشنما

رفت تا پختہ کند ہیچک طعام
وہ گئی واں سے پکانے کچھ طعام

دونوں خوش ہو ... ان کو دیکھ کر ... پسند

دو جگہ

چیز

[1] مرسلہ بندی یعنی ہار گوندھنا ۱۲ منہ مدظلہٗ

آں زمانہ کاندر فلاں باغ و چمن

میں وہی ہوں جو فلانے باغ میں

نور او جلوہ نمودی ہمچو ماہ

تونے مجھ پر چاند سا جلوہ کیا

بر نہادی یکے دستم بصدر

ہاتھ اک سینے پہ میرا رکھ دیا

امتحاں کردی تمیز و عقل ما

امتحاں تھا عقل کا میری کیا

داد ما را عقل فرقِ نیک و بد

نیک و بد کے فرق کی عقل ہمکو دی

آمدیم اکنوں بشہرت اے صنم

آئے تیرے شہر میں اب میری ماہ

آں گلِ مصنوع را در مرسلہ

ہار میں اُس پھول مصنوعی کو بھی

مرسلہ چوں یافت ترتیبِ تمام

ہار جب بالکل مکمل ہوگیا

کاندر اصل و نقل نتواں فرق دید

فرقِ اصلی نقلی میں ممکن نہ تھا

سوے نینا و نتی نیکو سرشت

نام نینا و نتی شہزادی کے تھا

اے تو ئی اسلام من ایمان من

تو ہی ہے مذہب مری ملت مری

خفتہ بودم بے مشقت بے محن

بے دھڑک سویا تھا تیرے باغ میں

حالتِ من شد ہماں ساعت تباہ

حال میرا بس دگرگوں ہوگیا

دیگرے بر چشم من اے رشک بدر

دوسرا آنکھوں پہ تونے مہ لقا

فالمنن[1] لِلّٰہ خلّاق السماء

شکر حق کا جس نے ہے پیدا کیا

آں اشارہ فہم کردیم از خرد

عقل سے وہ بات ہمنے جان لی

کن بسوے ما نگاہے از کرم

تو کرم کی مجھ پہ کر یونہی نگاہ

ہمرہ گلہا بدادہ ہم گرہ

باندھا پھولوں میں گرہ اُس میں لگا دی

ہمدریں اثنا مہیا شد طعام

اتنے میں کھانا بھی آموجود ہوا

[1] پس احسان ست خدائے پیدا کنندہ آسمان را ۱۲

tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
tooba-e-library.blogspot.com

tarikhema.org

زن طعام پختہ پیشِ شان نہاد
کھانا اُن کے آگے مالن نے دھرا

نے خبر او را چہ رمز ست اندراں
بھید اس میں کیا ہے وہ واقف نہ تھی

آمد و بنمود اورا پیشکش
آکے مالن نے اُسے تحفہ دکھا

در نگاہش طرز او نیکو نمود
ڈھنگ بھی اُس لڑکی نے دیکھا جدا

پس ورا میدید از زیر و زبر
نیچے اوپر اُس کو تھی وہ دیکھتی

خواند اورا در دلِ خود گشت شاد
پڑھکر اُس کو دل میں اپنے خوش ہوئی

گفت با زن راست گو کایں مرسلہ
بولی شہزادی کہ مالن سچ بتا

گفت جز من نیست صناعش کسے
بولی میں نے ہی بنایا ہے اُسے

گفت دختر راست گوئی ماجرا
بولی لڑکی حال تو سچ دے بتا

بر سرِ کاذب ہمی آید بلا
جھوٹے کے سر ہوتی ہی نازل بلا

راستکاری رستگاری از بلاست
سچا رہتا ہے بلا سے مخلصی

آں سپاہی مرسلہ در دست داد
ہار اُس کے ہاتھ میں اُسنے دیا

جانبِ ایوان شاہی شد رواں
محل شاہی کو ہوئی وہ چل کھڑی

پیش نیناوتیِ خورشید و[illegible]
پیاری نیناوتی کے آگے دھر[illegible]

زانکہ از ہر روز خوب و نیک [illegible]
ہار بھی سب دن سے تھا وہ خوشن[illegible]

تا کہ افتادش بآں نامہ نظر
اِتنے میں اُس کی نظر خط پر پڑی

کہ برآمد حسبِ شرطِ [illegible]
بولی گھر بیٹھے مرادِ دل ملی

کیست صناعش کہ داد [illegible]
ہار کس نے گوندھا اور پھندا دیا

بہ ازیں دیدی ز من صنع[illegible]
اِس سے بہتر کام دیکھے آپنے

ورنہ آرم بر سرت رنج [illegible]
ورنہ تیرے سر کروں نازل بلا

ہست صادق بے کدورت [illegible]
اور ہمیشہ سچا رہتا ہے صفا

باعثِ خوشنودیِ خلق و خداست
خالق و مخلوق کی بھی ہے خوشی

۵۸

tarikhema.ir
mandegartarikhema.org
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

راستی عزّ و وقار افزوں کند
آبرو۔ عزت کو سچ زائد کرے
رستگاری از معاصی راستی ست
سچا رہتا ہے گناہوں سے نجات
صدق سازد مرد را با اعتبار
سچ کرے انسان کو با اعتبار
راستی محفوظ دارد از خطر
سچ بچائے رکھے خطرہ سے نڈر
کذب را ہرگز نمی باشد فروغ
جھوٹ کو ہرگز نہیں ہوتا فروغ
کذب سازد مرد را رسوا و خوار
جھوٹ انساں کو کرے رسوا و خوار
گفت پیغمبر کہ الکذب[2] فجور
ہے پیمبر نے کہا جھوٹ ہے فجور
کذب بدتر باشد از جملہ عیوب
جھوٹ سب عیبوں سے زائد ہے خراب
گشت زن احوال چوں ناچار شد
کہہ دیا سب حال جب مجبور ہوئی
یک مسافر آمد و گفتا مرا
اک مسافر آیا اور مجھ سے کہا

رتبۂ صادق ز گردوں بگذرد
آسماں سے سچے کا رتبہ بڑھے
وز غم و کلفت خلاصی راستی ست
رنج اور تکلیف سے سچ دے نجات
نزد مردم می فزاید اقتدار
ہے بڑھاتا لوگوں میں بھی اقتدار
صدق[1] منجی کذب مہلک در خبر
سچ بچاوے جھوٹ مارے ہے خبر
خوار و بیقدر است ہم اہلِ دروغ
ہے ذلیل اور خوار جو بولے دروغ
کذب سازد مرد را بے اعتبار
جھوٹ انساں کو کرے بے اعتبار
و ہو یہدی الناس للنار الحرور
آگ میں پہونچائے بدکاری فجور
اختر[3] الصدق علی القول الکذوب
جھوٹ چھوڑو سچ کو کرلو انتخاب
کہ بدم مشغول ایں صنعت بخود
میں تو اپنے کام میں مشغول تھی
کہ طعامے پز برائے خوردِ ما
تو ہمارے واسطے کھانا پکا

[1] اشارہ است بہ حدیث الصدق منجی و الکذب مہلک ای راستی وامی رہاند و دروغ ہلاک می نماید ۱۲ منہ مدظلہ

[2] او دروغ فجور است و فجور آدمی را تا آتشِ گرم میرساند اشارہ است بحدیثِ ان الکذب فجور و الفجور یہدی الی النار ۱۲ منہ

[3] اے برگزین راستی را از ناراستی ۱۲ منہ۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

tarikhema.org

عذر کردم کہ منم مشغول کار
کر رہی ہوں کام تھا میرا بیان
گفت من ایں کار سازم بہر تو
بولا کردوں کام یہ تیرے لئے
پس برفتم تا پزم ہیچک طعام
میں گئی کھانا پکانے کے لئے
گفتم ایں احوال جملہ راست راست
میں نے یہ سب حال سچ سچ کہدیا
چوں شنید احوال از زن ایں چنیں
حال جب مالن سے اسنے یوں سُنا
گفت در دل ہست دانائے زمن
ہے بڑا ہشیار دل میں یوں کہا
ہست ہم اُستاد صنّاع تمام
ہے وہ استاد اور کاری گر بڑا
از براہم آمدہ از راہِ دور
دور سے میرے لئے یاں آگیا
گفت با زن کاں مسافر را بگو
بولی مالن سے مسافر سے کہو
تا نوازی میہماناں را نواز
مقدرت بھر قدر مہمانوں کی کر
ہست مہماں ہدیہ از نزدِ خدا
میہماں ہدیہ ہے حق کا کر قبول

از طعامت پختنم معذور دار
تو پکانے سے مجھے مجبور جان
تو طعامے پز برائے من برو
جا کے تو کھانا پکا میرے لئے
واں مسافر داد ایں را ...
گوندھ کر پھول اسنے مجھ کو دیدیئے
نیست در وے قدر ذرہ بیش و کم
ہے نہیں بیشی کمی اس میں ذرا
آمدِ شہزادہ را کردہ یقیں
آنے کا شہزادہ کے باور کیا
کہ بیاید زاں اشارہ تا ...
اُس اشارہ سے وہ مجھ تک آگیا
مرسلہ دادہ چہ نیکو انتظام
ہار کیا خوب اسنے گوندھا ہے ...
پس ضیافت سازم او ...
اُس کی دعوت کرنا مجھکو ہے بجا
کہ بیا مشب میہمانِ ما
آج کی شب وہ مرا مہمان ہو
بر رُخِ مہماں بکن دروازہ باز
در کھلا مہمانوں پر رکھ اے بشر
اکرم الضیف بگفتہ مصطفٰے
قدر کر مہماں کی ہے قولِ رسول

۱؎ ای گرامی کن مہمان را اشارہ است بحدیث من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہٗ ۱۲ منہ۔

۶۰

tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

یَنزِلُ[1] بالرزق ان ضیفٌ نزول
میہماں آتا ہے روزی ساتھ لے
از نزولِ ضیف رزق افزوں بود
میہمان کے آنے سے روزی بڑھے
پس اگر باشد کسے مہماں ترا
سو اگر مہماں ہو کوئی ترا
باغباں زن آمدہ واپس شتاب
لوٹ کر جلدی سے مالن نے کہا
گفت نیناونتی خورشید رُو
پیاری نیناونتی نے ہے یوں کہا
گفت با شہزادہ مردِ لشکری
شاہزادہ سے سپاہی نے کہا
امشب نزدِ یارِ خویش تو
آج شب کو یار پاس اپنے رہو
امتحانت لیک او خواہد نمود
امتحاں بھی لیگی لیکن وہ ترا
گفت ہاں ہشیار خواہم ماند من
بولا چوکنا رہوں گا سُن اسے
لم یقل[2] انشاء اللہ القدیر
انشاء اللہ کہنے کو بھولا وہ یار

تو درا طعامش چرا سازی کسل
اس کی مہمانی میں ڈھیل ہے کس لئے
رحمتِ رحمان نازل می شود
حق سے رحمت کا نزول ہوتا رہے
شکرِ رازق باید آوردن بجا
شکر حق کا چاہیئے لاتا بجا
با سپاہی گفت اے والا جناب
اُس سپاہی سے کہ سُن یہ ماجرا
کہ امشب میہمانِ ما بشو
آج کی شب میہماں ہو تو مرا
شاد بنشیں با خوشی و خرمی
61 اب تو جامہ میں نہ تو اپنے سما
بیں جمال و کن وصال و شاد شو
حُسن دیکھو اور ملو اور شاد ہو
پس بہشیاری بمانی نے غنود
ہوش میں رہنا نہ ہو غفلت ذرا
از پس و از پیش و از جان و بدن
آگے پیچھے سے بدن سے جان سے
بیں چہ رسوا باشد و خوار و حقیر
دیکھ کیسا ہوتا ہے رسوا و خوار

[1] اگر مہمانے فرود می آید بار روزی خود می آید چنانچہ شاعرے گفتہ ؎ شکر بجا آر کہ مہمانِ تو * روزی خود می خورد از خوانِ تو ۱۲ منہ مظلہ
[2] اسے نگفت انشاء اللہ ۱۲ منہ

tarikhema.org

گفت حق با احمد محبوب خویش
حق کا ہے پیارے نبی سے اپنے بول

کہ بقہر داکرد خواہم ہمچناں
کہ کروں گا اس طرح سے میں تو کل

قصۂ اصحاب جنت را ببیں
باغ والوں کی کہانی دیکھ تو

لم یقولوا ان اراد ربنا
یہ نہ نکلا منہ سے گر چاہے غنی

اصبحت جنا تہم مثل الصریم
باغ ہوئے جیسے کہ کاٹا کھیت ہو

چوں شب آمد شاہزادہ شد رواں
رات ہوئی جس وقت۔ شہزادہ چلا

شاہزادہ را گذار اندر سبیل
شاہزادہ کو تو رستہ ہی میں چھوڑ

از کنیزانش پرستاران چند
اپنی لونڈی باندیوں سے چند کو

منتخب کرد و بپوشانید شاں
چن لیا اور ان کو پہنایا لباس

کہ مگو تو ہیچ چیزے راز پیش
تو کسی شے کے لئے پہلے نہ بول

ہاں مگر خواہد خدائے مستعاں
ہاں اگر چاہے گا رب عز و جل

اقسموا لیصرمنہا مصبحین
تھی قسم کاٹیں گے اس کو صبح کو

طاف طوف ربک قہرا مبین
قہر رب آفت غیبی گری

احرقت روضاتہم نار الجحیم
آتش دوزخ نے جھلسا باغ کو

جانب ایوان آں آرام جاں
اس کی کوٹھی کو تھا جس سے دل لگا

گو چہ کردہ نینا و نتی عقیل
کہہ کیا کیا نینا و نتی نے ہے توڑ

کہ بشکل و صورتش اشبہ بدند
شکل و صورت میں جو تھیں ملتیں اس سے

جامۂ اسود نیز خود پوشید آں
کالا۔ اور خود بھی وہی پہنا لباس

ملہ اشارہ است بآیۂ کریمہ ولا تقولن لشیٔ انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ ۱۲ منہ ملہ اے سوگند خوردند صاحبان باغ کہ ہر آئینہ بامداداں خواہیم برید آنرا و نہ گفتند کہ اگر خواست پروردگار ما پس فرود آمد آنجا آفت غیبی از پروردگار تو وا رو وے خشم پس بگشت باغہائے اوشاں چوں کشت بریدہ از بن و بسوخت از آتش دوزخ مرغزار ہائے آنہا را وایں قصہ در سورۂ ن بتفصیل مذکور است ۱۲ منہ

[illegible]

mandegartarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
tobaa-e-library.blogspot.com

tarikhema.org

در میانِ شاں نشست آں ماہرو
بیچ میں اُن سب کے بیٹھی مہ لقا
چونکہ آمد شاہزادہ در مکاں
گھر میں داخل جب وہ شہزادہ ہوا
گشت حیران و بدل گفت ای عجب
ہے تعجب بولا اور حیراں ہوا
یوں برو آثار حیرت شد عیاں
اسپہ حیرت کا نشاں پیدا ہوا
گفت معلومش کہ عقلش نیست بیش
ناقص العقل ہے پتہ جب لگ گیا
ناداں راند ند با ذلت ورا
دھکے دیکر واں سے وہ ہانکا گیا
ہر کہ یار خویش را نسیاں کند
جو کہ اپنے یار کو دیوے بھلا
یک جماعت یوم دیں اعمیٰ بود
اندھے ہونگے لوگ کچھ روزِ جزا
گویدے پاک گویند ای خدا
پاک رب سے وہ کہیں گے اے خدا
حق بگوید کہ اتت آیاتنا
رب کہیگا آیتیں آئیں مری

عقل شہزادہ کمند تا جستجو
عقل شہزادہ کی لینے انتہا
دید کالواحد ہمہ جمع زناں
عورتوں کا دیکھا جمگھٹ ایک سا
کیست نینا وتی شکر بلب
کون نینا وتی ہے شیریں ادا
از فراست یافت آں شکر دہاں
عقل سے اُس نازنیں نے پا لیا
گفت با خدام رانیدش زپیش
ہانکو اس کو نوکروں سے کہدیا
رو نمودہ بعید دخِفت ورا
پیدا اس پر ہو گئی خفت سوا
نیز از وے یار بے پروا شود
یار کو اس کی نہ ہو پروا ذرا
آنکہ نسیاں کرد آیاتِ صمد
بھولے جو دنیا میں آیاتِ خدا
ساختی ما را تو نا بینا چرا
تو نے اندھا کس لئے ہم کو کیا
فنسیت انت تنسی ہکذا
سو بھلا دیں تو نے بھولا تجھکو بھی

حشرنا کردی

لہ اشارہ است بدیں آیتہا - ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیمۃ اعمیٰ قال رب لم حشرتنی اعمیٰ وقد کنت بصیرا قال کذلک اتتک ایتنا فنسیتہا وکذلک الیوم تنسی ۱۲ منہ

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

آمدہ نزدِ سپاہی با الم
غمزدہ آیا سپاہی کے وہ پاس

طالع فرخ رساندت تا حبیب
خوش نصیبی نے تجھے پہونچا دیا

شاد باید گشتنت نے پُر الم
ہے خوشی کی بات الم کی جا نہیں

شکر می گرداند افزوں نعمتے
شکر نعمت کو بڑھاتا ہے اجی

احمدوا[1] اللہ علے آلائہ
نعمتوں پر رب کی کر ہر دم ثنا

للذی یشکر من اللہ المزید
شکر حق لاوے بجا پاوے مزید

گفت[2] شہزادہ کہ وصلے آنچناں
بولا شہزادہ کہ ایسا وصل تو

گفت خیرست ایں معمّا حل نما
بولا خیر ہے راز تو بتلا ذرا

شاہزادہ گفت جملہ واقعہ
شاہزادہ نے کہا سب واقعہ

آں سپاہی گفت کاے بےعقل و ہوش
لشکری بولا کہ اے کودن غبی

گفت اے شہزادہ اکنوں چیست غم
بولا اے شہزادہ اب کیوں ہے اُداس

گشت وصلِ او ترا نے غم نصیب
دوست تک۔ تو اس سے بے کھٹکے ملا

شکر باید کردنت نے رنج و غم
شکر کی ہے بات غم کی جا نہیں

شاکراں را می فزاید دولتے
شاکروں کی بڑھتی ہے دولت اجی

اشکروا اللہ علے نعمائہ
نعمتوں پر رب کی کو شکر خدا

للذی لا یشکر السجن الشدید
اور نا شکرے کو ہے قید شدید

ہم مبادا در نصیب دشمناں
دشمنوں کو بھی کبھی حاصل نہ ہو

ہیچ گو آخر چہ رفت ماجرا
کچھ بتا آخر ہوا کیا ماجرا

کہ گذشتہ بود بروے یک بیک
جو تھا گزرا اس کے اوپر سانحہ

جامہ حمق و سفاہت را بپوش
تو پہن کپڑے حماقت کے سڑی

[1] حمد کنید خدائے را بر نعمتہائے او و شکر کنید خدائے را بر نعمتہائے او ... شکر کند اللہ تعالیٰ را ثواب مزید است وبرائے آنکہ شکر نہ کند قید شدید است اشارہ است بآیۂ کریمہ لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید وسوئے آیۂ فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون ۱۲ منہ۔

tarikhema.org
tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
pdf.tarikhema.org
tooba-library.blogspot.com

tarikhema.org

این ندانستی کہ سردارِ گروہ
یہ نہ تو سمجھا کہ سردارِ گروہ

بود نیناوتی در جمعِ زناں
نیناوتی عورتوں کی صف میں تھی

بود لازم نزد آں مہ رفتنت
تجھکو اس کے پاس جانا تھا ضرور

این قدر عقل و تمنائے وصال
اس قدر عقل اور تمنائے وصال

گفت بگذشت انچہ بگذشت ای فتا
بولا اب گذرا سو گذرا اسکو چھوڑ

گفت خیر اکنوں بپے تو اے غنی
بولا خیر اب واسطے تیرے غنی

پس بیامد باغباں زن رفت او
پس گیا مالن کے پاس او ریوں کہا

راحت وافر رسانیدی بما
چین تو نے ہے بہت ہم کو دیا

حقِ تو بر ذمۂ ما یاں بس ست
ہے ہمارے ذمہ حق تیرا بڑا

لیک اینجا از وطن ہستیم فرد
پر یہاں ہم دیس سے بچھڑے ہیں بی

لیک میخواہم کہ حسبِ وسعتم
پر سمائی بھر یہ خواہش ہے مری

می نشیند درمیان شاں باشکوہ
بیچ میں ہے بیٹھتا باصد شکوہ

ہمچو دیگر سرگروہاں درمیاں
بیچ میں اور افسروں کے مثل بھی

حال او پرسیدن از خود گفتنت
پرسش اس کی اپنی کہنی تھی حضور

رو بملکِ خویش و کن دور ایں خیال
گھر چل اپنے دور کر تو یہ خیال

باز تدبیرِ دگر اکنوں نما
دوسرا اب پھر لگا تو جوڑ توڑ

ہیچ تدبیرِ دگر سازم ہمی
کرتا ہوں تدبیر میں کچھ دوسری

گفت اے مہماں نواز و خندہ رو
قدرداں میری اور ہنسمکھ تو سدا

حقِ مہمانیِ ما کردی ادا
حق مہمانی کیا تو نے ادا

شکرِ تو بر گردنِ ما ہر کس ست
اور ہم دونوں پر ہے احساں ترا

زیں ترا خدمت نتانستیم کرد
اس سے خدمت کر نہیں سکتے تری

ہر چہ باشد من ترا خدمت کنم
جو کچھ ہو خدمت سو کردوں میں تری

[illegible]

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
tbobaa-elibrary.blogspot.com

tarikhema.org

لیکنی در مرسلہ محنت بسے
ہار ہیں کرتی ہے تو محنت بڑی
من کنم ایں کار را از بہرِ تو
واسطے تیرے کروں یہ کام اب
گفت زن احسان خواہد شد بمن
ہوگا احساں مجھ پہ مالن نے کہا
باز یک نامہ ز شہزادہ نوشت
لڑکے کی جانب سے پھر اک خط لکھا
کاے ستمگر بے مروت بیوفا
اے ستمگر بیمروت بے وفا
ہست آئین وفاداری ہمیں
قاعدہ یہی وفاداری کا ہے
کز بیت آیم ما از راہ دور
میں تو آؤں دور سے تیرے لئے
تو کنی مارا چنیں زار و نزار
مجھ کو تو ایسا کرے زار و نزار
شد گمانِ بد ترا دانم مگر
ہوں سمجھتا بد ہوا تیرا گماں
لیک ایں نادانی و بیعقلی ست
ہے یہ ناسمجھی اور نادانی مگر
داد مارا شرم وافر آں خدا
حق نے مجھکو شرم زائد کی عطا
کہ بجمع نزدِ تو بنشستمی
مجمع میں میں پاس تیرے بیٹھتا

تا قیام من نشیں فارغ زوے
بیٹھ فارغ تو سکونت تک مری
گر خدا خواہد کنم بہتر ز تو
تجھ سے اچھا دوں بنا گر چاہے رب
الغرض آں اوستادِ جملہ فن
آخر اُس اُستاد ہر فن نے فتا
سوئے نینا و نتی نیکو سرشت
نیک طینت نینا و نتی کو فتا
سنگدل بے مہر و رحمت ...
سنگدل بے مہر و الفت پر جفا
ہست رسم و شیوۂ یاری ...
طرز اور شیوہ یہی یاری کا ہے
تو ز مایاں ہمچناں باشی نفور
مجھ سے میری جان تو نفرت کرے
تو کنی مارا چنیں رسوا و خوار
مجھ کو تو ایسا کرے رسوا و خوار
از جدا استادن من زاں ...
تھا کھڑا جو دور ہیں۔ نو رجہاں
آرے عقلت نارسا از طفلی ...
بھولاپن تو کمسنی کا ہے اثر
من نہ بودم چوں تو بیشرم و حیا
میں نہ تھا تیری طرح سے بیحیا
در زنان من نیز حلقہ بستمی
عورتوں میں میں بھی گھر کے بیٹھتا

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
toobaa-elibrary.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

عقل خود کم دیگراں مجرم شوند
عقل خود کم دو نسروں سے ہوں خفا
چونکہ نینا و نتی را نامہ رسید
جب کہ نیناونتی کو چھٹی ملی
گشت بر خود بس پشیمان و خجل
وہ بہت جھیپی اور شرمندہ ہوئی
اے آں عاقل زمن داناترست
ہے وہ عاقل مجھ سے بھی دانا بڑا
گفت زن راکاں مسافر را بگو
بولی مالن سے مسافر سے کہو
زن رسانیدہ سپاہی را پیام
اس نے پہنچایا سپاہی کو پیام
برو امشب بآں آرام جاں
آج کی شب پھر تو مہ کے پاس جا
ہوش خود را کن درست و مستقیم
ہوش اپنا کر درست اور مستقیم
نصائح شاہزادہ را گذار
شاہزادہ کی نصیحت چھوڑ دو
ساخت یک حوضے مصفا پر ز آب
ایک شفاف حوض پانی سے بھرا
می نمودے موجہا در وے طواف
تھیں جھکولا مارتیں لہریں نتا

آفریں بر ایں چنیں فہم بلند
ایسی عالی فہم پر صد مرحبا
مرغ جانش در قفس از غم تپید
دل پہ اُس کے بیکلی سی چھا گئی
بیوقوفی ساختم گفتا بہ دل
سوچی دل میں ہیں نے ناسمجھی تو کی
عقل او از عقل من بالاترست
عقل اُس کی عقل سے میری سوا
کہ بامشب باز مہمانم بشو
آج کی شب پھر مرا مہماں ہو
۹۷ گفت باشہزادہ کاے عقلِ تمام
بولا شہزادہ سے اے عقل تمام
لیک در حیرت مشو از امتحاں
امتحاں سے پر نہ گھبرانا ذرا
نیک و بد بشناس با عقلِ سلیم
نیک و بد پہچان با عقل سلیم
گو دریں نوبت چہ کرد آں گلعذار
کیا کیا اس ماہ نے ایکی کہو
ہم درونش ماہیاں با آب و تاب
مچھلیوں کو اس میں بھی تیرا دیا
ساخت بروے فرش از بلور صاف
فرش بلوریں دیا اس پر بچھا

tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
tpobaat-e-library.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

ساخت اورا ہمچناں دانائے فرد
مستری نے اس کو تھا ایسا جڑا
کرسی خود در میانِ او نہاد
اپنی کرسی بیچ میں اس کے دھری
وقتِ شب شہزادہ آمد در مکاں
رات کو شہزادہ آیا اس کے گھر
چوں قریب آمد بدید آبِ رواں
پاس آیا دیکھا تب آبِ رواں
چوں عیاں آثارِ حیرت شد برو
ہو گئے ظاہر نشانِ فکر جو
چوں براند آن عاشقِ بیچارہ را
ہانک اُس عاشق کو جب اُس نے دیا ۶۸
آں سپاہی گفت چہ کردی کنوں
اُس سپاہی نے کہا اب کیا کیا
شاہزادہ گفت جملہ ماجرا
شاہزادہ نے کہا سب ماجرا
گفت سوئے ملک خود واپس شو
بولا اپنے ملک کو واپس چلو
ایں ندانستی کہ بودے آب اگر
یہ نہ تم سمجھے کہ ہوتا پانی گر
با سپاہی گفت شہزادہ کہ باز
اس سپاہی سے کہا شہزادے نے

کاندر آب و شیشہ نتواں فرق کرد
فرق شیشہ پانی میں ممکن نہ تھا
گشت جلوہ گر بر دخور سند و شاد
چین سے اس پردہ جلوہ گر ہوئی
یار خود را دیدہ سویش شد [illegible]
لپکا اپنے یار کو وہ دیکھ کر
ایستادہ شد ہماں جا آں جواں
رُک گیا بس اُس جگہ پر وہ جواں
خادماں را گفت ایں را [illegible]
نوکروں سے بولی اس کو ہانک دو
آمد نزد سپاہی با [illegible]
لشکری پاس آیا وہ روتا ہوا
نخل عقلت بار آوردہ چنیں
کیا نتیجہ آیا تیری عقل کا
من وعن از ابتدا تا انتہا
جز و کل از ابتدا تا انتہا
زیں تمنا در گذر در خ[illegible]
یہ تمنا چھوڑ و گھر کو راہی ہو
چوں شدے کرسیش بر روئے [illegible]
کیسے رہتی اُس کی کرسی پانی پر
ہیچ تدبیر دگر با عقل ساز
پھر کرو کچھ فکر اپنی عقل سے

لے دفع کنید ایں را بو خد

(باقی آئندہ)

tarikhema.org
tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
tbobaa-e-library.blogspot.com

tarikhema.org

گفت تدبیرے نماندہ نزد من
پاس تدبیر اب نہیں اسنے کہا

گفت خواہم مرد در ہجرش زغم
بولا غم سے ہجر میں مرجاؤں گا

سخت شد ناچار و آخر کار باز
وہ سپاہی سخت مجبور ہو گیا

اے خمیرت از تعدی و جفا
ذات تیری پر ستم اور پُر جفا

مہر یاریٔ ترا باد آفریں
مہر و یاری کو ہو تیری آفریں

گفت بیت قطع بیاباں ہا کنیم
جنگلوں میں ہم پھریں تیرے لئے

باز مارا این چنیں رسوا کنی
پھر تو ہم کو اس طرح رسوا کرے

ما ندانستیم آیا کہ بر آب
کیا نہ سمجھے ہم کہ سطح آب پر

یک اندیشہ نمودم کہ دراں
سوچ کر میں نے کہ اس میں آ پکا

تو لطیفی بیش از حور و پری
تو پری اور حور سے بھی ہے لطیف

از نشستِ تو نشد او را زیاں
بیٹھنے سے تیرے کیا نقصاں ہوا

خیز زیں جا عزم کن سوے وطن
اُٹھ یہاں سے کر ارادہ دیس کا

تا زیم ما نیم باندوہ و الم
عمر بھر کو رنج و غم میں پھنس گیا

نامہ بنوشت با آں شاہِ ناز
اُسنے شہزادی کو پھر اک خط لکھا

گر ندیدی صورتِ مہر و وفا
تو وفا و مہر سے نا آشنا

پاسداریٔ ترا باد آفریں
انس و خلت کو ہو تیری آفریں

وز برایت رنج و محنت ہا کشیم
رنج و کلفت ہم سہیں تیرے لئے

ور چنیں جور و ستم جانم کنی
ایسے ظلموں سے ہماری جان لے

فرشِ بلوریں نمودہ آنجناب
فرش بلوریں بچھایا تھا مگر

صرف گشتہ بود نقدِ بیکراں
مال کثرت سے تھا بیشک خرچ ہوا

بیشتر از برگِ گل نازک تری
پھول کی پتّی سے نازک اور لطیف

بود لیکن جسم من از بس گراں
تھا بہت ہی بھاری لیکن تن مرا

tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
tooba-library.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

پس بترسیدم کہ گر بروے روم
خوف کھایا بندہ نے گر اس پہ جائے

خیر خواہی کردمت پاداش آں
خیر خواہی کی تو اس کی یہ جزا

واقعی پاداش نیکی ساختن
بدلہ نیکی کرنے کا تو واقعی ہے

نزد دختر چونکہ ایں نامہ رسید
جب کہ یہ تحریر ملکہ کو ملی

سر نگوں شد از ندامت آں صنم
شرم سے اُس نے لیا سر کو جھکا

از حماقت امتحانش میکنم
امتحاں کرتی ہوں نادانی سے میں

گفت با زن کاں مسافر را بگو
بولی مالن سے مسافر سے کہو

ہم بگو کامشب نسازم امتحاں
جانچ اب کہنا نہیں کرونگی میں

زن رسانده با سپاہی آں پیام
اُسنے بھیجا یا سپاہی کو پیام

رو بامشب باز نزد یار خود
شب میں جا پھر پاس اپنے یار کے

آمده وقتِ شب و شہزاده ہم
وقت آیا رات کا شہزادہ بھی

بشکند شاید ز بار رفتنم
وہ دھمک سے اُس کی شاید ٹوٹ جائے

از کرم دادی تو مارا آنچناں
مہربانی سے ہے کی ہم کو عطا

جز بدی کردن نمانده در ...
کچھ نہیں دنیا میں بس کرنا بدی

گشت بر رویش خجالتہا پدید
مُنھ پہ اُس کے بس ہوائی سی اُڑی

کہ بآں عاشق چہا کردم ستم
اور کہا کیا میں نے کی اسپر جفا

باز آخر کار نادم مے شوم
پھر خجل ہوتی ہوں بے سمجھی سے میں

کہ بامشب باز مہمانم بیا
میہماں میرا ہو پھر اس رات کو

بلکہ بر خوانے نشینم من بیا
ساتھ اس کے خوان پر بیٹھوں گی میں

شاہزاده را بگفت اے عقل ...
بولا شہزادہ سے وہ اے عقل ...

مطمئن شو امتحاں خواہد نہ ...
رہ نڈر مستثنے ہے تو جانچ سے

آمده خرسند نزدِ آں صنم
آیا اس بت پاس اب با صد خوشی

mandegartarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
tooba-e-library.blogspot.com

tarikhema.org

چوں بدیدش سرو قد تعظیم داد
دیکھا اُس کو اُٹھکے کی تعظیم ادا

الغرض سفرہ بیامد پیش شاں
آیا دسترخوان اُن کے سامنے

ہر دو بنشستند بر خواں باخوشی
دونوں بیٹھے خواں پر باصد خوشی

آں صنم دُرِّ تکلم را بسفت
بول کے موتی پرو کر وہ پری

کدام از ما خورد اوّل طعام
کھانا ہم دونوں میں پہلے کون کھاوے

لقمہ برداشت شہزادہ زخواں
خوان سے شہزادہ نے لقمہ اُٹھا

گفت وہ از یار خود خوردی تو پیش
پہلے اپنے دوست سے ہی کھا لیا

آں پر دانست از بے دانشی
اپنی ناسمجھی سے سمجھا تاجدار

گفت ہاں کردم غلطہا لیک خیر
بولا ہاں بھولا میں لیکن یار خیر

چوں شنید از وے کلامے آنچناں
اس نے جب ایسا کلام اُس سے سُنا

نیست ایں را عقل ورائے و ہوش ہیچ
باؤلا دیوانہ اور ہے یہ سڑی

شاہزادہ در دلِ خود گشت شاد
شاہزادہ اپنے دل میں خوش ہوا

بود ماکولات گوناگوں بر آں
سب طرح کے کھانے اسپر تھے چنے

شاہزادہ بد بغایت خرّمی
شاہزادہ کو تھی بیحد خرّمی

بر سبیلِ طیبِ خوش طبعی بگفت
دل لگی کے طور پر کہنے لگی

چابک و چالاک ہست از ما کدام
کون دیکھیں چستی اور تیزی دکھائے

پس شتاب اورا نہاد اندر دہاں
جھٹ سے اُس کو مُنہ کے اندر رکھ لیا

شد گوارا چوں ترا بے یار خویش
دوست بن کیسے گوارا ہو گیا

یار من گوید سپاہی را ہمی
یہ سپاہی کو ہے کہتی میرا یار

از برائیش ہم بنہ کہ نیست غیر
ہے نہیں اس کے لئے بھی رکھ وہ غیر

شد یقینش دیگرست ہمراہ آں
دوسرا ساتھ اس کے ہے باور ہوا

او ہمی تدبیر سازد ہیچ ہیچ
ہے وہی تدبیر کرتا اک نئی

tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
tooba-library.blogspot.com

خادماں را گفت ایاہ او فعوا
نوکروں سے بولی اس کو ہانک دو
با مذلت باز رانده شد ز یار
دوست سے خواری سے وہ ہانکا گیا
چوں بدیدہ اشکبار او را بگفت
روتا اس کو دیکھ وہ کہنے لگا
از تمامی ماجرا آگہ نمود
اُسنے پورا واقعہ بتلا دیا
آں سپاہی گفت کای دانائے دہر
وہ سپاہی بولا اے مرد عقیل
نیز از من آگہی گشتش کنوں
حال میرا بھی اُسے معلوم ہوا
ہم دریں خیر ست کز ایں جا رویم
ہے اسی میں خیر یاں سے چل ہی دو
الغرض ہر دو از آنجا خاستند
الغرض دونوں وہاں سے چل دیئے
پس ہمی رفتند ہر دو تیز تیز
دونوں ہی چلتے تھے بس چھٹے ہوئے
گفت لاتلقوا[1] با یدیکم خدا
آیۂ لاتلقوا ہے قول خدا

آخر جوا ایاہ ایاہ اصفعو ا
مارو اس کو اس کے تم چانٹے جڑو
آمده نزد سپاہی اشکبار
لشکری پاس آیا وہ روتا ہوا
کاندریں نوبت بگو چہ گل شگفت
بول اب کی مرتبہ کیا گل کھلا
کہ ز رنج و غم برو بگذشتہ بود
اس پہ گذرا رنج و غم جو کچھ کہ تھا
ہم مرا با خود بیفگندی بہ
کردیا ساتھ اپنے مجھکو بھی ذلیل
پس خدا داند بلا آید چگو
اب خدا جانے کہ کیا آوے بلا
سوئے ملکِ خویشتن و الیس
بس پلٹ جاویں ہم اپنے دیس کو
از غم و خوفِ ہلاکت کاس
سوکھ غم اور موت کے ڈر سے گئی
می نمودند ے ز خوف جاں
جان کے ڈر سے تھے دونوں بھاگتے
جانِ خود یعنے میفگن د
مت کرو آفت میں خود کو مبتلا

ا؎ دفع کنید ایں را و او را آنچہ زنید ۱۲ منہ مد ظلہ۔

۲؎ در قرآن شریف آمدہ ولاتلقوا بایدیکم الی التہلکۃ۔ یعنی نمی افگنید دستہائے خود بجانب ہلاک ۱۲ منہ

از بلائے نفس و شیطاں جاں رہاں
نفس و شیطاں کی بلا سے جاں بچا
شد زیاں کار آنکہ او گشتہ اسیر
اس کو بس پورا خسارہ رہ گیا
کن خلافِ نفس در جملہ امور
کر خلاف نفس تو جملہ امور
دشمنِ تو ہست ایں نفسِ شریر
نفس امّارہ جو ہے دشمن ترا
ایں عدو باید شدن بس پر حذر
ایسے دشمن سے رہو تم پر حذر
واں عدو ما را بہ بیند دائما
دیکھتا رہتا ہے وہ دشمن مجھے
ایں چنیں دشمن نمودن زیر دست
ایسے دشمن کو دبانا کر یقیں
ہست ایں با لجہاد الاکبر[1]
ہے اسی کا نام بس اکبر جہاد
بند لب پایاں ندارد ایں سخن
اس سخن کی حد نہیں بس چپ رہو
گو کہ بینا و نتی در عقل فرد
بینا و نتی عاقلہ نے اب بتا
خادماں را با غضب فرماں نمود
نوکروں سے ڈانٹ کر یہ کہدیا
تا شود راضی خدائے مستعاں
تاکہ تجھ سے راضی ہو تیرا خدا
اندرونِ دست ایں نفس شریر
نفس سرکش کے جو پنجہ میں پھنسا
تا کہ باشی از بلا و رنج دور
تا رہے تو رنج اور آفت سے دور
او ہمی خواہد کہ افتی در سعیر
تو گرے دوزخ میں وہ ہے چاہتا
زانکہ او ہشیار و ما در خواب و خور
جو ہے چوکس ہمکو فکر خواب و خور
ما نمی بینیم گاہے ہم ورا
میں نہیں ہوں دیکھتا ہرگز اسے
کار روبہ نیست کار شیر ہست
شیر کا ہے کام روبہ کا نہیں
کہ رجعنا من جہادِ اصغر
جس سے ہم لوٹے وہ تھا اصغر جہاد
زود باز آ و بیانِ قصہ کن
جلد لوٹو قصہ کو پورا کرو
از پسِ اخراج شہزادہ چہ کرد
شاہزادہ کو ہنکا کر کیا کیا
کہ کشید آں حیلہ سازاں را برود
کان کو سر جلدی سے ان مکاروں کا

[1] ایں نامیدہ شد بجہاد اکبر دلیلش قول مشہور است رجعنا الخ کہ باز آمدیم از جہاد اصغر بجہاد اکبر ۱۲ منہ مدظلہ۔

tarikhema.org

ور شدند یا شند غائب بادغا
چھپ گئے ہوں تم سے گروہ پردغا
بر کنید و بر کنید و بر کنید
دو اکھاڑ، اور دو اکھاڑ، پھر دو اکھاڑ
حیلہ سازاں را شود تا عبرتے
جعلیوں کو تا نصیحت حاصل ہو
پس بہ فورِ حکم آں مردانِ جنگ
فوجیوں نے حکم کے پاتے ہی یار
چونکہ آوازش کہ بد سخت و شدید
چونکہ آواز اس کی تھی تیز اور کڑی
آں سپاہی گفت مر شہزادہ را
لشکری نے شاہزادہ سے کہا
ورنہ ما ہم ہر دو گشتندے ہلاک
ورنہ ہم دونوں بھی پڑتے تاک میں
حمد للہ کز بلا رستہ شدیم
شکر حق کا بچ گئے آفت سے ہم
چوں شنیدہ آں پسر نام وطن
نام لڑکے نے سنا جب دیس کا
بے وصالِ یار خواہم شد ہلاک
بن ملے محبوب کے ہوں گا ہلاک
ہیچ تدبیرے دگر کن بہرِ وصل
ملنے کی تدبیر تو کچھ اور کر

پس بہ بندوق و تفنگ آں جائے را
اُس جگہ دو باڑھ توپوں کی لگا
چوں دگر ویراں ہا ویراں کنید
کر دو ویراں اس کو اور ویران سا
کس نہ سازد با کسے ایں حیلتے
ایسے جعلوں پر نہ کوئی مائل ہو
غار افگنند آنجا با تفنگ
کر دیئے بس اس جگہ توپوں سے غار
تا بآں ہر دو گریزندہ رسید
کانوں میں دونوں فراری کے پڑی
خیر شد گشتیم ازاں منزل جدا
اس جگہ سے ہم الگ آئیں خوب ہوا
جسم ما آمیختے در خون و خاک
تن ہمارا ملتا خون و خاک میں
در وطن اکنوں باطمیناں رسیم
دیس میں اب چین سے پہونچیں گے ہم
با سپاہی گفت کاے غمخوارِ من
اے مرے ہمدم سپاہی سے کہا
سینہ ام از رنج خواہد گشت چاک
غم سے سینہ میرا ہو جائے گا چاک
کہ نخواہم زیست اندر ہجر و فصل
میں جدائی میں نہیں جاؤں گا مر

pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

گفت کردم از برائے وصلِ تو
بولا میں نے تیرے ملنے کے لئے
لیک چوں عقلت نباشد چہ کنم
پر کروں کیا تجھ میں گر ہووے نہ عقل
ہیچ تدبیرے نماندہ نزدِ من
کوئی تدبیر اب نہیں باقی رہی
شاہزادہ گریہ وزاری گرفت
شاہزادہ پھوٹ کر رونے لگا
گفت می سازم دگر تدبیر خیر
بولا کرتا اور ہوں تدبیر خیر
نقب او ساخت در زیر زمی
سیندھ لگنے ایک زمین کے نیچے گئی (خفیہ زمین ۱۲)
جانبِ دانش داشتہ سوئے وطن
دیس کے سمت ایک سرے اس کا کیا
دیگرے کہ سوئے چھاتہ کردہ بود
جو بنایا چھاتہ کو دروازہ تھا
اندراں حجرہ بکنجے بسترے
حجرہ کے اک گوشہ میں اک فرش تھا
ہم دنانیر و درا ہم بیشمار
اور بہت سے روپئے اور اشرفی
شاہزادہ را فقیرانہ لباس
شاہزادہ کو فقیروں کا لباس

حیلہ ہا سہ بار برطرز نکو
دانوں تھے تین اعلیٰ درجہ کے چلے
گر شوی محروم از وصلِ صنم
گر میسر ہو نہ تجھکو اُس کا وصل
پس ہمیں بہتر روی سوئے وطن
بس وطن کو چل ہے اس میں بہتری
آں سپاہی سخت ماند اندر شگفت
وہ سپاہی سخت اچنبھے میں رہا
کہ شوی از وصل آں دلدار سیر
وصل سے دلبر کی کر تو خوب سیر
داشت عمقش قدر قد آدمی
جس کی گہرائی تھی قد آدمی
سوئے چھاتہ دیگر آں استاد فن
لشکری نے چھاتہ کو منہ دوسرا
حجرہ تعمیر ہم بروے نمود
حجرہ اسپر اک دیا اُسنے بنا
کنجِ دیگر تودہ از خاکسترے
دوسرے کونے میں تودہ خاک کا
اندراں تودہ نہاد آں مردکار
لشکری نے تودہ کے اندر دھری
کرد در بر خود بپوشیدہ پلاس
ساجا اُسنے اور خود پہنا پلاس

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
toobaa-library.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

چون فقیر آنش دران حجره نشاند ‏ همچو خادم خود ازو بیرون بماند

اس کو حجرہ میں کیا مرشد بنا ‏ چیلا بن خود حجرہ کے باہر رہا

گفت با او گر بیاید سائلے ‏ یا به نزد تو بیاید عاملے

بولا اس سے آوے گر کوئی گدا ‏ پاس آکر کوئی مفلس ہو کھڑا

پس ازین توده بده مشتے ورا ‏ هم بگوئیش که در خانه کشا

مٹھی بھر اس تودہ سے دیدے اسے ‏ کہنا اپنے گھر میں جا کھولے اسے

رفت بگشاید چو مشت خویش را ‏ یابد اندر درهم و دینارها

جا کے اپنی مٹھی جب کھولے گا وہ ‏ روپئے اور اشرفی پاوے گا وہ

همچنین شهرت بود در خاص و عام ‏ تا که آیندت کرام و هم عوام

ہر کس و ناکس میں چرچا ہووے گا ‏ پاس تیرے آوے گا چھوٹا بڑا

هر کسے را همچنین مشتے دهی ‏ هم کشا در خانه در گوشت

ہر کسی کو دے یونہی مٹھی تھما ‏ کان میں دے ڈال گھر میں کھولنا ۷۶

رائے راجح هست و ظن غالبم ‏ که هم آید نیناوتی صنم

ظن غالب رائے راجح ہے مری ‏ آوے نیناوتی بھی رشک پری

چون بیاید در کنار او را بگیر ‏ زود رو اندر نقب تو مثل تیر

آوے جب گود میں اس کو اٹھا ‏ سیندھ میں جا جلدی سے تو تیر سا

تا بر آئی زان در دیگر که هست ‏ سوی ملک خویشتن ای حق پرست

دوسرے دروازہ سے تو بس نکل ‏ اور خدا کے بندے اپنے ملک چل

الغرض مشهور شد در خاص و عام ‏ آمدند آنجا امیران عظام

ہر کس و ناکس میں یہ مشہور ہوا ‏ مجمع سرداروں کا واں ہونے لگا

تا که نیناوتی را صیتش رسید ‏ گشت مشتاقش چو احوالش شنید

نیناوتی کو خبر اس کی لگی ‏ حال اس کا جب سنا مشتاق ہوئی

toobaa-elibrary.blogspot.com

تا ازاں شہزادۂ درویش کیش
وہ بھی اس پہ فقرانہ ہے تا
ہست جملہ خلق محتاج دعا
سب کو ہے حاجت دعا کی ای فتا
خلق محتاج اند جملہ ای فتا
خلق ہے محتاج بے چون وچرا
۲ خلائق جملہ از حاجت پرست
ہے تمامی خلق حاجت میں پھنسی
کس بہ فرزند و کسے بادولت ست
بچوں میں کوئی ہے دولت میں کوئی
کس بوقر وآبروئی ننگ و نام
آبرو عزت میں غیرت میں کوئی
الغرض جملہ خلائق ہمچناں
الغرض سب لوگ ہیں یونہی اسیر
ہست بے حاجت خدائے ذوالجلال
غیر محتاج ہے خدائے ذوالجلال
قل ہو اللہ احد اللہ الصمد
کہہ وہ اللہ ایک ہے اور بے نیاز

ہمنے خواہد پئے حاجات خویش
اپنے مطلب میں کراوے کچھ دعا
باعمرؓلی ادع گفتہ مصطفےٰ
بولے حضرت دے عمر مجھکو دعا
چہ فقیر و چہ امیر و چہ گدا
کیا فقیر اور کیا امیر اور کیا گدا
کس بعقبیٰ کس بایں سیم و زرست
مال میں کوئی ہے عقبیٰ میں کوئی
کس بہ رزق و کس بجاہ و صولت ست
روزی میں کوئی ہے شوکت میں کوئی
کس بہ سرداری و جاہ و احترام
سروری اور شان و حرمت میں کوئی
ہست محتاج و فقیر و مستہاں
طالب امداد و محتاج و فقیر
کہ منزہ ہست ذاتش از زوال
ہے اسی کی ذات بیشک لازوال
لم یکن لہ ذاتہ کفوًا احد
اوس کا ہمسر ہے نہیں سمجھو یہ راز

لہ یعنی براے من دعا کن اشارہ است بحدیث کہ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال استاذنت صلی اللہ علیہ وسلم فی العمرۃ فاذن لی وقال اشرکنا یا اخی فی دعائک ولا تنسانا فقال کلمۃ ما یسرنی ان لی بہا الدنیا ۔ ۱۲ منہ خطہ۔
سلہ گو آں اللہ واحد ست اللہ بے نیاز ست نیست شریک ذاتش ا شارہ است بہ سوئے سورۂ اخلاص
قل ہو اللہ احد الخ ۔ ۱۲ منہ ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

tarikhema.org

اشرفا آں گلبدن را زود آر
جلد اشرف لاؤ اُس کا دلربا

با پرستارانِ چند آں عقل فرد
اس عقیلہ نے کنیزوں کو لیا

چوں بیامد از سپاہی اذن خواست
لشکری سے اذن مانگا آئی جب

ذکر ایں کامل شنیدہ آمدیم
سنکر ہم آئے ہیں اس کامل کا ذکر

از لقایش دیدہ ہا روشن کنیم
آنکھیں اس کی دید سے روشن کریں

گفت از مرشد بپرسم بہر تاں
پوچھوں مرشد سے تمہارے واسطے

ایں بگفت و آمدہ نزدِ پسر
یہ کہا اور آیا شہزادہ کے پاس

پس بزودی در کنار اورا بگیر
لے جھپٹ کر گود میں اُسکو اُٹھا

پس بروں آمد بنزدِ آں صنم
باہر آکر اُس پری سے یوں کہا

کہ ہمہ یکبار نا آیند اندروں
دفعۃً آویں نہ اندر مجمع سے

پس زجملہ تاں رود اندر یکے
جملہ مستورات سے اک جائے ابھی

شاہزادہ ہست اندر انتظار
شاہزادہ انتظار ہے کر رہا

قصد رفتن سوئے آں درویش کرد
قصد اس درویش کی جانب کیا

کاے مریدِ خاص پیر راہ داں
پیر برحق کے خلیفہ دوست رب

دہ تو مارا اذن تا اندر رویم
دے اجازت جائیں اندر کرنہ فکر

در زیارت یا مرادِ خود رسیم
اور زیارت سے مرادوں کو لیں

اذن گر باشد روید اندر زماں
ہوا اجازت جاؤ ساتھ آداب کے

کہ کنوں نزدِ تو آید آں قمر
بولا اب دلبر ہے آتا تیری پاس

اندرونِ ایں نقب روشن ...
سینہ کے اندر چلا جا تیر سا

گفت ایں ارشاد کردہ مرشدم
میرے مرشد سے ہے یہ ارشاد ہوا

کہ ز مجمع درد سر باشد فزوں
درد سر بڑھتا ہے مجمع سے مجھے

چوں بروں آید رود پس دیگرے
جب وہ نکلے جائے تب پھر دوسری

tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
pdf.tarikhema.org
tooobaa-elibrary.blogspot.com

ہمچنیں ہر یک شود زو فیضیاب
اس طرح ہر ایک ہووے فیضیاب
اتفاقِ جملہ گشتہ بر ہمیں
سب نے ایکا بس اسی پر کر لیا
گفت بسم اللہ پا اندر نہاد
کر کے بسم اللہ اندر گھس گئی
بود آں درویش حیلی سرنگوں
تھا بنا درویش سر نیچا کئے
[illegible]ی و برداشت سر باز و رو فن
دھوکے بازی سے اُٹھا سو دیکھ کے
گفت حضرت از برایم کن دعا
بولی میرے حق میں تم کر دو دعا
گفت بابا خیر باشد بہر تو
ہو بھلا بابا ترا اُس نے کہا
این بگفت و خاستہ از جائی خود
کہکے یہ اپنی جگہ سے وہ اُٹھا
ملکہ حیراں گشت زیں ماجرا
ملکہ کو اس حال سے سکتہ ہوا
می نمودے غور اندر شکلِ او
اس کی صورت دیکھتی تھی غور سے
بود در گردن ورا ایک مرسلہ
تھا گلے میں ہار اس کے نو لکھا

منبعِ فیض ست آں عالی جناب
فیض کے چشمہ ہیں وہ عالی جناب
کہ رود پیش از ہمہ آں مہ جبیں
سب سے پہلے جائے بس وہ مہ لقا
دست بستہ پیش درویش ایستاد
ہاتھ جوڑے جا کے استادہ ہوئی
لب ہمی جنباند با مکر و فسوں
ہونٹھ ہلاتا تھا وہ مکر و حیل سے
گفت بابا چہ ہمی خواہی زمن
بولا بی بی مجھ سے کیا مطلب تجھے
کہ بر آرد ایزدم ہر مدعا
حق مرا پورا کرے ہر مدعا
در دو عالم تو بمانی سرخرو
دو جہاں میں خوش رہے بس دل ترا
در نقب اورا گرفتہ زود شد
سیندھ میں لیکر وہ اُس کو چلدیا
کایں چہ اسرارست پنہاں اے خدا
ہے یہ کیا اسرار پوشیدہ خدا
تا ورا بشناخت با عقلِ نکو
عقل سے پہچانا اُس کو ملکہ نے
لکی پس دست خود در وے زدہ
مار ہاتھ اپنا وہیں اس میں دیا

سلہ مرسلہ کہ در ہندیش نولکھا ہار گویند ۱۲ منہ

tarikhema.org mandegar.tarikhema.org tarikhema.ir pdf.tarikhema.org toobaa-elibrary.blogspot.com

tarikhema.org

پس شکست و ریخت گوہر ہائے او
ٹوٹ کر موتی بکھر اُس کے گئے

کُن درنگ اکنوں بہ قبضِ تو شدم
رُک میں اب قبضہ میں تیرے ہوگئی

تو ہمی دانی کہ او عقلے نداشت
جانتے ہو تم کہ وہ بد عقل تھا

دخت شد مشغول در چیدِ گہر
موتی چننے میں کی اُس نے ابتدا

شاہزادہ را چو غافل یافت او
پایا اُس نے جوں ہی اُس کو بیخبر

چوں نظر کرد و ندیدہ یار را
دیکھا جب اُس نے نہ دیکھا یار کو

سوئے بابِ آں نقب گشتہ دواں
سینڈھ تک اُس نے لگائی دوڑ بھی

آمدہ بیروں کنیزاں را بگفت
لونڈیوں سے باہر آ اُس نے کہا

بے توقف زود تر زینجا روید
تم رُکو مت جلد یاں سے بس چلو

تا رسیدا ایں ہمہ جمع زناں
پہونچنے تک عورتوں کے غول ... آں

چوں بروں آمد بگفتش لشکری
نکلا تو اس سے سپاہی نے کہا

گفت شہزادی کہ اے مرد نکو
بولی شہزادی کہ اے انسان بھلے

تا بچینم گوہرانم پس روم
چن لوں موتی اپنے پھر ہوں چل کھڑی

کرد افسونش اثر او را گداشت
چھوڑا اس کو اس کا منتر چل گیا

ہم شدہ مشغول چیدن آں پسر
لڑکا بھی چننے میں مصروف ہوگیا

در نقب اندر گریز آورد او
سینڈھ کے اندر چلی وہ دوڑ کر

پس نمود آغاز زاری و بکا
بس لگا رونے بہت رنجیدہ ہو

لیک او خارج شدہ بود آں زماں
سینڈھ کے باہر بھی وہ اب ہو چکی

ہست اینجا حیلۂ و مکر نہفت
ہے یہاں پر مکر اور دھوکا چھپا

سوئے خانۂ خویشتن واپس روید
اپنے مسکن کی طرف واپس چلو

قصۂ آں شاہزادہ کُن بیاں
شاہزادہ کا کرو قصہ بیاں

چہ غضب کردی ورا بگذاشتی
ہے غضب تو نے کیا اس کو رہا

۸۰

tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
pdf.tarikhema.org
tpobaat-library.blogspot.com

tarikhema.org

ماجرا گفتہ ز اول تا اخیر
من وعن حال اسنے سارا کہدیا
گفت اے احمق اگر اشکستہ بود
بولا اے نادان ٹوٹا تھا وہ جو
چوں بقول او برفتنی اے نگہے
کیسے اسوقت اسکے کہنے پر چلا
پس کنوں اینجا درنگے ناورید
اب یہاں تو دیر ہر گز مت لگا
[illegible]در اندک زماں ہر دو کساں
ورنہ تھوڑی دیر میں دونوں کی جاں
پس ہمی بگریختند از خوف جاں
جان کے خطرہ سے تھے وہ بھاگتے
از بلا جائے اماں تو نیز جو
ڈھونڈھ تو بھی خطرہ سے بچنے کی جا
گشتن اندر خشم ایزد مبتلا
حق کی ناراضی میں ہونا مبتلا
[illegible]لک راس البلا راس البلا
سب بلاؤں کی ہی جڑ بس یہ بلا
رحم کن بر ما تو اے رحمان و رب
رحم کر ہمپر تو اے رحماں خدا

از شکست مرسلہ گردش خبیر
ٹوٹنے سے ہار کے آگہ کیا
پس چہ پروا بود گو بشکستہ بود
تجھ کو کیا تھی فکر ٹوٹا تھا وہ گو
دیگرے آید بدستت نادرے
ہاتھ تیرے کیا وہ آتا دوسرا
پس ہمیں خیر ست کز اینجا روید
ہے یہی بہتر ہو یاں سے چل کھڑا
زیں جہاں گردند بے نام و نشاں
اس جہاں سے ہو گی بے نام و نشاں
تا کہ یابند از بلا جائے اماں
تا کہ پائیں امن کی جا خطرہ سے
چہ بلا و چہ اماں از من شنو
مجھ سے سن ہے کیا اماں اور کیا بلا
ہست صعب و سخت از جملہ بلا
سخت ہر خطرہ سے ہے بس یہ بلا
من علیہ قہرہ یحلل ہوی
جس سے رب ناخوش ہو دوزخ میں گیا
مبتلا ما را مکن اندر غضب
غصہ میں ہم کو نہ کر نا مبتلا

لہ ایں اصل بلا ست چہ ہر کہ برد قہر خدائے عزوجل فرود آید فی افتادے در دوزخ اشارہ است بآیۂ کریمہ ومن یحلل علیہ غضبی فقد ہوی و تکرار راس البلاء برائے تاکید تحذیر است ۱۲ منہ عظلہ۔

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

tarikhema.org

گر ہمی خواہی امانے زیں بلا
اس بلا سے چاہتا ہو گر اماں

باش زاناں کا تقاشا نرالیاس
ان سے ہو جا تقوی کوشش ان کی ہے

عفو کن از مجرمیت تقصیر او
عفو کر تو اپنے مجرم کی خطا

آمدہ یادم سہ بیت مولوی
تین شعر ہیں یاد آئے اب مجھے

گفت عیسٰی را یکے ہشیار سر
بولا حضرت عیسٰی سے اک باخبر

گفت ایجاں صعب تر خشمِ خدا
بولے ہے خفگی خدا کی سخت تر

گفت از خشمِ خدا چہ بود اماں
بولا غصہ سے خدا کے امن ہے کیا

باز گو در خانہ چوں آں عقل فرد
گھر میں جب وہ عاقل سواب بتا

داد فرماں مردماں را کہ روید
حکم لوگوں کو دیا تم یاں سے جاؤ

منہدم سازید و سوزید آں مکاں
تم گرادو اور جلادو وہ مکاں

ضبط کن اے جاں تو خشمِ خویش را
روک اپنے غصہ کو اے جان جاں

کاظمین الغیظ عافین للناس
ضبط غصہ عفو کوشش ان کی ہے

من عفا اصلح علی اللہ اجرہ
عفو نیکی کرنے کی حق دے جزا

من کتاب المثنوی المعنوی
مثنوی سے معنوی مولانا کے

چیست در ہستی ز جملہ صعب تر
کیا ہے سب سے دنیا میں دشوار تر

کہ از و دوزخ ہمی لرزد چو ما
جس سے دوزخ کانپتی ہے سن بتا

گفت ترکِ خشمِ خویش اندر زماں
بولے اپنے غصہ کو ہے تھامنا

یا کنیزانش رسیدہ پس ...
لونڈیوں کے ساتھ بیوی کیا کیا

زود ہر دو حیلہ سازاں را کنید
جلد دونوں حیلیوں کا سر اڑاؤ

کہ نماند ہیچ زو نام و نشاں
ان کا رہ جاوے نہ کچھ نام و نشاں

---

[1] خشم فرو خورندگان و در گذرندگان از گناہ ہائے آدمیاں اشارہ است بآیۃ وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضہا السموات والارض اعدت للمتقین الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ
[2] ہر کہ در گذرد و نیکی کند بر خدائے بزرگ ست مزد او ... منہ مدظلہ۔

pdf.tarikhema.org
tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

tarikhema.org

نیز انبپارید باخاک آں کمیں
اس جگہ کو مٹی سے تم دو پٹا
پس بفورِ حکم او مردانِ کار
حکم اس کا پاتے ہی سردار کا
چوں بایں ہر دو رسید آواز او
توپوں کی آواز دونوں کو ملی
شکر للہ کہ ازانجا آمدیم
شکر اللہ کا کہ واں سے نکلے ہم
با ہا آغاز شہزادہ نمود
شاہزادہ رو کے یہ کہنے لگا
وا نخواہم گشت پس زار و نزار
سوکھ کر کانٹا ہی ہوں گا ورنہ میں
نار دگر ہیچ تدبیرے نما
فکر اک بار اور کچھ کر اے حبیب
گفت من تدبیرہا تا کے کنم
فکر میں کب تک کروں اُسنے کہا
ہیچ تدبیرے نیاید در خیال
ذہن میں آتا نہیں کچھ مکر و فن
نخلِ عقلت بارِ ہجر آوردہ است
فہم نے تیری ہے فرقت پھل دیا
گر شدے عقل و حواس تو بجا
عقل گر رہتی تری قائم حبیب

غار سازید از تفنگے آں زمیں
اس زمیں کو توپ سے تم دو اُڑا
با تفنگ آنجا بیفگندند غار
وہ زمیں توپوں کے ماری دی اُڑا
گفت با شہزادہ آں مردِ نکو
بولا شہزادہ سے اچھا لشکری
در وطن اکنوں ہمی بہتر رویم
اچھا ہے اب لیں جائیں اپنے ہم
باز کن تدبیرِ صلح ہیچ زود
جلد کر پھر فکر میرے وصل کا
تا کہ خواہم مُرد اندر ہجرِ یار
اُس کی فرقت میں تو مر جاؤں گا میں
کہ شود وصلش میسّر مر مرا
وصل اُس کا تا کہ ہو مجھ کو نصیب
پس کنوں از حیلہ ہا عاجز شدم
اب تو میں فکروں سے عاجز آ گیا
در وطن رو دست بردار از وصال
ہاتھ اُٹھا تو وصل سے اور چل وطن
عقلِ تو محروم وصلت کردہ است
وصل سے محروم تجھ کو کر دیا
می شدے وصلش میسّر مر ترا
وصل اس کا تجھ کو ہو جاتا نصیب

۸۳

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
tooba-e-library.blogspot.com

tarikhema.org

ہیچ میدانی کہ آں شہزادہ را
جانتا ہے بھی کہ اُس شہزادہ کی
عشق دلبر کردہ بودش ہیچناں
عشق نے اس کے کیا تھا یہ اثر
زانکہ عاشق نیست زندہ مردہ است
ہوتا عاشق مُردہ ہے زندہ نہیں
گم شود عاشق بمعشوق اے فتا
ہوتا ہے دلدادہ دلبر میں فنا
جملہ معشوق ست و عاشق پردہٗ
سب ہے معشوق اور عاشق پردہ ہے
عاشقاں را ہوش ماند نے حواس
رہتے عاشق کے نہیں ہوش اور حواس
گر ہمی خواہی کز و آگہ شوی
اوس سے واقف ہونا گر منظور ہو
کہ بحسب وسعت خود گفتہ ام
میں تو استعداد بھر ہوں کہہ چکا
آں سپاہی چوں جواب صاف داد
کوراجب نے جواب اسکو دیا
حال او از بس تبہ گشت و زبوں
حال بالکل اس کا پتلا ہو گیا
آں سپاہی گشت در حیرت غریق
وہ سپاہی غرق حیرت ہو گیا

عقل و ہوش و رائے گم گشتہ چرا
فہم و عقل اور رائے کیوں جاتی رہی
می ندانستے زمین از آسمان
تھا زمین و آسماں سے بیخبر
نیست مُردہ آگہ از بالا و پست
مردہ واقف اونچے نیچے سے نہیں
خوان تو شعر مولوی روم
شعر پڑھ تو مولوی روم کا
زندہ معشوق ست و عاشق مردہ
زندہ معشوق اور عاشق مُردہ ہے
شان ہائے عشق بیروں از قیاس
غیر ممکن حال عاشق کا قیاس
پس ببیں دیباچہ ایں مثنوی
زیر و بم کے دیکھ لے دیباچہ کو
گوہرے کز غیب آمد
بید تھا موتی غیب سے جو آگیا
آہ سردے بر کشید و او فتاد
سانس ٹھنڈی کھینچکر وہ گر پڑا
گفت مردم ساز تدبیرے
بولا کچھ تدبیر اب کریں مرا
کز پئے وصلش چہ سازم من طریق
اُس سے ملنے کی کروں تدبیر کیا

tarikhema.ir
mandegaritarikhema.org
tarikhema.org
tooba-e-library.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

آخرش گفتا کہ برخیز و شنو
بولا آخر اُٹھکے سن آقا مرے
لیک ہست ایں آخر تدبیر ہا
پر یہ سب فکروں میں ہی پچھلی تھا
پس بپوشیدہ بخود آں کارواں
پہنے اس عاقل نے اپنے جسم پر
شاہزادہ را بپوشانید آں
اس سپاہی نے پہنایا لڑکے کو
پس بگفتش رو بہ ہمراہی من
اس سے بولا دہ تو چل ہمراہ مرے
دختر خود کردہ ظاہر من ترا
اپنی بیٹی کہکے اُس سے میں تجھے
زانکہ ہست آں بادشاہِ نیکذات
چونکہ ہے وہ بادشاہِ نیک ذات
متصل دختِ خویش ہم بنداردت
اپنی بیٹی سا وہ سمجھے گا تجھے
جا بسی در قصرِ شاہی نزد آں
قصرِ شاہی میں پہونچکر اسکے پاس
تا نہ رازِ تو کس شاید برکسے
راز کو تیرے نہ جانے کوئی بھی
دختِ شہ را ہم بسے خدمت کنی
شاہزادی کی بہت خدمت تو کر
چوں کنی خدمت شوی محبوب او
کرنے سے خدمت کے پیارا تو بنے

ہیچ تدبیرے نمایم بہر تو
میں کروں گا فکر کچھ تیرے لئے
عقل و ہوش خویش را داری بجا
ہوش حواس اپنے ذرا رکھنا بجا
جامہا چوں جامہائے جوگیاں
کپڑے جیسے جوگیوں کے ہوں مگر
جامہا چوں جامہائے دختراں
جوڑہ جیسے لڑکیوں کا جوڑہ ہو
درحضورِ والدِ آں سیم تن
پاس اُس رشکِ پری کے باپ کے
پس بدو بسپارم اے مردِ خدا
سونپ دوں گا اُسکو میں پیارے مرے
عادل و اہلِ کرم نیکو صفات
منصف اور اہل سخا اور خوش صفات
ہم بنزدِ دخترِ خود داردت
اپنی بیٹی پاس رکھیگا تجھے
احتیاطِ تام داری اے جواں
لڑکے۔ رکھنا احتیاط ہر اسکے پاس
ورنہ آید بر تو آفت ہا بسے
ورنہ تجھپر آفتیں آجائیں گی
تا ز مقبولان و منظوراں شوی
تا ہو پیارا اور منظور نظر
پس نگاہِ لطف بنماید بتو
مہربانی کی نظر تجھ پر کرے

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
tpobaa-library.blogspot.com

tarikhema.org

هم مرا معلوم گشت اے نیک خو
ہے ملی مجھکو خبر تحقیق سے
چوں نیا مد خاطرش را کس پسند
جب نہ کوئی اُس کی نظروں میں جچا
با فلاں شہزادہ نسبتش نمود
نسبت ایک شہزادہ سے اسکو کیا
پس فلاں تاریخ از شہر فلاں
سو فلاں تاریخ کو اک شہر سے
خواہد آمد شاہزادہ با برات
شاہزادہ لیکر آوے گا برات
وقتِ رخصت گو کہ ہمرہ می روم
رخصتی پر کہہ کہ مجھکو ساتھ لے
چوں ز خدمتہا تو محبوبش شوی
اُس کا پیارا جب تو خدمت سے بنے
در محفہ سازدت با خود سوار
تجھکو بھی پینس میں کرلے گی سوار
پس رواں گردند جملہ مرد ماں
سو روانہ ہونگے سب ہی لوگ تو
ہست اندر رہ فلاں بحرِ عظیم
اک بڑا دریا ہے رستہ میں حضور
از محفہ حیلہ کن بیروں بشو
کچھ بہانہ کر فنس سے تو نکل

ق
کہ بحسب شرطِ آں خورشید رو
شرط پر اس ماہ وش محبوب کے
پس بہ رسمِ عرف شاہِ ارجمند
شہ نے موافق عرف کے تب یوں کیا
زانکہ دختر بکر ماندن عار [illegible]
لڑکی کا رکھنا کنوارا شرم تھا
ق
در فلانِ روز در شہر فلاں
اور فلانے دن فلانے ماہ کے
بہرِ عقدِ خود باآں نیکو صفات
اس پری سے عقد کرنے ایک [illegible]
زانکہ خواہد گشت بے تو [illegible]
کیونکہ لونڈی بن ترے پاگل بنی
نیز او خواہد کہ ہمراہش [illegible]
وہ بھی چاہے گی کہ تو ہمرہ چلے
نزدِ خود موے بکے پنہاں [illegible]
استرہ پاس اپنے رکھ پوشیدہ یاں
سوئے شہرے کامدہ بو دند [illegible]
آئے تھے جس شہر سے اس شہر کو
استراحت را شوند آنجا [illegible]
یہ وہاں کچھ دیر دم لیں گے ضرور
نزد نوشہ آبر بینی او
نوشہ پاس آ ناک کاٹ اور دے تو چل

tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

بعد ازاں خود را بدریا در فگن
بعدہٗ دریا میں اپنے کو تو ڈال

باز تدبیرے برائے تو کنم
پھر کروں گا فکر میں تیری لئے

خوب فہمانیدہ آں شہزادہ را
خوب اس شہزادہ کو سمجھا دیا

در آں بادشاہِ کامراں
درپہ اس اقبالمند شہ کے گیا

...اں باشی ہمیشہ باخوشی
تو ہمیشہ دنیا میں شاداں رہے

دوستانت زندہ باد در جہاں
دوست تیرے دنیا میں زندہ رہیں

حاجتِ ایں مفلسِ مسکیں برآر
مطلب اس نادار عاجز کا نکال

تا توانی حاجتِ مسکیں برآر
ہو سکے عاجز کی حاجت پوری کر

ہم تو محتاجی بآں شاہِ شہاں
تو ہے محتاج اُس حقیقی شاہ کا

بر خلائق گر کنی رحم و کرم
لوگوں پر رحم اور کرم گر تو کرے

ہمدریں معنے بگفتہ مصطفےٰ[1]
ہے اسی معنی میں قولِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اندراں موجود باشم آں زمن
اس میں اس دم میں ہونگا نیک فال

کہ میسر باشدت وصلِ صنم
جس سے تجھکو تیرا وہ دلبر ملے

ایں مراتب زابتدا تا انتہا
من و عن اول سے لے تا انتہا

داد آوازے کہ اے شاہِ جہاں
دنیا بھر کے بادشاہ۔ دی یہ صدا

با فراغ و خرمی عشرت کنی
چین اور آرام سے خوشیاں کرے

دشمنانت در زمیں باد انہاں
اور زمیں میں تیرے اعداء دھنس پڑیں

تا برآرد حاجتِ تو کردگار
تا نکالے تیرا مطلب ذوالجلال

تا برآرد حاجتت پروردگار
تا کرے حاجت تری پوری وہ بر

رحم کن بر حالتِ ایں ناتواں
حال پر اس ناتواں کے ترس کھا

بر تو آں راحم نماید رحم ہم
رحم تجھپر بھی وہ حق اور ہو کرے

ارحموا[1] اذا لارض یرحم ذوالسما
ترس کھاؤ رحم فرماوے خدا

[1] اشارہ است بحدیث ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء ای ترس آرید برآں کہ در گیتی ست رحم خواہد نمود برشما آنکہ در آسمان ست اے

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

tarikhema.org

چونکہ آوازش شنیدہ بادشاہ
بادشہ نے جب سنی اس کی صدا
کیستی و حاجتِ تو چیست گو
بول کون ہے تو ہے مطلب تیرا کیا
گفت اے سلطان مرد جوگیم
بولا اے شہ میں تو جوگی شخص ہوں
پس ہمی خواہم کہ سازم جفت وے
اس کی شادی کرتا ہوں میں چاہتا
جستجو ہا میکنم ز ایام پیش
میں تلاش اک عرصے سے ہوں کر رہا
در سفر این بچہ را تکلیفہاست
ہے سفر میں بچہ کو کلفت حضور
پس ہمی خواہم کہ تفویضش کنم
سونپنا اس کو ہوں میں بس چاہتا
تا پسر را جستہ آرم وا نگہے
جب میں لڑکا ڈھونڈھ لاؤں تب جناب
لیک از عالم امانت رفع شد
پر امانت اٹھی دنیا سے صنم
نیز در ذکرِ فتن گفتہ نبی
ہے بیاں میں فتنوں کے قولِ نبی
نیست ایماں بے امانت اے فتا
بے امانت کے نہیں ایمان ہے

نزد خود خواند و بگفت ایمرد راہ
بولا پاس اپنے بلا کر اے گدا
تا بر آرم حاجت و مقصود تو
تا کروں میں تیری حاجت کو روا
ہست این دختر کہ بینی دختر م
ہو جو لڑکی دیکھتی ہے میرا خوں
زادۂ جوگی کہ باشد نیک پے
لڑکا جوگی زادہ ہو اور ہو بھلا
لیک محرومم ہنوز از کام خویش
ابتک اپنا کام تو ابتر رہا
ہم مرا ز آفاتہا تخویفہاست
مجھکو بھی خطروں سے ڈر ہے بالضرور
چوں ودیعت با کسے ...
یہ ودیعت اس کو جو ہو پارسا
دختر خود را ستانم من ...
لڑکی اپنی اس سے میں لیلوں شتاب
را یت زور و خیانت ر...
مکر دھوکے کا بلند ہے اب علم
اَلْاَمَانَۃُ تُقْبَضُ مِنْ قَلْب...
ہے امانت دل سے اس کے چھینتی
ہمچنیں فرمود احمد مجتبےٰ
احمد مرسل کا یوں فرمان ہے

لہ اے امانت باز گرفتہ خواہد شد از دل او و مشارٌ است بحدیث ینام الرجل النومۃ فتقبض الامانۃ من قلبہ ۲ منہ عفی عنہ لا ایمان لمن لا امانۃ لہ

باقی آیندہ

pdf.tarikhema.org
tooba-e-library.blogspot.com
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir

شاہ شاہاں لا تخونوا گفتہ است[1]
تم خیانت مت کرو حق نے کہا
زیں سبب در خدمتت حاضر شدم
اس لئے خدمت میں تیری آیا ہوں
زانکہ نام فرخ شاہ زماں
ہے مبارک نام نامی آپ کا
پس اگر تا واپسیِّ ایں غلام
واپسی تک آپ اس ناچیز کے
ایں بغایت لطف و شفقت با شدت
ہو نہایت مہر و شفقت آپ کی
بے درم سلطان را باشم غلام
بیدرم میں شاہ کا ہونگا غلام
چوں شنید احوال آں ذو سلطنت
سن چکا جب شاہ اس کا ماجرا
گفت کاے دخترت اینجا گذار
اپنی لڑکی بے خطریاں چھوڑ دے
جوگی بعلی دعا ہایش بداد
دیں دعائیں فرضی جوگی نے اُسے
شہ فرستادش درونِ قصر خویش
شہ نے اُسکو اپنے گھر بھجوا دیا
دخترِ جوگی ست ایں نزدت بدار
پاس رکھو اس کو ہے یہ جوگی بچی

منکرش را دین و ایمان رفتہ است
دین و ایماں اس کے منکر کا گیا
تا کہ ایں دختر بہ تفویضت دہم
تاکہ یہ لڑکی تجھے میں سونپ دوں
در امانت ہست مشہور جہاں
چار سو مشہور امانت میں ہوا
ایں امانت را بداری اے ہمام
یہ امانت رکھ لیں جو آقا مرے
ہم نہایت رحم و منت با شدت
ہو بہت ہی رحم و منت آپ کی
حاجتم این ست و باقی والسلام
مطلب اپنا یہ ہے باقی والسلام
گفت بہتر خانۂ من خانہ است
بولا خیر ہے گھر ہمارا آپ کا
کرد خواہم مثل دخت خود شمار
سمجھوں گا میں مثل اپنی لڑکی کے
کرد تسلیم و برفت آں اوستاد
مجرا کر رخصت ہوا وہ شاہ سے
دختر خود را بگفت اے عقل کیش
اپنی لڑکی سے کہا اسے عاقلہ
ہمچو اختِ خویشتن اورا شمار
دوسری تجھکو بہن گویا ملی

[1] اشارہ است بہ آیت کریمہ لا تخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم وانتم تعلمون ای ذزدی مکنید از خدا و رسول او و دزدی مکنید در امانتہای خود دانستہ ۱۲ منہ

tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

tarikhema.org

الغرض آں دلبرِ شکّر دہاں ‏ ‏ می شمرد او را مثالِ خواہراں
الغرض وہ مہ لقا شیریں زباں ‏ ‏ تھی بہن اس کو سمجھتی بے گماں

نیز ایں خدمت نمودش آنچناں ‏ ‏ کہ شدہ مقبول آں جانِ جہاں
اسنے بھی اس طرح کام اس کا کیا ‏ ‏ کہ پری کو کام اس کا بھا گیا

خدمتِ بسیار او را مے نمود ‏ ‏ تا کہ بیش از جملہ قدرش می فزود
اس کی یہ خدمت بہت کرتی رہی ‏ ‏ سب سے زیادہ اس کی قدر ہونیلگی

آخر گشتہ چناں محبوبِ او ‏ ‏ گوئیا یک روح ہست و جسم دو
آخر اس کی ایسی پیاری ہوگئی ‏ ‏ گویا اک جاں کالبد ہو دو گئی

ہر کہ خدمت کرد او مقبول شد ‏ ‏ ہر کہ خود بیں گشت او مخذول شد
جسنے خدمت کی وہ پیارا ہوگیا ‏ ‏ اپنے کو دیکھا تو رسوا ہوگیا

اے پسر کن خدمتِ اہل اللہ را ‏ ‏ تا کنی حاصل رضائے شاہ را
خدمت اللہ والوں کی کر اے عزیز ‏ ‏ شہ کی خوشنودی ملے اے باتمیز

زانکہ خدمت کردن اہل اللہ را ‏ ‏ در حقیقت ہست خدمت شاہ را
کیونکہ خدمت کرنا اہل اللہ کی ‏ ‏ دراصل خدمت ہے شاہنشاہ کی

خدمتِ شاں خدمتش اے نیکخو ‏ ‏ زانکہ گم گردیدہ ہست خود در او
ان کی خدمت اُس کی خدمت ہے فنا ‏ ‏ کیونکہ اس میں یہ ہوئے بالکل فنا

در حدیث آمد کہ در روزِ جزا ‏ ‏ بندۂ خود را بفرماید خدا
ہے خبر میں آیا کہ روزِ جزا ‏ ‏ ہوگا بندہ سے یہ ارشادِ خدا

کہ طعامے خواستم از تو ولے ‏ ‏ ایہا العبد ندادی اے شقی
میں نے تجھ سے تھوڑا کھانا مانگا پھر ‏ ‏ بندہ تو منکر ہوا اے بدمگر

پس بگوید بندۂ زار و حزیں ‏ ‏ کیف اطعم انت ربّ العالمین
تب کہیگا بندۂ ناچار و ذلیل ‏ ‏ کیسے دیتا تو تو ہے ربِّ جلیل

خدمت اہل اللہ

له اے خواہر گفت من ترا چگونہ می خورانیدمی حالانکہ تو پروردگار جہانیان ہستی پس گوید طعام خواست از تو بندۂ من فلاں اگر میخورانیدی نزد ما یافتی الخ ۱۲ منہ

tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

قال استطعمتک ذا عبدی فلاں

بولے کھانا تجھ سے بندے نے مرے

باز گوید کز تو آبے خواستم

حکم ہو پانی کی خواہش تجھ سی کی

پس بگوید بندۂ خوار و حزین

تب کہیگا بندۂ خوار اور ذلیل

قال استسقاک ذا عبدی فلاں

بولے پانی تجھ سے بندہ نے مرے

باز گوید از تو جامہ خواستم

حکم ہو کپڑا طلب تجھ سے کیا

پس بگوید بندہ پست و حزیں

تب کہیگا بندہ ناچیز اور حزیں

قال استکساک ذا عبدی فلاں

بولے کپڑا تجھ سے بندہ نے مرے

ایں چنیناں را بکن خدمت بسے

خدمت ایسوں کی تو کر دل توڑ کر

حال او را ساز ند اکسیر نظر

دیکھکر مٹی کو کردیں کیمیا

لو رزقت یافتے نزدیک ما

مانگا جو دیتا کہتے ہم سے لے

لیک نمودی مرا سیراب ہم

تو نے مجھکو پیاس سے تسکین دی

کیف اسقی انت رب العالمین

کیسے دیتا تو ہے بس رب جلیل

لو سقیت یافتے نزدیک ماں

مانگا گر دیتا تو کہتے ہم سے لے

لیک مارا تو ندادی جامہ ہم

تو نے کپڑا بھی نہیں ہم کو دیا

کیف اکسو انت رب العالمین

کیسے دیتا تو ہے رب العالمین

۱۹ لو رزقت یافتے نزدیک ماں

مانگا تو دیتا تو کہتے ہم سے لے

بو کہ بنماید نظر تو بر کسے

ممکن ہے تجھ پر کرے کوئی نظر

دید شاں دیدے خدائے دادگر

دیکھنا ان کا خدا کا دیکھنا

لے اے چسان آپ منخورانیدم ہرگاہ تو پروردۂ عالمیاں ہستی بگوید باری تعالیٰ آپ خواست از تو بندۂ من فلاں پس اگر منخورانیدے یافتی ۱۲ منہ کہ اے بچگونہ پوشانیدم حالانکہ تو رب العالمین ہستی پس بگوید باری تعالیٰ پوشش خواست از تو فلاں بندۂ من اگر می پوشانیدی یعنی از طلبیدن خدائے تعالیٰ پوشش و آب و خورش مراد این ست کہ یکے از خاصان و مقربان خداوندی طلبیدہ بود پس خدمت اولیں خدمت خداوندی بود ہمچنانکہ اگر فرمانده ہی نائب خویش جائے بفرستد پس تعظیم او تعظیم ملک خواہد شد و در تحقیر او تحقیر ۱۲ منہ

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
tooba-elibrary.blogspot.com

tarikhema.org

سامان شادی ملکہ

جائے نازک ہست لب بند اشرفا
ہے جگہ نازک بس اشرف چپ ہو
ساز سامان شادی آں ماہ را
اس قمر کی شادی کا سامان کرو

عقد

گشت چوں نزدیک روز شادیش
جب زمانہ شادی کا پاس آگیا
شاہ شد مشغول در سامانِ خوش
شاہ تب سامان میں مصروف ہوا

کرد سامانِ مہیا بے شمار
خوب ہی تیاری کی جس کا شمار
کہ نتانندش شمردن صد ہزار
کر نہیں سکتے کریں گر دہ ہزار

طرف ثانی نیز در سامان ہا
لڑکے والے بھی بڑے سامان میں
شاغل و مصروف بودند اسرہا
تھے لگے اپنے دلی ارمان میں

تا کہ تاریخ مقرر رو نمود
شادی جس دن ٹھہری تھی وہ آگیا
سوئے چھاتہ قصد خود کردند زود
چھاتہ کا جھٹ پٹ ارادہ کرلیا

شاہزادہ با براتے بے شمار
شاہزادہ مع بڑی بارات کے
با شکوہ و فر و شاں گشتہ سوار
آیا کروفر سے اور اک شان سے

چوں قریب شہر چھاتہ آمدند
چھاتہ کے نزدیک جب یہ آگئے
شاہ وار کانش ہمہ آگہ شدند
شاہ اور اس کے وزیر آگہ ہوئے

پس باستقبال شاں گشتہ سوار
پیشوائی کرنے کو ان کی چلے
شاہ با ارکان خویش و ہم کبار
شاہ مع اپنے وزیر اور فوج کے

تا بہ عز و حرمت و تعظیم ہا
ان کو عزت حرمت اور تعظیم سے
ہم بہ وقر و وقعت و تکریم ہا
نیز وقر اور وقعت اور تکریم سے

اندرون شہر آوردند شاں
شہر کے اندر لے آئے آپ ہی
عزت و توقیر ہا کردند شاں
اور بڑی توقیر و عزت ان کی کی

در مکان بس وسیع و بس بلند
ایک عالیشان عمارت میں فتا
داد شاں جائے کہ کردندش پسند
ان کی مرضی پر انھیں ٹھہرا دیا

tarikhema.ir
mandegartarikhema.org
pdf.tarikhema.org

این ہمہ را نزد مہماناں گذار
چھوڑ مہمانوں میں ان سب کو میاں

کُل زناں در قصر مشغولش شدند
عورتیں گھر کی ہوئیں مصروف سب

چوں ورا عریاں نمودند آں زماں
اس کے تن سے جب کئے کپڑے جدا

چوں نمودند آں بدن را شست و شو
عورتیں جب اس کو بس نہلا چکیں

چونکہ پوشانیدہ شد آں سیمبر
جبکہ پہنائی گئی وہ مہ لقا

از خجالت شد بمغرب آفتاب
شرم سے پچھم میں سورج چھپ گیا

چونکہ مالیدند خوشبو بر بدن
جب بدن پر اس کے خوشبو کو ملا

جلوہ دادندش چو بر تختِ عروس
جب اُسے چوکی پہ تھا بٹھلا دیا

الغرض در زینت و زیبِ عروس
اک پہر رات اسمیں گذری اے فتا

بعد ازاں تیاری شادی شدہ
انتظام اب شادی کا ہونے لگا   عقد

مرداں در محفلے گشتند جمع
ایک محفل میں ہوئے سب لوگ جمع

حالِ نیناوتیِ زیبا نگار
کر تو نینا وتی کا قصہ بیاں   صیغہ امر

تا عروسِ مہ لقا آرا کنند
تا دلہن مہ وش بنادیں اس کو اب

گوئیا از ابر مہ گشتہ عیاں
چاند گویا بدلی سے ظاہر ہوا   از ابر مراد لباس و از مہ بدن

فوق از خورشید شد آں ماہرو
بڑھ کے سورج سے ہوئی وہ مہ جبیں

جامۂ ترصیع کردہ از گہر
موتیوں سے تھا جو جوڑہ بس جڑا

روز افگندہ بروئے خود نقاب
دن نے بس اپنا لیا تھا منہ چھپا   یعنی شب آمد

پس معطر گشت جملہ انجمن
جلسہ کا جلسہ تھا سارا بس رچا

ماہ و خور آمد برائے پائے بوس
چاند سورج اس پہ ہوتے تھے فدا

آمدہ پائے شب رشکِ شموس
رات کیا تھی دن سا تھا اک چاندنا

یعنی ساز خانہ آبادی شدہ
خانہ آبادی کا بس ساماں ہوا

شاہزادہ در پیرا غارے ہمچو شمع
نوشہ تھا جیسے چراغوں میں ہو شمع

tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
tpobaa-e-library.blogspot.com

عقد شاں چوں عقد گوہر بستہ شد
عقد ان کا ہار سا باندھا گیا

دوست شاد و دشمن شاں خستہ شد
دوست خوش اور دشمن ان کا خستہ تھا

بود در محفل مبارک بادھا
غل تھا محفل میں مبارک باد کا

بارک اللہ بارک اللہ فیہما[1]
دونوں میں برکت دے برکت دی خدا

بعد ازاں سفرہ بیاوردند شاں
بعد اس کے لائے دستر خواں وہاں

پیش مہمانان خود با عز و شاں
پر تکلف اپنے مہمانوں کے یاں

بود مطعومات بوقلموں برآں
ہر طرح کے کھانے اس پر چن دیئے

نیز مشروبات گونا گوں برآں
پینے کے اقسام تھے ہر طرح کے

چوں فراغت یافتند از خوردنش
اس ضیافت سے وہ فارغ جب ہوئے

پس بر فتند آں ہمہ در خواب خوش
اپنی میٹھی نیند وہ سب سو رہے

چوں سحر گشت و بر آمد آفتاب
نکلی سورج کی کرن جب صبح ہوئی

حاضری تیار کرد آں عرش ...
بیٹی والے نے کی تیار حاضری

حاضری خوردند ہر گہ مردماں
حاضری سب لوگ جس دم کھا چکے

گرد ندرشاں جہیز ہمیگراں
تب جہیز ان کو ملا افراط سے

دار مرداں را تو مشغول متاع
لوگوں کو مصروف رکھ تو مال میں

گو چہ شد حال زناں وقت ...
عورتیں رخصت میں تھیں کس حال میں

حال مادر را چہ سازم من بیاں
ماں کی حالت کو بیاں میں کیا کروں

بود ہر دو چشم او گوہر فشاں
دونوں آنکھوں سے تھا جاری سلک خوں

از فراق دختر خود مے گریست
بیٹی کی فرقت میں روتی جاتی تھی

نیز می گفت اے چگوں خواہیم زیست
کہتی تھی کیسے ہو اپنی زندگی

ہمچناں بد حال آں جملہ زناں
حال جملہ عورتوں کا یوں ہی تھا

بر لب ہر یک بدہ شور و فغاں
رونے سے ہر اک کے تھا کہرام سا

---

[1] برکت دہد برکت دہد ایزد تعالیٰ میان ہر دو ۱۲ منہ مدظلہ۔

tarikhema.org
tarikhema.ir
mandegartarikhema.org
pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

tarikhema.org

بود حال نیناوتی ہمچناں
حال نیناوتی کا تھا ویسا ہی
الغرض آں قصر ماتم خانہ بود
الغرض گھر کیا تھا ماتم خانہ تھا
چوں نبودہ چارہ جز صبر و قرار
چونکہ چارہ تھا نہ جز صبر و قرار
دختر جوگی بگفت اے خواہرم
بولی لڑکی جوگی کی باجی مری
گر فرمائی بہمراہت روم
حکم ہو ساتھ آپ کے میں بھی چلوں
نیناوتی گفت بہتر چیست زیں
بولی نیناوتی اس سے اچھا کیا
ہمرہ او در محفہ شد سوار
ہو گئی ساتھ اس کے فینس میں سوار
الغرض باگریہ و زاری بکا
الغرض رو پیٹ کر اور ہائے کر
چوں بروں آمد محفہ زرنگار
پالکی جب باہر آئی زرنگار
آں محافہ پیش پیش و در پسش
آگے آگے پالکی اس کے عقب
از پئے پدر و دختر شاہ ہم
باپ بھی بیٹے کے رخصت کیلئے

ہائے ہوئی کرد ہم شور و فغاں
ہائے وہو کرتی تھی اور تھی چیختی
در زمین و چرخ ظلمت می نمود
تھا اندھیرا ارض سے تا سما
لاجرم اندر محفہ شد سوار
ہو گئی فینس میں مجبوراً سوار
بے تو خواہد گشت دل را وحشتم
بے ترے میرا بہت الجھیگا جی
ہم ترا من کار خدمتہا کنم
آپ کا میں کام اور خدمت کروں
کہ دل من نیز می خواہد ہمیں
چاہتا یہی ہے بس دل بھی مرا
داشت یک موسا بخود آں مرد کار
استرہ بھی رکھ لیا اک باڑھ دار
آں زناں کردند رخصت مرورا
اس کو رخصت کر دیا سب نے مگر
نیز نوشہ شاہزادہ شد سوار
ہو گیا نوشہ بھی شہزادہ سوار
بود نوشہ شاد شاد و خوش بجوش
نوشہ تھا خوش خوش بصد جشن و طرب
شد سوار مرکب صرصر قدم
اک سمند بادپا پر چڑھ لئے

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
toobaa-elibrary.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

در عقب جملہ برات و مرد ماں
سب برات اور لوگ پیچھے پیچھے تھے
بر محفہ گشت چنداں زر نثار
اتنا فینس پر ہوا روپیہ نثار
الغرض گشتند آں جملہ رواں
الغرض وہ سب روانہ ہو گئے
ہیچ دانی چیست شہرے کہ ازاں
جانتے بھی ہو کہ ہے وہ کیا مقام
عالمِ ارواح داں آں شہر را
اس جگہ کو عالم ارواح جان
ہست ایں دار السفر بیت الفنا
یہ سفر خانہ ہے اور خانہ خراب
تا کجا افتادہ باشی در سرا
تو سرا میں کب تلک ٹھیرے گا یار
نیست نیکو ماندن اندر ایں سفر
اس سفر میں رہنا اچھا ہے نہیں
اے مسافر از برائے ایں سفر
اے مسافر اس سفر ہی میں مگر
معنی موعود ایں ست اے فنا
مطلب اصلی یہ ہے اے پیاری مری
رفتہ رفتہ آمد آں بحرِ عظیم
چلتے چلتے آیا وہ دریا بڑا

لنگوٹی

یا وقار و کرّ و فرّ و عزّ و شاں
شان و شوکت آن و بان اور ٹھاٹھ سے
مفلساں گشتند جملہ مالدار
جتنے مفلس تھے ہوئے سب مالدار
سوئے شہرے کامدہ بودند ازاں
اُس جگہ کو جس سے وہ سب آئے تھے
آمدند ایں جملہ خلق و مرداں
جس سے کل مخلوق آئی خاص و عام
کہ وطن اصلی ست مارا اے...
ہے وطن اصلی ہمارا اے جوان
چوں مسافر خانہ و مہماں سرا
ہو بہو ہوٹل سرا سمجھو جناب
کن بسوئے شہر خود پرواز یار
اڑ چل اپنے دیس کو ہو برقی تار
سوئے شہر خویشتن آ زود تر
جلد اپنے دیس میں آ جا کہیں
مصطفےٰ گفت السفر مثل سقر
قول احمد ہے سفر گویا سقر
قصہ می گویم کنوں بشنو ...
باقی قصہ کہتا ہوں سن لے اسے
از پئے راحت شدند آنجا مقیم
ٹھیرے واں سستانے کو اور دم لیا

ل اے معنی کہ وعدہ کردہ بودم دریں شہر ست وآنچہ فرمودہ السفر مثل سقر معنیش آئندہ گویم ای بسر ، وایں نکتہ است تغیر کستہ

toobaa-elibrary.blogspot.com
pdf.tarikhema.org
mandegartarikhema.org
tarikhema.ir

tarikhema.org

دخترِ جوگی بحیلے ذوفنوں
جعلی لڑکی جوگی کی چلتی ہوئی

نزدِ نوشہ آمدہ آں حیلہ جو
چل کے نوشہ پاس مفسد آگئی

باز خود را زود در دریا فگند
جھٹ سے پس دریا میں وہ کودی پڑی

دستِ او بگرفت و غوطہ زد شتاب
ہاتھ اس کا پکڑا اور غوطہ لگا

بعد ازاں چوں گشت پس آمد بدر
باہر آیا جب کہ اطمینان ہوا

گفت الحمد لستار العیوب
بولا ہے صد شکر اس ستار کا

لیک چندے کن توقف بعد ازاں
بس ابھی رک جائے تو اتنا اگر

پس بخواہم کرد تدبیرِ وصال
فکر تیرے وصل کی کردوں گا اب

چند بگذارید در سیر و شکار
کچھ دنوں کرلو تم اب سیر و شکار

درمیانِ سیرہا بگذار شاں
ان کو تو سیروں میں تم چھوڑو میاں

دخترِ جوگی چو بینیش بُرید
جوگی بچی نے جو کاٹی اس کی ناک

حیلہ کرد و از محفہ شد بروں
پالکی سے جل کر باہر چلی

پس بموسے بینیش ببرید او
استرے سے ناک اس کی کاٹ لی

بود آنجا لشکری ارجمند
واں پہ تھا موجود ساتھی لشکری

رفت تا دور دور از زیر آب
نیچے نیچے دور تک وہ بہ گیا

خشک کردہ جامۂ خویش و پسر
اپنے اور لڑکے کے کپڑے کو سکھا

که برآمد مقصدت بر طرزِ خوب
۹۷ کام تیرا پورا اور جو کس بنا

تا تو سوئے شاہ خواہم شد رواں
پاس شہ کے تجھ کو لیجاؤں اگر

گر بخواہد آں خدائے ذوالجلال
گر خدا چاہے گا جو ہے سب کا رب

پس کنم تدبیرِ وصل آں نگار
پھر کروں محبوب سے تمکو دوچار

قصۂ بینی بریدہ کن بیاں
حال نکٹے کا کرو اب تم بیاں

شور و غل در مرد ماں گشتہ پدید
چیخے چلائے اڑائی سب نے خاک

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
tooba-e-library.blogspot.com

شد مبدل بالم شادی او
گشت ویران جملہ آبادی او
غم سے بدلی اس کی اب ساری خوشی
اس کی سب آبادی ویران ہو گئی

سوئے ملکش باالم واپس شدہ
شاہ با دختر بچھانہ آمدہ
دیس کو مغموم وہ واپس ہوا
شاہ بیٹی ساتھ چھانہ آگیا

آمد و بنشست اندر رنج و غم
ہم گذشت از سینہ اش تیر الم
غمزدہ شہ آکے بیٹھا دل جلا
دل سے اس کے تیر غم کا پار ہوا

نیز اندیشہ نمودے در ضمیر
چوں بخواہد دختر خود ... فقیر
سوچتا تھا دلمیں بھی روشن ضمیر
لڑکی اپنی مانگے گا جب وہ فقیر

پس چہ خواہم داد من اورا جواب
الغرض می خورد صدہا پیچ و تاب
تو کہو میں دونگا اُس کو کیا جواب
الغرض کھاتا بہت تھا پیچ و تاب

گر بہ پیش او بگویم ماجرا
پس یقیں خواہد نمود آں ...
سامنے اس کے کہوں گر ماجرا
تو یقیں اس کو وہ کیوں کرنے لگا

شاہ را در فکر و رنج و غم گذار ۹۸
لشکری و شاہزادہ را بیار
شہ کو رنج اور فکر و غم میں چھوڑ جاؤ
تم سپاہی اور شہزادہ کو لاؤ

سیر کردہ کردہ در ماندہ شدند
آرایں جا تا کہ آرامے کنند
تھک گئے ہونگے وہ کرتے کرتے سیر
یاں سے آ ستالیں کچھ دیر انکے پیر

آں سپاہی کاو استادِ کار بود
آں لباس اولیں در ... نمود
وہ سپاہی جو بڑا ہشیار تھا
اُسنے اپنا پہلا جوڑہ ڈٹ لیا

شاہزادہ را بپوشانید آں
جامہا چوں جامہائے جوگیاں
اُسنے اب شہزادے کو پہنا دیئے
کپڑے جیسے جوگیوں کے ہوں پھٹے

پس بیامد نزد سلطاں شاد شاد
کرد تسلیم و دعا ہایش بداد
خدمتِ شہ میں ہوا حاضر تبھی
دیں دعائیں اوس کو اور تسلیم کی

tarikhema.org
tarikhema.ir
mandegartarikhema.org
pdf.tarikhema.org
tooobaa-elibrary.blogspot.com

گفت از اقبال شاہ دادگر
آپ کے اقبال سے اسنے کہا
نیک خوئے و مرد خوب است و حلیم
اچھی عادت اچھا لڑکا بُردبار
منتِ تو ہست بر من بیشمار
آپ کا مجھ پر بہت احسان ہے
[illegible] زیں بندہ چہ آید بندگی
پر ہو اس ناچیز سے کیا بندگی
[illegible] احسان و منت شاہ راست
فدوی پر احساں بہت ہی شاہ کا
[illegible] شاہا حوالت کن بمن
مجھ کو واپس دیجئے لڑکی مری
[illegible] گشت و حیراں در جواب
شاہ حیراں اور پریشاں ہو گیا
[illegible] قیام وگیر آرام و بپائے
ٹھہرو اور آرام لو کچھ دن یہیں
[illegible] من جانب الشیطان داں
جلدی کرنا کام ہے شیطان کا
ہست از شیطان عجلت اے پسر
جلدی ہے شیطاں کی جانب سے دلا

دستیابم شد بکوشش ایں پسر
مجھ کو کوشش سے یہ لڑکا ہے ملا
پارسا و صالح و نیک و کریم
ہے بزرگ و نیک اور پرہیزگار
دخترم را داشتی اے شہریار
لڑکی میری آپ کی مہماں ہے
ہست پیش تو مرا شرمندگی
مجھکو اس دم ہے بڑی شرمندگی
بیش ازیں تکلیف دادن ناروا است
زیادہ اب تکلیف دینا ناسزا
دار دت شاد آں خدائے ذوالمنن
آپ کو خوش رکھے وہ قادر قوی
آخرش گفتا کہ اے پُراضطراب
بعد میں کہنے لگا جلدی ہے کیا
کہ نیاید کار در عجلت بجائے
کام جلدی میں کبھی بنتا نہیں
والتانی را من الرحمٰن خواں
دیر کرنا کام ہے رحمٰن کا
ہست اناۃ از جانبِ آں دادگر
ہے توقف حق سے سمجھو برملا

99

سلہ در حدیث شریف ست العجلۃ من الشیطان والتانی من الرحمٰن اے زودی از شیطان ہست و درنگی از رحمٰن ۱۲ منہ

tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

مصطفےٰ فرمود در حلم و انات
کہ خدا محبوب دارد این صفات

بردباری اور توقف ہیں رسول
بولے حق کو وصف ہیں دونوں قبول

باوجود قدرت کامل خدا
ساخت در شش روز این ارض و سما

رب قادر نے بنائے بیگماں
چھ دنوں میں یہ زمین و آسماں

ورنہ از کن آفریدے این جہاں
این جبال و این زمین و آسمان

ورنہ کن کہنے سے بنجاتا جہاں
یہ پہاڑ اور یہ زمین اور آسماں

گفت بہتر حکم عالی بر سرم
چوں تو فرمودی قیا[illegible]

بولا اچھا حکم شہ سر پر مرے
آپ نے فرمایا چندے رک گئے

باز گفت بعد دو سہ چار روز
کن حوالت دختر من دلفروز

چند دن کے بعد پھر اُسنے کہا
لڑکی میری ہو عنایت اب شہا

گفت چندے دیگرے آرام کن
کن قرار و صبر اے شیریں سخن

بولا کچھ روز اور بھی آرام کر
ٹھہر جا اور صبر کر نیکو سیر

گفت ارشادت براس و عین من
من غلامت ہستم اے شاہِ زمن

بولا سر آنکھوں پہ ہے حکم آپ کا
عالیجاہا میں غلام ہوں آپ کا

باز گفتا کن حوالت دخترم
بے نہایت باشدت بر من کرم

پھر کہا دیدیجئے لڑکی مری
مہربانی ہوگی مجھ پر آپ کی

جز کہ گفتن[1] شاہ چوں چارہ ندید
کرد جملہ ماجرا بروے پدید

جب بتانے ہی پہ شہ مجبور ہوا
اسپہ سارا حال ظاہر کردیا

آن سپاہی گفت اے شاہِ جہاں
نیست لائق مر ترا اے [illegible]

وہ سپاہی بولا اے شاہ زمیں
آپ کو یہ بات تو زیبا نہیں

بر زباں آری چگوں قولِ دروغ
کذب را ہرگز نمی باشد فروغ

آپ کیسے کہتے ہیں قولِ دروغ
جھوٹ کو ہوتا نہیں ہرگز فروغ

[1] بجز گفتن راز شاہ با سپاہی

ے اشارہ است بحدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاشج عبد القیس ان فیک لخصلتین یحبہما اللہ الحلم والاناۃ ۱۲ منہ

tarikhema.org
tarikhema.ir
mandegartarikhema.org
tooba-e-library.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

کذب از عامہ نباشد خوب تر
لیک از شاہاں بود معیوب تر

جھوٹ تو سب ہی کے حق میں ہے برا
پر ہے شاہوں کے لئے بس نامزا

ہیبتِ شاہی کند زائل دروغ
شوکت و فر افگند باطل دروغ

رعب شاہی کو گھٹا دیتا ہے جھوٹ
شان و شوکت کو مٹا دیتا ہے جھوٹ

دخترم را بود با دریا چہ کار
کہ فتادہ در میانش آں نگار

لڑکی کو دریا سے میری کام کیا
کہ گری یکبارگی اس میں وہ جا

چوں نگوئی کہ پسند آمد مرا
دخترت را زیں سبب ندہم ترا

کیوں نہیں کہتے پسند آئی مجھے
لڑکی اس باعث نہیں دوں گا تجھے

آہ واویلا دریغا حسرتا
کہ امانت از جہاں رفتہ کجا

ہائے افسوس آہ اب میں کیا کروں
کہ امانت اٹھ گئی دنیا سے یوں

کہ ترا دانستہ بودم من امیں
او برآمد اے دریغا ایں چنیں

جس کو میں سمجھا امانت دار تھا
ہائے وہ ہی ایسا نکلا یا خدا

خیر کردم صبر لیکن یاد دار
بد کنم نامِ ترا در روزگار

یاد رکھنا صبر تو میں نے کیا
نام بد کر دوں گا دنیا میں ترا

نزدِ شاہان و رئیسانِ زماں
قصۂ بے عہدیت سازم بیاں

بادشاہوں اور رئیسوں پاس جا
تیری بدعہدی کہوں گا اور دغا

شاہ شد خاموش و گفتا با وزیر
چہ کنم تدبیر اکنوں اے مشیر

چپ کا ہو شہ بولا اے میری وزیر
کیا کروں تدبیر میں اب اے مشیر

گفت با جلاد گو قتلش کند
شاہ قلبِ خویشتن را خوش کند

بولا کہہ جلاد اسے کر دے تمام
آپ خوش دل ہوں با اطمینان تمام

گفت نے ظلم و ستم خواہم نکرد
ظلم شاہی را کشد اے نیک مرد

بولا میں تو ظلم کرنے کا نہیں
ظلم سے شاہی نہیں رہتی کہیں

tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
tpobaatelibrary.blogspot.com

tarikhema.org

ہر کہ بر مسکین کند ظلم و ستم
جو کہ کرتا ظلم ہے مسکین پر

باشد اہلِ ظلم رسوا و خجل
ظالم ہو جاتے ہیں بدنام اور خجل

از ہمیں فرمود آن خیر الانام
ہیں اسی سے کہتے وہ خیر الانام

آخرش گفتا بجوگی بادشاہ
آخرش جوگی سے شہ کہنے لگا

احلفُ[1] باللہ و اللہ العظیم
ہوں قسم کھا کر خدا کی کہہ رہا

لیک دارم دخترے بس بےنظیر
پر ہوں رکھتا ایک لڑکی بے بدل

گفت آن جوگی بسلطان ودود
جوگی نے اس دم قسم کھا کر کہا

من نگیرم جز بدختِ خویشتن
میں نہ لونگا اپنی لڑکی کے سوا

دخترِ من را حوالت کن بمن
مجھ کو اب دیدیجئے لڑکی مری

گفت شہ دختِ تو آرم از کجا
تیری لڑکی کیسے لاؤں بولا شاہ

گم شود نامش ز عالم یک قلم
دنیا سے نام اُس کا مٹتا ہے مگر

ظلم سازد تیرہ و تاریک دل
ظلم سے ہو جاتا ہے تاریک دل

ظلم[2] را ظلمات در یوم القیام
ظلم کو تاریکیاں روز قیام

راست گویم کن یقیں اے مرد راہ
سچ ہوں کہتا کر یقیں مردِ خدا

دخترِ تو غرق گشتہ اے کیا
لڑکی تیری ڈوبی ہے اے خوش ادا

میدہم اندر عوض او را بگیر
دیتا ہوں بدلے میں اسکو لے اور چل

دخترت را من چہا خواہم
میں کرونگا آپ کی لڑکی کو کیا

گر چہ سازی صد فسون و مکر
گو کرو تم کتنی تدبیریں سوا

ترک کن این حیلہ و این زور
چھوڑیئے یہ چال اور حیلہ گری

کس نمی آید ازاں دار البقا
کوئی اُس گھر سے نہیں آتا ہے آہ

[2] لفظاً حدیث شریف این ست الظلم ظلمات یوم القیامۃ۔ اے ستم تاریکیہاست بروز حشر ۱۲ منہ
[1] سوگند می خورم بخدائے بزرگ ۱۲ منہ

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
toobaa-library.blogspot.com

tarikhema.org

اے عجب آنست شہر خامشاں

شہر خاموشاں میں ہے وصف عجیب

دختر تو غرق گشتہ اے فتے

جوگی لڑکی تو گئی ڈوب ہے تری

نام ما را بد مکن اندر جہاں

نام دنیا میں نہ کرنا بد مرا

گفت خیر از بہر پاس خاطرت

بولا خیر اب آپ کی خاطر سے شاہ

بوقت نیک و آوان حمید

اچھی ساعت بھی تھی اور تھی سبھ گھڑی

پسر شد در دل خود شاد شاد

لڑکا اپنے دل میں خوش تھا اور شاد

سپاہی نیز گشتہ باغ باغ

لشکری بھی دل میں تھا خوش خوب ہی

گر کسے گوید چگوں شد ایں نکاح

گر کہے کوئی ہوا کیسے نکاح

پس بگویم مذہب و قانون شاں

تو کہوں گا ان کا رسم اور ان کا دیں

گرچہ باشد نزدشاں رسم فراق

کیا تھا ان کے پاس دستور فراق

پس جہیز بیکراں دادہ ورا

سو دیا لڑکی کو بے حد تھا جہیز

کہ نمی آید کسے واپس ازاں

لوٹ کر آتا نہیں کوئی غریب

دختر بستاں تو از بہر خدا

لے خدا کے واسطے لڑکی مری

ماجرائے خویش را داری نہاں

اور چھپائے رکھنا اپنا ماجرا

می ستانم دخت تو اے خوش صفت

لیتا لڑکی آپ کی ہوں عالی جاہ

عقد دختر بستہ شد با آں سعید

شادی شہزادہ کیساتھ اس کی ہوئی

کہ برآید شکر للخالق مراد

کہ خدا کا شکر بر آئی مراد

کہ شدش حاصل ز رنج و غم فراغ

فکر و غم سے اس کو فرصت مل گئی

بستہ بد عقدش شدہ اینک سفاح

عقد پہلے ہو چکا یہ ہے سفاح (زنا)

نیست معلوم خدا میداند آں

رب ہی جانے مجھکو معلوم ہے نہیں

احتمالے ہست ہم دادن طلاق

ممکن ہے یہ بھی کہ دیدی ہو طلاق

اشتران و اسپہا و فیلہا

اونٹ گھوڑے ہاتھی اور سونے کی میز

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
toobaa-elibrary.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

آمدن شہزادہ ... وفات

الغرض شہزادہ با معشوقہ اش
الغرض نوشہ نے دولہن کو لیا

چونکہ آمد شہر او نزدیک تر
جب کہ اس نوشہ کا گھر پاس آگیا

آمد استقبال را با شوقہا
شوق سے وہ پیشوائی کو چلا

آں سپاہی را بگفتہ مرحبا
اس سپاہی سے کہا شاباش جی

ہم ز جذب عشق نیناونتی را
نیناونتی کو بھی جذب عشق سے

الغرض با عشرت و باخرمی
الغرض وہ چین اور خوشیوں کیساتھ

۱۰۴ والدِ دختر چو شد آگہ ازیں
باپ لڑکی کا ہوا واقف جوں ہیں

ہر یکے شد خرم و شاداں بسے
تھا بہت خوش اور شاد ہر ایک شخص

سوئے شہر خود رواں شد شاد و خوش
خوش خوش اپنے دیس کو راہی ہوا

والد شہزادہ را گشتہ خبر
باپ شہزادے کا واقف ہو گیا

دیدہ اش بوسید با صد ذوق...
پیار سے بوسہ لیا تھا آنکھ کا

کرد نصفِ ملک خود باد... عطا
آدھی اپنی سلطنت بھی اس کو دی

شد بآں شہزادہ انس و ح...
خوب ہی الفت ہوئی شہزادہ سے

می نمود ندے براحت ز ن...
لطف سے کرتی گذر دن اور رات

می نگنجید از خوشی اندر زمیں
مارے خوشیوں کے سماتا تھا نہیں

بامراد خود رسیدہ ہر...
پا گیا اپنی مراد ہر ایک شخص

تطبیق قصہ بر حال عارف باید کہ افسانہ را افسانہ نہ بیند بلکہ با تامل فکر...
قصہ کو عارف کی حالت پر منطبق کرنا قصہ کو قصہ نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ اپنے اس خیال سے کام لیکر...

از و گوہر معنے بچیند کہ گفتہ اند خد ما صفا و دع ما کدر و ہو المو...
کی بات چھانٹ لیجئے کہ کہہ گئے ہیں۔ صاف لے لو اور گدلا چھوڑ دو اور مدد کرنے والا وہی ہے

قصۂ ارباب ظاہر ختم شد
اہل ظاہر کا تو قصہ ہو چکا

حصۂ اصحاب باطن ماند خود
اہل باطن کا فقط حصہ رہا

tooba-e-library.blogspot.com
pdf.tarikhema.org
tarikhema.ir
mandegartarikhema.org

اہل ظاہر حظِّ خود برداشتند — حصۂ اہل بطوں بگذاشتند

اہل ظاہر نے ہے حصہ لے لیا — اہل باطن کا ہے حصہ رکھدیا

ہست افساں حصّۂ اہل ظہور — حظِّ اہل باطناں عرفان و نور

اہل ظاہر کا ہے حصہ قصہ ہی — اہل باطن کا ہے عرفاں حصہ ہی

نور و عرفاں ساز حاصل اے کبہ — تو مکن بر قصّۂ ظاہر نظر

نور عرفاں کر تو حاصل اےجوان — ظاہری قصہ پہ مت رکھو تو دھیان

ہست باطن گوہر و ظاہر صدف — گیر گوہر کن صدف را برطرف

موتی ہے باطن و ظاہر ہے صدف — موتی لے لے سیپ کو کر برطرف

چند گوہر میل کردی با صدف — داں کہ عمرِ خویشتن کردی تلف

موتی کی خواہش یہ کر گر سیپ لی — عمر اپنی بس سمجھ برباد کی

ہست ظاہر پوست و باطن ہمچو مغز — پوست افگن مغز گیر اے مرد نغز

چھلکا ظاہر اور باطن گودا ہے — چھلکا پھینک اور گودی لے گردانا ہے

مغز قوت میدہد مغزِ ترا — پوست آید در چہ کار اے باخدا

مغز قوت دے گا تیرے مغز کو — چھلکا ہے کس کام کا تم ہی کہو

ہست باطن روح ظاہر چوں بدن — چوں حجر ماند چو روح آید ز تن

روح باطن اور بدن ظاہر ہوا — روح نکلی جسم سے پتھر بنا

رنیت کن روح را تن را گذار — تا نیفتی در بلا و در فشار

تن کو چھوڑ اور روح کا ستھرا کر — اُلجھنوں سے ہو نہ تجھ کو تا خطر

ہست باطن عطر و ظاہر ہمچو گل — عطر چوں آید بروں ماند ثُفل

عطر باطن پھول ظاہر جیسے ہے — عطر نکلا تو فقط پھیکی بچے

عطر را بوئے و بیفگن فضلہ را — تا بہ بخشد فرحتِ روحِ تر

عطر کو سونگھ اور پھیکی پھینک دے — تا کہ تیری روح کو فرحت ملے

tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
toobaa-elibrary.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

ظاہرست انگور و باطن ہمچو مُل

ظاہر ہے انگور باطن جیسے مُل

ہست ظاہر دیو و باطن ہمچو حور

ظاہر ہے بھوت اور باطن جیسے حور

تا کجا باشی بند بجور ظہور

ظلمتِ ظاہر میں ہے تو کیوں پھنسا

چوں شدی فارغ ز ظاہر داستاں

قصہ کے ظاہر سے تو فارغ ہوا

داں مثالِ شاہزادہ ایں بشر

شاہزادہ سا تو اس انساں کو جاں

باغ را داں عالمِ ملکِ عدم

باغ کو جان عالمِ ملکِ عدم

در عدم ایں رنجہا و غم کجاست

ہیں عدم میں رنج اور یہ غم کہاں

در عدم آلام و وحشتہا کجاست

ہیں عدم میں رنج اور وحشت کہاں

در عدم ایں حزن و کلفتہا کجاست

ہے عدم میں حزن و کلفت یہ کہاں

در عدم ہا راحتے بد بے نظیر

تھا عدم میں سکھ بڑا اور بے نظیر

بیں دریں عالم مثالِ او زمنام

نینداس عالم میں ہے اس کی مثال

ہست چوں جز ظاہر و باطن چو کل

جز ہے ظاہر اور باطن جیسے کل

ہست ظاہر ظلمت و باطن چو نور

ظاہر ہے تاریکی اور باطن ہے نور

سوئے باطن آ و بیں اشراق نور

دیکھ آ باطن میں ہے کیا اجلا

آبسوئے باطنش سازم بیاں

آ میں کرتا اس کے باطن کو ادا

زانکہ ہست ایں نائب آں دادگر

ہے خلیفہ حق کا اسکو لے تو ماں

بد بشر خفتہ در وے رنج و غم

اس میں سویا تھا بشر بے رنج و غم

در عدم ایں فکرہا و ہم کجاست

ہے عدم میں فکر اور یہ ہم کہاں

در عدم اندوہ و آفتہا کجاست

ہیں عدم میں رنج اور آفت کہاں

در عدم ایں درد و محنتہا کجاست

ہے عدم میں درد و محنت یہ کہاں

در عدم ہا بود آرام کثیر

چین بیشک تھا عدم ہی میں کثیر

نیستش گرچہ باآں تشبیہ تام

بالکل اس کا سا نہ ہو گو اس کا حال

در عدم راحت است

بین چہ راحت مے شود اندر متام
غند میں تو دیکھ لے ہے کیا مزا
از ہمیں گویند در روز حساب
حشر میں افسر کہیگا اس سے ہی
زانکہ آنجا علم آں کامل شود
چونکہ پورا علم اُس کا ہوگا واں
گفتنے لیتنی[۲] کنت فی النعیم
ورنہ کہتا کاش ہوتا جنتی
آمد ملکہ ارادہ آں خدا
ملکہ کا آنا مشیت حق کی تھا
رمز[۴] کنت کنزاً مخفیاً بداں
چاہا پیدا کرکے خود کو دوں دکھا
یوں کہ باشد جمیل اندر جہاں
جو بر دو دنیا میں ہوتا ہے کوئی
بلکہ می خواہد کہ بینندم ہمہ
چاہتا ہے دیکھ لیں سب ہی مجھی
کہ دنش بیدار پیدا کردن ست
ہے جگانا اس کا پیدا کرنا جان

گو بیا رفتہ ست در دار السلام
گویا سید ہا جنت ہی میں ہوگیا
کافر[۱] یا لیتنی کنت تراب
کاش میں تو خاک ہوجاتا ابھی
زیں سبب سوئے عدم مائل شود
اس سے خواہش عدم کی ہوگی میاں
یا وقیتنے[۳] ہذہ نار الجحیم
یا کہ بچتا آگ سے دوزخ ہی کی
کہ کنم پیدا ہمہ مخلوق را
کردوں پیدا ساری خلقت کو ذرا
سر احببت ان اعرف را بخواں
چاہا پہچانیں مجھے یہ رمز تھا
می نخواہد کو بماند در نہاں
چاہتا چھپکر نہیں رہنا کبھی
گل ز باغ حسن چینیدم ہمہ
دیکھ میرے حسن کو ہر ایک لے
بعد ازاں برخویش شیدا کردن ست
بعد کو اپنے پہ شیدا کرنا ماں

۱۰۷

[۱] اے کاشکے من خاک شدمے اشارہ است بآیۂ کریمہ۔ یلیتنی کنت تراب ۱۲ منہ
[۲] یعنی کاش بودمے در نعیم ۱۲ منہ
[۳] رستمے از آتشِ دوزخ ۱۲ منہ [۴] اشارہ است بحدیث قدسی کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق
اے بودم نہاں گنجینہ پس خواستم کہ شناختہ می شوم پس آفریدم خلق را ۱۲ منہ مدظلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

tarikhema.org

کرد شیدائے خود ایں انسان را
آدمی کو اپنا شیدا کر لیا

از ہمیں جا بود کہ چوں آں خدا
بس اسی سے تھا کہ جب رب نے بسر

پیش بنمودہ امانت اے فتےؔ[1]
پیش کی اپنی امانت اے جواں

بود شیدا چونکہ ایں خاکی بشر
چونکہ عاشق تھا یہی خاکی بشر

غش نمودن ہست آنجا ماندنش
ہو کے بیہوش اسکا واں رہنا پڑا

چشم واگشتن بما اشتا فتن
آنکھ کھلنا ہم میں کرنا اس کی سیر ۱۰۸

طفل گریاں از فراق آں جہاں
بچہ روتا ہے وہاں کی یاد سے

جذب آں شہزادہ جذب ایں بشر
جوش شہزادہ کا جوش انساں کا

ہست ایں مضموں در ہر آدمی
سارے انسانوں میں یہ مضموں ہے

ہست ایں جذب قدیمی را اثر
ہے پرانے جوش کا بس یہ اثر

غیر را خالق تصور مے کنند
غیر کو خالق سمجھنے وہ لگے

من لہوب العشق ہم قالوا بلےٰ
عشق کی سوزش ہی سے بولے بلی

بر جبال و ہم زمین و ہم سما
آسمانوں اور زمینوں کو ہوں پر

فَأَبَيْنَ هُنَّ أن يحملنها
سب ہوئے برداشت سے منکر میاں

حملہا الانسان بر سرزد
لے لیا انساں نے اسکو اپنے سر

بود فی الجملہ ہمانجا شاد ...
تھا حقیقت میں مزے واں لے ...

بے خدا در قلب خود غم یافتی
اپنے دلمیں رنج ہوتا حق بغیر

داندش آنکس کہ دارد نور جاں
نور دل جس میں ہو وہ سمجھے اسے

سوئے ملک غیب دانی ...
غیب دانی سلطنت کو برملا

کہ کنند خلاق خود را بندگی
کہ خدا کی بندگی میں دور ہے

لیک گہ باشد خطا اندر نظر
ہے خطا کرتی کبھی لیکن نظر

پس ز جہل خویش مشرک مے شود
اپنی ناسمجھی سے وہ مشرک بنے

[1] پس انکار کردند کہ بہا و زمین و آسمان از برداشتن آں ودیعت ۱۲ سید طاہر علی نگینوی۔

mandegartarikhema.org
tarikhema.ir
toobaa-elibrary.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

tarikhema.org

زانکہ در ہر چیز نورش لامع ست
اس کا نور ہر شے میں ہے چمکا ہوا
نور او اصل ست و عکسش نورشاں
اصل اس کا نور ہے عکس انکا نور
عکس را ہم اصل بنماید خیال
عکس کو بھی اصل کرتا ہے خیال
ہمچنانکہ فرض سازی یک سراج
جیسے کہ تم فرض کر لو اک دیا
پس دراں قندیل عکسِ وے فتد
عکس اسکا شیشہ میں پڑ جائے تو
لیک نور ایں چو نقل ست و مجاز
پر ہے اسکا نور ظلی اور مجاز
گر کسے گوید منور شیشہ را
گر کہے شیشہ کو نورانی کوئی
ہم مثال شاہزادہ از خطا
چوک ہے گر شاہزادے کی مثال
پس ازاں عالم کشند او را طناب
پس ادھر سے باگ اسکی کھینچ لیں
چوں بسوئے خود خدا آنرا کشد
اپنی جانب جب سے حق کھینچ لے
چوں امیراں مردماں حیراں شوند
ہوں پریشاں جبکہ عالم لوگ سب

اندراں نور ایں بشر بس طامع ست
آدمی اس نور پر ہے شیدا
پس در اصل و عکس نکند فرق آں
اصل میں اور عکس میں فرق ہے ضرور
پس بغیتد در وبال و در نکال
آ کے پڑتا اس کے سر پر ہے وبال
پیش او بنہادہ باشد یک زجاج
سامنے اسکے ہو اک شیشہ دھرا
ہم منور شیشہ از نورش شود
روشن اوس کے نور سے شیشہ بھی ہو
نور آں اصل ست اے اہل نیاز
اصلی ہے نور اسکا اس سے اسمیں راز
پس یقیں داں ہست از چشمش خطا
ہے خطا بیشک یہ اس کی آنکھ کی
مانند محفوظ و مصون اے باوفا
صاف اور کورا بچا اے نیک فال
می شود در قلب پیدا اضطراب
دل میں اس کے ایک تڑپن ڈالدیں
قلب آنرا خود بخود وحشت شود
خود بخود دل اس کا گھبرانے لگے
کہ برائے او چہ تدبیرے کنند
کیا کریں اس کے لئے تدبیر اب

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
tpobaa-library.blogspot.com

tarikhema.org

زانکہ محبوبش نمی دانند شاں
دوست کو اسکے نہیں وہ جانتے

چوں کسے تدبیر نتواند نمود
جب کوئی تدبیر کر سکتا نہیں

حاجت خود را برو در خدمتش
اپنا مطلب اسپہ تو ظاہر کرے

او بگوید ہست محبوبت فلاں
وہ کہیگا دوست تیرا ہے فلاں

پس بگوید دستگیریم کنی
یہ کہیگا تم مدد میری کرو

یعنی بیعت کن مرا اے با خدا
یعنی بیعت کر مجھے اے با خدا

چوں سپاہی سازد اذکار کثیر
لشکری اذکار جب بیحد کرے

تا کہ طالب را نماید امتحاں
امتحاں طالب کا تا کر لے ولی

طالب صادق اگر باشد فرید
یکتا خواہشمند گر ہووے مرید

پس شود ہمراہ او اندر طریق
پس ہو وہ میں ساتھ اسکے ای تحقیق

پس منازلہائے اول طے نمود
ابتدائی منزلیں طے کیں ابھی

رہ چہ بنماید خود ایشاں گمرہاں
رہ بتائیں کیا ہیں خود کھوئے ہوئے

چوں سپاہی مرشدے آید بزود
لشکری سارہبر اک آوے وہیں

او نماید حل مشکل عقدش
مشکل آساں وہ تری بالکل کرے

یعنی آں رب قدیم مستعان
یعنی وہ رب قدیم انس جاں

در طریق وصل ہمراہم رو
وصل کی رہ میں مرے ہمرہ چلو

وصل دہ با من تو محبوب مرا
دوست کو مجھ سے مرے دے تو ملا

ہمچنانکہ مے شود از داب پیر
پیر کا دستور چلنا چاہیے

کہ طلب ہستش ز دل یا از زباں
ہے طلب اس کی زبانی یا دلی

رحمت مرشد شود بروے مزید
ہو عنایت پیر کی اسپر مزید

چوں سپاہی با شد او باوے رفیق
لشکری سا ساتھ اس کے ہو رفیق

یعنی شغل و ذکر و تسبیح و درود
ذکر و تسبیح و صلوٰۃ و شغل کی

tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

tarikhema.org

همچنانکه آں سپاہی اولاً
ابتدائی جس طرح وہ لشکری
تا پس از طے کردن ایں راہہا
تاکہ ان راہوں کو جب طے کر چکے
ہیچ دانی چیست شہر آں خدا
جانتے بھی ہو کہ کیا ہے شہر رب
... آرد مرشدش در کار دل
کام میں دل کے لگائے اُسکو پیر
بل رسد با قلب تا محبوب خویش
دل سے اپنے دوست تک پہونچو وہ جا
مثل شہزادہ کہ او حیراں شدہ
جیسے شہزادہ کہ کھو چکا ہوا
... عارف ہمچناں حیراں شود
یوں ہی عارف بھی ہوشدار ای میاں
... جائے بد چنانکہ ملکہ را
جیسے ملکہ کا مقام اک خاص تھا
... گردد پیش نور دیگراں
اس پاس ہے دوسری لوگوں کا نور

بردہ بودش منزلاً فالمنزلاً
لے چلا منزل بمنزل اس کو جی
آورد در شہر محبوبش ورا
شہر میں لائے اُسے محبوب کے
قلب مومن ہست میدان ای فتے
دل ہے مومن کا سمجھ لے اسکو اب
بے نہایت ہست کار و بار دل
کام کاج ہے دل کا بیحد اور کثیر
ہمچنانکہ شاہزادہ رفت پیش
سامنے جس طرح شہزادہ گیا
عقل و ہوش ورائے او پراں شدہ
عقل ورائے و ہوش ہر اک چلتا بنا
نور ہا وقتیکہ پیشِ آں شود
نور جب ہو سامنے اس کے عیاں
ہمچنیں بر سر شود نور خدا
ایسے ہی سر پر ہو بس نور خدا
چوں شود حیراں بود محروم ازاں
گر ہو بھو چکا ہو محروم اور دور

لے چنانچہ حضرت مولانا شیخ محمد صاحب رحمۃ تھانوی در کتاب انوار محمدی بصفحہ ۴۳ می نگارند کہ نور برزانو چپا نور شیطان ست و نور منکب چپا نور فرشتہ کاتب سئیات و نور منکب راست نور فرشتہ کاتب خیرات ست و نور زانوے راستین نور مرشد مربی ست و نوریکہ از مجاری چہرہ نمایاں باشد نور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ست و نوریکہ از بالاے سر باشد نور الٰہی ست جل شانہ انتہیٰ ۱۲ منہ مدظلہ

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
tooba-library.blogspot.com

tarikhema.org

مرشدِ او چونکہ تعلیمش کند
پیر اس کا جب کہ دے اس کو بتا

باز باشد او مراقب در خیال
سوچنے اپنے وہ دل میں پھر لگے

لیک حیرت گشت بر قلبش دوتا
لیکن حیرت اسکے دل پر چھا گئی

کایستادہ بر کنار حوضِ آب
کہ کنارے حوض کے وہ رک گیا

باز مرشد کرد ارشادی ورا
پھر کی مرشد نے اسے تلقین اب

ہمچناں کاں پور شہ بارِ سوم
جس طرح شہزادہ کہ بار سوم

لیک چوں در دل گذشتہ غیر را
پر جو دل میں غیر کا آیا خیال

باز با فرمودنِ مرشد نشست
بیٹھا پھر وہ پیر کا فرمان پا

تا تجلی کرد نورِ او بر آں
نور اس کا اسپہ بس ظاہر ہوا

ہمچنانکہ آں پسر را وصل شد
جیسے اُس لڑکے کو وصل حاصل ہوا

ہمچنیں کوشش نماید در طریق
راہ میں ایسی وہ سرگرمی دکھائے

کایفلاں ہست آں فلاں نورِ صمد
اے فلانے ہے فلاں نورِ خدا

تا نظر آید ورا نورِ جلال
دیکھ اس کو نورِ حق کا تا پڑے

ہمچناں کافتاد آں شہزادہ را
جسطرح شہزادے کی حالت ہوئی

باز بر دل اوفتاد آں را حجاب
دلپر اس کے پھر حجاب اک پڑ گیا

تا رسیدہ تا بداں نورِ خدا
یاں تلک اسنے پا لیا اب نور رب

گشتہ بُد وا اصل باآں یار و صنم
ملگیا تھا اس کو اسکا وہ صنم

باز شد محجوب آں نورِ خدا
پھر ہوا محجوب وہ نورِ جلال

از دو عالم بر فشاند ہر دو دست
دو جہاں سے کچھ نہ رکھکر واسطا

لیک از غفلت ازو گشتہ نہاں
اس سے غفلت کے سبب پر چھپ گیا

باز از غفلت فراق و فصل شد
پھر ملا غفلت سے فرقت کا صلا

تا کہ در بحر فنا باشد غریق
تا کہ دریائے فنا میں ڈوب جائے

tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
pdf.tarikhema.org
tooba-library.blogspot.com

tarikhema.org

خویشتن را چوں فنا فی اللہ کند
اپنے کو جب وہ فنا فی اللہ کرے
یسمع بی یبصر بی مے شود
سنتا مجھ سے دیکھتا مجھ سے ہی تو
قولِ او قولِ اِلٰہ ذو الجلال
بول اس کا بول ہے رب تعال
گر انا گوید انا نی ہوست او
میں کہے گر ہے نہیں میں وہ ہی یہ
ما بیہ ہو چہ سخن جملہ ہو
کیا وہ کیا ہم میں سب یہ کچھ ہو ہی
تو نمی دانی تو آں شہزادہ را
بے خبر کچھ تجھکو اس شہزادہ کی
ہست آں بے پیرو بے مرشد بداں
ہے وہ بس بے رہبر و بے رہنما
لیک چوں آفت رسد شد بیعلاج
پر مصیبت میں ہوا وہ لادوا
ہمچناں کاعمی رود اندر طریق
ایسے ہی اندھا چلے رہ میں کوئی
بر نشاں تا کے رود آخر رہ را
کب تک اٹکل پر چلے آخر اسے
بے رفیق اصلا مرو اندر سفر
تو سفر میں بے رفیق ہرگز نہ چل

پس شود واصل بآں ذات احد
تب وہ اُس ذات احد میں جا ملے
بیطش بی ینصر بی مے شود
مجھ سے لیتا کرتا یاری مجھ سے تو
فعلِ او فعلِ خدائے بیمثال
فعل اس کا فعل خالق بے مثال
ہست اما گوید اگر ایں لفظ ہو
گر کہے یہ لفظ وہ ہو میں تو یہ
نیست جملہ ہست ہست ذاتِ او
کچھ نہیں ہے بس ہی ہستی ذات کی
کہ بریدہ شد ورا بینی فنا
ناک جس کی تھی اجی کاٹی گئی
گرچہ واصل می تواند شد چناں
گو کہ واصل ہونا یوں بھی ہو سکا
دستگیرے نیست اورا در فجاج
رہ میں کوئی دستگیر اسکا نہ تھا
بر نشانِ راہ ولیکن بے رفیق
رہ کی اٹکل پر مگر بے ہمرہی
آفت آید ماند از مقصد جدا
صدمہ پہونچے کام سے جاتا رہے
مرشدِ کامل طلب کن اے پسر
مرشد کامل طلب کر پھر تو چل

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
toobaa-library.blogspot.com

tarikhema.org

تا کہ اندر راہہائے پیچ پیچ
پرخطر راہوں میں ہو تا دستگیر

مشنو از بطال کو گوید مرا
تو نہ سن نادان کی کہتا ہے مجھے

بگذر از جدل و مقالات اے مرید
چھوڑ قصوں اور قصوں کو مرید

گر ہوائے ایں سفر داری دلا
اس سفر کی تجھکو خواہش گر ہے یار

در ارادت باش صادق اے فرید
تو عقیدوں میں ہو پکا اے فرید

دامنِ رہبر بگیر اے راہ جو
پیر کا دامن پکڑ اے راہ جو

گر روی صد سال در راہِ طلب
سو برس اس راہ میں گر تو چلے

بے رفیقے ہر کہ شد در راہ عشق
عشق کی رو میں چلا جو بے رفیق

پیر خود را حاکم مطلق شناس
پیر کو اپنے سمجھ فرمانروا

ہر چہ فرماید مطیع امر باش
جو ہو ارشاد اس کو بس تو لا بجا

آنچہ مے گویم سخن تو گوش باش
اس کی باتوں پر ہمہ تن گوش ہو

دست گیرد آفت آید نہ ہیچ
کچھ نہ آفت تجھ پہ آوے جب ہو پیر

چیست کارے پیر در راہِ خدا
راہ حق میں ہے غرض کیا پیر سے

ہشت شعرے بشنو از شیخ فرید
آٹھ شعر ہیں سن لے کہتے ہیں فرید

دامن رہبر بگیر و پس بیا
پیر کا دامن پکڑ ہو بیڑا پار

تا بیابی گنج عرفاں را کلید
تا کہ پائے گنج عرفاں کی کلید

ہر چہ داری کن نثارِ راہ او
پاس جو ہو کردے قرباں اوسپہ تو

راہبر نہ بود چہ حاصل زاں طلب
گر نہ ہو رہبر تو کچھ تجھکو ملے

عمر بگذشت و نشد آگاہ عشق
عمر بھر پایا نہ الفت کا طریق

تا براہِ فقر گردی حق شناس
ہو گا راہ فقر میں حق دیکھتا

طوطیائے دیدہ کن از خاک پاش
دھول کا پاؤں کی سرمہ تو بنا

تا نگوید او بگو خاموش باش
وہ نہ کہے جب تک نہ بولو چپ رہو

tarikhema.ir
mandegar.tarikhema.org
pdf.tarikhema.org
toobaa-library.blogspot.com

tarikhema.org

پیچ در پیچ ست این دشوار راہ
یہ کٹھن اور سخت پیچیدہ ہی راہ

گر نہ طالب را بود تائیدِ او
ہو نہ شامل اس کی طالب پر مدد

پس بخواہ از مستعان تائیدِ او
پہلے حق سے کر طلب اس کی مدد

یا خدا این اشرفِ بیچارہ را
اشرف ناچار کو یا حق احد

رہ نمائے خود راہم نما یا ذوالجلال
اپنی جانب رہ دکھا مجھ کو خدا

ریز عشقِ خویشتن در قلبِ من
اپنی الفت دلمیں میرے ڈالدے

نور رحمت ریز بر من ای خدا
نور رحمت مجھ پہ نازل کر کرم

بر طریق او مرا قائم بدار
ان کی رہ پر رکھ مجھے قائم تو یوں

ہم سرِ موئے نباشد زو خلافت
میں نہ ہوں انکے خلاف اک بال بھی

نیز حب و عشق احمد مصطفےٰ
تو محمد مصطفےٰ کا عشق بھی

بخش حب آل و اصحاب کبار
دے محبت آل اور اصحاب کی

بگذرد آنکس کند تائیدِ شاہ
جائے وہ جس کی کرے تائید شاہ

پس ہمہ بے سود و جدّ و جستجو
تو ہے سب محنت اکارت بے عدد

بعد ازاں کن راہ او را جستجو
بعدہ کر تو طلب راہ احد

سوئے خود کش نیز تائیدش نما
اپنی جانب کھینچ کر اس کی مدد

دہ مرا با ذاتِ پاک خود وصال
اپنی ذات پاک سے مجھ کو ملا

باز دیدارم نما یا ذوالمنن
پھر دکھا دیدار اپنا تو مجھے

رحم کن حقِ محمد مصطفےٰ ۱۱۵
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ۱۲
واسطے احمد کے کر رحم اے رحیم

تابعِ سنت شوم لیل و نہار
رات دن میں پیرو سنت رہوں

از گناہانم بداری در عفاف
تو گناہوں سے مجھے رکھنا بری

در دلِ من ریز یا قادر خدا
دل میں میرے ڈالدے قادر قوی

بر طریق شاں مرا قائم بدار
ان کی رہ پر رکھ مجھے قائم غنی

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

tarikhema.org

نیز با اتباع و تبع تابعین

تابعین اور تابعیں تبعوں سے بھی

ہم قدم ثابت بہ تقلید[1] م بدار

تو مقلد ہی مجھے رکھنا سدا

ہم زمن شیطان راہنما تو دور

دور رکھنا مجھ سے شیطان کو خدا

نفس و شیطاں می برندم یا خدا

نفس و شیطان مجھ کو لیجاتے ہیں ہاں

از تو حاجب میشوند ایں دو لعیں

تجھ سے ہوتے حاجب ہیں یہ دونوں لعیں

بر دلِ من او فتادہ صد حجاب ۱۱۶

دل پہ میرے ہیں پڑے صدہا حجاب

رحم فرما دور کن از من غطا

رحم فرما دور کر مجھسے خفا

ہم نگہدارم ز عصیان و خطا

مجھکو عصیاں اور خطا سے بھی بچا

دہ مرا توفیق طاعات ای خدا

دے مجھے طاعت کی توفیق اے سلام

نیز از رحمت تو مقبولم کنی

اپنی رحمت سے مجھے مقبول کر

دہ مرا حب و عقیدت اے متین

دے مجھے حب اور عقیدت ای ولی

ہم براہِ حق تو ثابت دم بدار

راہ حق میں تو مدد کرنا خدا

ہم نگہدارم ز نفس پر ...ور

نفس امارہ سے بھی مجھ کو بچا

کر نباید رفتنی آنجا مرا

گر نہ جانا چاہیے مجھکو جہاں

دور کن حاجب ز قلب این ...

دل سے اس احقر کے حاجب دور کر

کہ ز وصلت می شود چوں سد باب

وصل سے تیرے ہیں ہوتے سد باب

ساز پیدا در دلم نور و جلا

پیدا کر دل میں مرے نور اور جلا

عفو کن جملہ گناہان ...

سب گناہوں کو مرے دے تو مٹا

بندگی سازم ترا صبح و مسا

بندگی تیری کروں میں صبح و شام

ساز ہم مقبول خود ایں مثنوی

کر پسند اس مثنوی کو بھی تو بر

[1] تقلید حضرت امام الائمہ محی السنۃ قاطع شرک و بدعات ماحی کفر و محدثات امامنا الاعظم ابو حنیفۃ النعمان رحمۃ اللہ تعالے وادخلہ فی روضۃ الرضوان وائے برحال کسانیکہ دامن اتباع ائمہ از دست داد و بہ پیروی نفس افتادہ اند و من یضلل اللہ فمالہ من ہاد و منہ الہدایۃ والرشاد والصواب والسداد ۱۲ منہ مدظلہ۔

tarikhema.ir
mandegartarikhema.org
pdf.tarikhema.org
tooba-library.blogspot.com

از بلائے دین و دنیا دور دار — کن مرادم هر دو عالم کامگار
دین و دنیا کی بلا سے دور رکھ — دونوں عالم میں مجھے مسرور رکھ

از مرض[1] ز آفاتہا محفوظ دار — تندرستی ده مرا اے کردگار
تو مرض اور آفتوں سے دے بچا — تندرستی مجھ کو دے میرے خدا

ده اماں از شر حساد و عدو — در جہاں داری تو مرا سرخرو
دشمن اور حاسد کے شر سے تو بچا — سرخرو دنیا میں رکھ مجھ کو خدا

هم ز ذل و خواریم داری نگاه — در جہاں رسوا مسازم اے اله
ذلت اور خواری سے بھی مجھکو بچا — مجھ کو دنیا میں نہ کر رسوا خدا

زنده داری یا خدا با عزتم — در جہاں ده آبروئے و حرمتم
ساتھ عزت کے تو رکھ زندہ مجھے — مجھکو عزت آبرو دنیا میں دے

هم ز فقر و فاقه مصئونم کنی — از طمع وز حرص ما مونم کنی
فقر و فاقہ سے بھی مجھکو تو بچا — ہاں طمع اور حرص سے رکھنا جدا

۱۱۷ هم نباشم در جہاں محتاج کس — جز بذاتت اے مرا فریاد رس
میں کسی کا ہوں نہ حاجتمند بھی — ذات کا تیرے سہارا ہو غنی

ده غنائے ظاهری و باطنی — ده مراد دینی و هم دنیوی
ظاهری اور باطنی دے تو غنا — دین و دنیا کی مرادیں کر عطا

رنج و غم را دور کن از قلب من — خرم و شادم بدارا اے ذوالمنن
رنج و غم کو دور کر دل سے مرے — یا الٰہی شاد و خوش رکھنا مجھے

هم عزیزان و قریبان مرا — دار خرسند و خوش اے ربّ العلی
میرے رشتہ داروں اور پیاروں کو بھی — اے مرے مالک تو رکھ با صد خوشی

---

[1] اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ مرشدی و مولائی قدس اللہ سرہ این مثنوی حرفاً حرفاً استماع فرمودہ خوشوقت شدہ دعا فرمود چوں بریں اشعار رسیدم متبسم شدہ فرمودند کہ کتاب عاشقانہ است اما دعا زاہدانہ۔ عرض کردم کہ اگر ارشاد شود تبدیل کنم فرمودند نے این ہم خوب است ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

دوستان و نیز احباب مرا
دوست اور احباب کی بھی تو مرے

نیز استادانِ بافیض مرا
میرے ہیں استاد بافیض ان کا بھی

نیز اخوان و ہم اخوات مرا
میرے بھائی اور سب بہنوں کو بھی

ہم بہ بخشی مادرم را یا خدا
بخش دے ماں کو مری تو اے خدا

یا خدا ایں اشرف بیچارہ را
اشرف ناچار کو تو یا سلام

از عذاب و قہر خود مامون دار
اپنی دھمکی اور غصہ سے بچا

نفع و سود از من خلائق را شود
فائدہ خلقت کو مجھ سے ہو سدا

ہمچنیں زندہ بدارم یا خدا
یوں ہی زندہ رکھ مجھے میرے خدا

زندہ دارم تا کہ بہ باشد حیات
زندہ رکھ جب تک کہ بہتر ہو حیات

کن بایماں خاتمہ شاہا مرا
خاتمہ ایمان پر کرنا مرا

انگہ از من دور شیطاں را بدار
مجھ سے شیطاں کو الگ رکھا اس گھڑی

نیز یاران و ہم اصحاب مرا
یار اور اصحاب کی بھی تو مرے

در دو عالم دہ مراد و مدعا
دو جہاں میں مدعا بر لا غنی

والدم را دار ہم خوش ایخدا
باپ کو بھی میرے رکھ باصد خوشی

جنۃ الفردوس کن اورا عطا
جنت الفردوس کر ان کو عطا

در جوار رحمتِ خود بخش جا
اپنی رحمت میں جگہ دے اور مقام

باش راضی از من اے پروردگار
رہنا خوش مجھ سے تو اے میرے خدا

انقطاع از من عوائق را بود
مجھ سے کجیاں دور کر دے ایخدا

دار محفوظم ز آفات و بلا
مجھ کو ہر آفت بلا سے تو بچا

دہ وفات آنگہ کہ بہ باشد ممات
موت دے جس دم کہ بہتر ہو ممات

وقت نزع روح تائید نما
جانکنی میں تو مدد کرنا خدا

بارش رحم و کرم بر من ببار
رحم اور بخشش کی کر مجھ پر جھڑی

tpobaa-library.blogspot.com

tarikhema.org

همچنیں در قبر کن آساں جواب
ایسے ہی کر قبر میں آساں جواب

گر بگویم من جوابِ باصواب
کر ہیں دوں اُس دم جواب باصواب

روزِ حشرم سایہ دہ در رحمتت
حشر میں سایہ دے رحمت کا مجھے

ہم گناہانِ مرا کن مغفرت
میرے سب جرموں کو بھی تو بخشدے

آبِ حوضِ کوثرم ہم کن عطا
آبِ کوثر بھی مجھے کرنا عطا

رو سفیدم ہمچو روشن خور نما
منہ چمکتا میرا سورج سا بنا

یا خدا سختم مگیر اندر حساب
مجھ سے تو سختی نہ کر وقتِ حساب

دہ بدستِ راستم شاہا کتاب
میرے دائیں ہاتھ میں دینا کتاب

پلّۂ اعمالِ من سازی گراں
نیکیوں کا پلہ بھاری کر خدا

کن مرا از ناجیان و مصلحاں
مخلصوں اور نیکوں میں حشر ہو مرا

کن گذر بر پلِ صراط اے مستعاں
کر مدد پل پر میری میرے خدا

بگذرانم از روے چوں برقِ تپاں
کوندھتی بجلی سا اس سے کر جدا

بارِ دیدارِ خودم سازی نصیب
پھر مجھے دیدار اپنا کر نصیب

کن مرا اے جانِ جاں با خود قریب
کر مجھے اے جانِ جاں اپنے قریب

در لقایت محو سازی تو مرا
دید میں اپنے مجھے تو محو کر

ذا مراد القلب ذاک المدعا
ہے دلی منشا یہی میرا اگر

ذاک مقصودی و ذاک مشہدی
ہے مرا مطلب یہی مقصد یہی

ذاک مشہودی و ذاک مقصدی
ہے غرض میری یہی اور کام بھی

mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
toobaa-elibrary.blogspot.com
pdf.tarikhema.org

قطعۂ تاریخ طبع اول مثنوی زیر و بم از ابوتراب محمد یعقوب صاحب حسینی عفی عنہ

یکے از زلہ ربان جناب مصنف مدظلہ

شیخ اشرف علی مرشد ما / آنکہ فخر جہانیان آمد
بحر زخار علم ربانی / رتبہ اش برتر از بیان آمد
شد زلیخائے فضل عاشق او / یوسف عصر بیگماں آمد
ماہر فن و ماہ چرخ علوم / مہر تحقیق خاوراں آمد
روح او در حقائق و اسرار / طائر عرش آشیاں آمد
قلب او کعبۂ معانیہا / روئے او قبلۂ جہاں آمد
ذہن او در معانی قرآن / قلزم گوہر بیاں آمد
آں محیط وراثت نبوی / در احادیث دُرفشاں آمد
طبع او در علوم عقلیہ / شاہد معنے نہاں آمد
دقت فکر او چہ گویم بات / بس تن عقل را رواں آمد
بلبل خامہ اس کہ پردہ سرا است / زمزمہ سنج داستاں آمد
از نشید رباب فکرت او / زیر و بم نظم دلنشاں آمد
پُر ز اسرار و نکتہائے خفی / معدن رازہائے وکاں آمد
سالکاں را طریق حب خدا / مرہم زخم عاشقاں آمد
عندلیب سروش گفتہ بمن / ذکر طبعش چو درمیاں آمد

نغمہائے طرب شنو یعقوب
۱۷ ۱۳ ھ
زانکہ ایں قصہ دلستاں آمد

1950

tarikhema.org
mandegar.tarikhema.org
tarikhema.ir
pdf.tarikhema.org
toobaa-elibrary.blogspot.com

tarikhema.org

طوبیٰ ریسرچ لائبریری

اسلامی اردو، انگلش کتب،

تاریخی، سفرنامے، لغات،

اردوادب، آپ بیتی، نقدوتجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

mandegar.tarikhema.org

tarikhema.ir

pdf.tarikhema.org

toobaa-elibrary.blogspot.com